بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّ انتم اذلّۃ

جلد 46 — شمارہ نمبر 49 / 50

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر منیر احمد خادم
نائبین قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ: سالانہ 150 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

3/11 شعبان 1418 ہجری 4/11 1376 ہش 4/11 دسمبر 97ء

اخبار احمدیہ

لندن ۶،۷ دسمبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر آن پیارے آقا کا حامی وناصر ہو اور ہر قدم پر تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

جھوٹ کے خلاف جو جہاد کرنا ہے اُس کا جھنڈا جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں تھمایا گیا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

فا جتنبوا الرّجس من الاوثان واجتنبو اقول الزور۔

چاہئے کہ تم بت پرستی کے شرک سے بچو اور اسی طرح اپنی عبادت اور فرمانبرداری صرف اللہ کے لئے مخصوص کرتے ہوئے جھوٹ بولنے سے بچو۔ (سورۃ الحج آیت ۳۱)

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسولُ الله صلی الله علیه وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یهدی الی البرّ وانّ البرّ یهدی الی الجنّۃِ وما یزال الّرجُل یصدق ویتحری الصدق حتی یُکتب عند الله صدیقاً۔ واِیّاکم والکذب فان الکذب یهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النّار ومایزال الرّجُل یکذبُ ویتحری الکذب حتّی یُکتبُ عندالله کذّاباً۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں سچ اختیار کرنا چاہئے کیونکہ سچ نیکی کیطرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔
تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہئے کیونکہ جھوٹ فسق وفجور کا باعث بن جاتے ہے اور فسق وفجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے یہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

عن ابي بکرۃ رضی الله عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الا انبئکم باکبرالکبائر قُلنا بلی یا رسولَ اللّٰه قال الاشراك باللّٰه وعقوق الوالدین وکان مُتّکاً فجلس فقال اَلا وقولَ الزور فما زال یکرّرُها حتیٰ قلنا لیتهٗ سکت۔ (بخاری کتاب الادب)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیں فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا آپ تکئے کا سہارا لئے ہوئے تھے جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کہ کاش حضور خاموش ہو جائیں۔

من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس للّٰه حاجة فی ان یدع طعامه و شرابه'۔ (بخاری کتاب الصوم)
کہ جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا رہنے کی کچھ بھی ضرورت نہیں۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

جھوٹ کے خلاف ایک عالمی جہاد کی ضرورت ہے جو ہمارے گھروں سے شروع ہوگا ہمارے نفوس سے شروع ہوگا... جھوٹ کے خلاف جو جہاد کرنا ہے اُس کا جھنڈا جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں تھمایا گیا ہے۔ اگر آپ نے اِس جھنڈے کو گرنے دیا تو کوئی ہاتھ نہیں ہوگا جو اِس کو اٹھا سکے گا اس لئے ساری دنیا میں جھوٹ کے خلاف جہاد جاری رکھیں اور یہ جہاد اپنے نفوس سے شروع ہوگا اپنے گھروں سے شروع ہوگا اور رمضان مبارک میں تو بالخصوص آپ کے لئے بہت اچھا موقع ہے کہ رمضان کی ہوائیں آپ کی تائید کر رہی ہیں۔

رمضان سچ کی ہوائیں چلاتا ہے اور یہ ہوائیں جو ہیں یہ آپ کی مددگار بن گئی ہیں۔ پس جھوٹ سے خود بھی اجتناب کریں اور اپنے بچوں پر بھی نظر رکھیں اپنی بیوی پر اپنے ماحول اپنے گردوپیش پر اپنے دوستوں پر کہ اُن کی جو عادت بن گئی ہے روزمرہ جھوٹ بولنے کی اُس سے وہ باہر نکل آئیں۔...

رمضان مبارک میں جھوٹ کے خلاف اگر آپ جہاد کریں تو یاد رکھیں اِس کے نتیجے میں آپ کے روزے میں بھی برکت ہوگی۔ آپ ویسے بھی تو خدا کی خاطر کھانے سے رک رہے ہیں پینے سے رک رہے ہیں مگر اگر ساتھ یہ جہاد بھی شروع ہو جائے جو جھوٹ کے خلاف ہے اُس جھوٹ کے خلاف ہے جو روزے کا زہر قاتل ہے اگر جھوٹ کھالیا تو گویا سب کچھ روزے میں کھالیا اور روزے کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔ پس اگر آپ جہاد شروع کریں گے اور باریکی سے گردوپیش میں نظر رکھیں گے تو آپ کے روزے کی بھوک آپ کے لئے زیادہ ثواب لے کے آئے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبولیت کی شرط سچائی رکھ دی ہے پس جتنا آپ سچائی کی طرف آگے بڑھیں گے اُتنا ہی آپ کے روزے مقبول ہوتے چلے جائیں گے اور اس کے نتیجے میں آپ کو دنیا میں بھی یہ محسوس ہوگا کہ یہ روزہ آپ کے لئے روحانی صحت کا موجب بنا ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ فروری ۹۶ء)

تکبر کی قسمیں

تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں اور مومن کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا ہو۔

صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاق رذیلہ کے بہت سے جن ہیں اور جب یہ نکلنے لگتے ہیں تو نکلتے رہتے ہیں مگر سب سے آخری جن تکبر کا ہوتا ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا کے فضل اور انسان کے سچے مجاہدہ اور دعاؤں سے نکلتا ہے۔

بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے اس لئے تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہئے بعض وقت یہ تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے دولتمند متکبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبر ہوتا ہے سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے اور یہ چھوٹی ذات کا ہے۔ ایک عورت سیّدانی تھی اسے پیاس لگی وہ دوسرے کے گھر میں جاکر کہنے لگی امتی تو پانی تو پلا مگر پیالہ کو دھو لینا کیوں کہ تم امتی ہو اور میں سیدانی اور آل رسول ہوں۔

بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں ان سب سے بچنا چاہئے۔ (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جلد ۹)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت

خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع جلسہ سالانہ یو کے، ۱۹۸۶ء

قسط نمبر آٹھ

کیا مودودی صاحب سنجیدہ ہیں؟

مولانا مودودی صاحب نے فرمایا تھا کہ اگر حقیقت میں ان مسلمانوں پر غور کرو تو وہ مسلمان ہیں ہی نہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ کیا وہ اپنے اس فتویٰ میں سنجیدہ تھے؟ سنئے وہ کیا فرماتے ہیں ان لوگوں کے متعلق جو جماعت اسلامی سے الگ ہو جائیں، اسلام سے الگ ہونے والوں کے متعلق نہیں بلکہ جماعت اسلامی سے الگ ہونے والوں کو متنبہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"...... یہ وہ راستہ نہیں ہے جس میں آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹ جانا دونوں یکساں ہوں۔ نہیں، یہاں پیچھے ہٹنے کے معنی ارتداد کے ہیں"۔

(مودودی، روداد جماعت اسلامی، مرتبہ شعبہ تنظیم جماعت، لاہور مکتبہ جماعت اسلامی حصہ اول صفحہ ۸)

اگر جماعت اسلامی سے علیحدہ ہو کر کسی اور جماعت میں شامل ہو جانے کا نام ارتداد ہے تو دوسری جماعت کا نام کفر نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے۔

ملاؤں کے ارادے

ان کے اردے کیا ہیں؟ اگر ان کا بس چلا (اور جس طرح حکومت پاکستان پر یہ قبضہ کر رہے ہیں ایک عالمی سازش کے تحت جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے) تو یہ کیا کریں گے؟؟ تحقیقاتی عدالت فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء نے اس مسئلے پر غور کیا کہ اس کے نتیجے کیا نکلنے والے ہیں۔ عدالت کے جج صاحبان جسٹس منیر اور جسٹس کیانی نے لکھا کہ: دیوبندیوں کے دارالعلوم سے مصدقہ فتوٰی (EX.D.E.13) میں اثنا عشری شیعوں کو کافر اور مرتد قرار دیا گیا ہے اور:

"شیعوں کے نزدیک تمام سنی کافر ہیں، اور اہل قرآن یعنی وہ لوگ جو حدیث کو غیر معتبر سمجھتے ہیں اور واجب التعمیل نہیں مانتے، متفقہ طور پر کافر ہیں اور یہی حال آزاد مفکرین کا ہے۔ اس تمام بحث کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ شیعہ، سنی، دیوبندی، اہل حدیث اور بریلوی لوگوں میں سے کوئی بھی مسلم نہیں۔ اور اگر مملکت کی حکومت ایسی جماعت کے ہاتھ میں ہو جو دوسری جماعت کو کافر سمجھتی ہے تو جہاں کوئی شخص ایک عقیدے کو بدل کر دوسرا اختیار کرے گا اس کو اسلامی مملکت میں لازماً موت کی سزا دی جائے گی"۔

(رپوٹ تحقیقاتی عدالت برائے فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء، صفحہ ۲۳۶، ۲۳۷)

میں نے کہا نہ تھا کہ آج اسلام کو عالم اسلام سے خطرہ ہے۔ یہ ایک عالمی بھیانک سازش ہے جس کا سربراہ آج امریکہ کا استعمار ہے۔ جن جن حکومتوں پر امریکہ کا رعب اور تسلط ہے وہاں قتل مرتد کا عقیدہ اٹھایا جا رہا ہے اور یہ ظالم یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان ہماری طرف رخ کرنے کی بجائے ایک دوسرے کی گردنیں کاٹیں اور جانتے ہیں کہ ان کمزور حکومتوں کو جو ہماری امداد پر پلتی ہیں، جو ہم سے روٹی مانگ کر کھاتے ہیں اور ہم سے ہتھیار لیتے ہیں جرات نہیں ہوگی کہ کسی ہندو، کسی عیسائی، کسی یہودی کو قتل کریں۔ ہاں اگر ان کی بجلی گرے گی تو صرف مسلمانوں کے سر پر گرے گی۔ اگر یہ گردنیں کاٹیں گے تو صرف مسلمانوں کی کاٹیں گے۔ ہر فرقہ دوسرے فرقہ کو مرتد قرار دے گا اور ہر فرقہ جس کا زور چلے گا وہ دوسرے مرتد فرقے کو قتل کرتا چلے جائے گا۔ کہرام پڑ جائے گا عالم اسلام میں، اور ساری دنیا لعنت ڈالے گی ایسے مذہب پر اور ان لوگوں پر جن میں یہ بھیانک عقیدے چل رہے ہیں اور جو اس طرح اپنے دوسرے بھائیوں کے خون کو مباح سمجھتے ہیں اور ایک دوسرے کو قتل کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ ہے اس سازش کا خلاصہ۔

پرانا مشغلہ

اس سے پہلے یہ کھیل کھیلا جا چکا ہے۔ یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے، عملاً عالم اسلام میں اس سے پہلے جہاں جہاں بھی ملانوں کا اسلامی حکومتوں پر قبضہ ہوا ہے یا ظالم اسلامی حکومتوں نے مسلمان علماء کو استعمال کیا ہے وہاں قتل مرتد کے نام پر اتنا بھیانک کھیل کھیلا جا چکا ہے کہ اس کے تصور سے آج بھی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

عباسی بادشاہ مامون اور اس کے بعد کے زمانہ کے چند واقعات میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ نہایت راستباز، خداترس، نیک عالم مسلمان، جن کی ساری زندگی اسلام کی خدمت کرتے گزری ان میں سے بعض کو اس دور میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہی صفات کے پیش نظر خدا اور اس کے کلام میں فرق ہے اور قرآن کریم مخلوق ہے۔ اس پر متعصب محدثین و فقہاء نے اس قول کو اسلام کے خلاف قرار دیا اور اس عقیدہ کے حاملین کو مرتد ٹھہرلیا۔ مسلمان بزرگوں کے خون گلیوں میں بہتے رہے، اس جرم میں کہ وہ مرتد ہو گئے ہیں اور مرتد کی سزا قتل ہے اور ارتداد کی دلیل صرف اتنی تھی کہ انہوں نے قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی تنزیہی صفات کے پیش نظر مخلوق قرار دیا۔

یہ اتنا بھیانک ظالمانہ دور ہے مگر یہ صرف ایک دور نہیں بلکہ کثرت سے ایسے واقعات نہایت ظالمانہ طور پر اسلامی حکومتوں کے چہرے پر ایک ایسا کلنک کا ٹیکہ لگاتے ہیں کہ جسے دیکھ کر آج بھی آزاد دنیا اسلام اور اسلام کے ماننے والوں سے نفرت اور حقارت کرتی ہے اور اسلام کو ایک جاہلانہ تاریک ماضیوں کا مذہب قرار دیتی ہے۔ آج یہ علماء اس سے کوئی سبق حاصل نہیں کر رہے۔ کوئی شرم ان کو نہیں آتی۔ زبردستی قرآن اور سنت کے خلاف عقیدے اسلام کی طرف منسوب کرتے چلے جاتے ہیں اور اسلام کی تاریخ کو خون آلود کرتے چلے جاتے ہیں۔

نظریہ خلق قرآن کی ابتداء

خلق قرآن کا نظریہ سب سے پہلے جعد بن درھم نے پیش کیا۔ یہ شخص اموی بادشاہ مروان کا استاد تھا۔ اسے گورنر عراق خالد بن عبداللہ القسری نے کوفہ میں عیدالاضحیٰ کے روز ۱۱۸ ہجری میں یہ عقیدہ رکھنے کی وجہ سے قتل کر ڈالا۔

اس نظریہ کا دوسرا حامی الجہم بن صفوان تھا جسے ۱۲۸ ہجری میں بنی امیہ کے ایک جرنیل نصر نے مار ڈالا۔

عباسی دور حکومت میں ہارون الرشید کے زمانہ میں بشر بن غیاث نے اس نظریہ کا اظہار کیا اور جب ہارون کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے قسم کھائی کہ اگر یہ شخص میرے قابو آگیا تو میں اسے تہہ تیغ کر ڈالوں گا۔ جس پر بشر، ہارون کی ساری زندگی میں روپوش رہا۔

مگر عجیب بات ہے کہ قرآن کو مخلوق قرار دینے والے مسلم علماء کو قتل کی دھمکی دینے والے ہارون کا اپنا بیٹا مامون الرشید باپ کے مرنے کے بعد خلق قرآن کا قائل ہو گیا اور نہ صرف قائل ہوا بلکہ ۲۰۶ ہجری سے لے کر ۲۱۸ ہجری یعنی اپنی موت تک علماء کو ڈرا دھمکا کر اور سزائیں دے کر اس نظریہ کا قائل کرنے کی کوشش میں لگا رہا۔ حتی کہ ۲۱۸ ہجری میں بستر مرگ پر اس نے وصیت کی کہ علماء کو اس وقت تک نہ چھوڑا جائے جب تک وہ خلق قرآن کے قائل نہ ہو جائیں۔ غرض ساری زندگی اس کا مشغلہ علماء کو سزائیں دینا اور ان کی تکفیر کرنا رہا۔ اس کے حکم پر گورنر بغداد نے ۲۵ سے زائد بڑے بڑے علماء، فقہاء اور محدثین کو زبردستی خلق قرآن کا قائل کرنے کو کہا۔ ان میں اکثر تو ڈر کر مان گئے۔

امام احمد بن حنبلؒ پر مظالم

حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور محمد بن نوح ثابت قدم رہے۔ گورنر نے دونوں کو مامون کے پاس سلطنت کے شمال میں طرقوس کے مقام پر پابجولاں روانہ کیا۔ مگر راستہ میں مامون کی وفات کی خبر ملی تو آپ دونوں کو واپس بغداد لایا گیا۔ راستہ میں قید ہی کی حالت میں محمد بن نوح بیمار ہو کر وفات پا گئے۔

بغداد میں حضرت امام احمد بن حنبلؒ کو معتصم کے دربار میں پابہ زنجیر پیش کیا گیا۔ آپ کو انکار خلق قرآن پر مصر پا کر اس نے کال کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ کئی روز تک علماء کے ساتھ آپکا مناظرہ کرواتا رہا۔ علماء بادشاہ کو کہتے کہ یہ شخص ضال، مضل اور بدعتی ہے، اسے قتل کر ڈالو اور پرواہ نہ کرو، اس کا خون ہماری گردن پر ہے۔ کئی بار بادشاہ معتصم نے آپ کو علیحدہ کر کے کہا کہ دیکھو! تم مجھے اپنے بیٹے کی طرح عزیز ہو، مان جاؤ تا تمہیں جان بخشی ہو جائے۔ مگر آپ نہ مانتے تھے۔ جس پر وہ کئی کئی جلادوں کو بلا کر آپ کے ننگے جسم پر زور سے کوڑے مرواتا، حتی کہ رمضان میں روزہ کی حالت میں کوڑے مارے جاتے۔ کوڑوں کی شدید ضربوں سے خون بہہ جاتا، آپ بیہوش ہو جاتے۔ آپ کے جسم پر ہزار سے زائد کوڑوں کے نشان پڑے ہوئے تھے جن میں بعض چہرے پر بھی تھے۔ کوڑوں کے یہ نشان مرتے وقت بھی آپ کی پیٹھ پر رہے۔ اسی طرح وہ آپ پر بھاری سلیں رکھواتا، روندواتا، آپ کا بازو کھینچ کر نکلوایا گیا جس کی تکلیف مرتے دم تک آپکو رہی۔ آخر ۲۸ ماہ تک قید خانہ میں بیڑیوں میں جکڑے رکھنے اور کوڑے مروانے اور کئی دیگر سزاؤں کے بعد معتصم نے آپ کو چھوڑ دیا۔ مگر زخموں سے آپ کا یہ حال تھا کہ آپ ہاتھ پاؤں بھی نہ ہلا سکتے تھے۔ کئی ماہ تک کوڑوں سے لگنے والے زخموں کا علاج کیا گیا مگر مرتے دم تک آپ ان کی تکلیف سے نالاں رہے۔

معتصم کے بعد اگلے بادشاہ واثق نے آپ کو جسمانی ایذاء تو نہ دی مگر آپ کو شہر بدر کر دیا اور درس و تدریس سے آپ کو منع کر دیا۔

دوسرے مظلوم علماء

تاہم واثق نے دیگر علماء کو تختۂ مشق بنائے رکھا۔ اس نے اپنی تلوار سے اپنے ہاتھوں سے اس زمانہ کے بہت بڑے عالم احمد بن نصر الخزاعی کو ۲۳۱ ہجری میں شہید کر ڈالا۔ قصور محض یہی تھا کہ وہ خلق قرآن کا قائل نہ تھا۔

یہ فتنہ عراق سے نکل کر خراسان، حجاز اور مصر تک پھیل گیا تھا۔ چنانچہ نہایت اعلیٰ پائے کے فقہاء محدثین کو قید کر کے بغداد لایا جاتا حتی کہ بغداد اور سامرا کی جیلیں بزرگ علماء سے بھر گئیں۔ آخر ۲۳۲ ہجری میں واثق کے مرنے پر اس فتنہ سے مسلم دنیا کو چھٹکارا نصیب ہوا۔

مامون، معتصم اور واثق کے دور میں شہادت پانے والے چند علماء کے نام یہ ہیں۔ ان میں سے بعض تو قید میں ہی راہیٔ ملک عدم ہوئے اور بعض کو تلوار سے مار ڈالا گیا: محمد بن نوح، نعیم بن حماد، یوسف بن یحیٰ المصری، محمد بن ابراہیم الاسکندری، احمد بن الخزاعی اور محمد بن عبداللہ بن الحکم۔

(ڈاکٹر مصطفی الشکعة الائمة الاربعة. دارالکتاب الکبنائی والمصری. بیروت والقاهرة . طبع اول فصل پنجم .فتنه خلق قرآن صفحه ۷۹۷ تا ۸۲۸)

انتباہ

لیکن ملاں کے منہ کو جو خون لگ چکا ہے یہ خون اس منہ سے اب اترنے والا نہیں ہے۔ آج بھی اگر عالم اسلام کو ہوش نہ آئی اور ملاں کی بالادستی کو رد کر کے ردی کی ٹوکری میں نہ پھینکا گیا اور اسے مجبور نہ کیا گیا کہ تم دینی معاملات کو سیاست سے الگ رکھو، دین اسلام پر ظلم سے باز آجاؤ، صرف تقویٰ کی تعلیم دو، اگر ایسا نہ کیا گیا تو وہ ماضی کی بھیانک تاریخ پھر دہرائی جائے گی۔ اور اس کے پیچھے بڑی بڑی حکومتیں ہیں جو چاہتی ہیں کہ ایسا ہو۔ وہ چاہتی ہیں کہ مسلمان، مسلمان کی چھری سے ہلاک ہو اور اسلام، عالم اسلام کی چھری سے ہلاک ہو۔

ایک اہم اقتباس

تحقیقاتی عدالت کا ایک اور اقتباس پیش کر کے پھر میں اس مضمون کے آخری حصے کی طرف آتا ہوں۔ تحقیقاتی عدالت لکھتی ہے کہ عدالت تسلیم کرتی ہے کہ:

"اسلامی مملکت میں ارتداد کی سزا موت ہے۔اس پر علماء عملاً متفق الرائے ہیں"۔

یعنی وہاں اس وقت عدالت میں جو علماء پیش ہوئے تھے وہ متفق الرائے تھے۔ان علماء کی عدالت بات کر رہی ہے مگر وہ علماء جن کے تھوڑی دیر قبل میں نے نام پڑھے ہیں انہوں نے ہرگز کسی عدالت کے ساتھ قتل مرتد کے حق میں بیان نہیں دیا۔ مثلاً اہل قرآن کے رہنما غلام احمد پرویز ہیں۔اس زمانہ میں بھی اور اس سے پہلے بھی اس نظریہ کے خلاف وہ جہاد کر چکے ہیں، کتابیں لکھ چکے ہیں۔ مولانا مودودی سے اس معاملے میں بڑی دلچسپ ٹکریں لے چکے ہیں۔اس لئے عدالت کی ہرگز یہ مراد نہیں کہ سارے علماء اس نظریہ پر متفق تھے بلکہ صرف وہ جو عدالت میں ان کے سامنے پیش ہوئے تھے عدالت لکھتی ہے:

"اگر مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری یا مرزا رضا احمد خان بریلوی (مراد احمد رضا خان صاحب بریلوی ہیں۔ ناقل) یا ان بے شمار علماء میں سے کوئی صاحب (جو فتوے (EX.D.E 14) کے خوبصورت درخت کے ہر پتے پر مرقوم دکھائے گئے ہیں) ایسی اسلامی مملکت کے رئیس بن جائیں تو یہی انجام (یعنی موت ۔ ناقل) دیوبندیوں اور وہابیوں کا ہوگا جن میں مولانا محمد شفیع دیوبندی ممبر بورڈ تعلیمات اسلامی ملحقہ دستور ساز اسمبلی پاکستان اور مولانا داؤد غزنوی بھی شامل ہیں۔ اور اگر مولانا شفیع دیوبندی رئیس مملکت مقرر ہو جائیں تو وہ ان لوگوں کو جنہوں نے دیوبندیوں کو کافر قرار دیا ہے، دائرہ اسلام سے خارج قرار دیں گے اور اگر وہ لوگ مرتد کی تعریف میں آئیں گے یعنی انہوں نے اپنے مذہبی عقائد ورثے میں حاصل نہ کئے ہونگے بلکہ خود اپنا عقیدہ بدل لیا ہوگا تو مفتی صاحب ان کو موت کی سزا دیں گے"۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۶۳)

مودودی کا تشدد

مولوی مودودی صاحب کا ایک اور دلچسپ حوالہ ہے جس میں وہ اس بات سے اختلاف رکھتے ہیں کہ سارے پیدائشی مسلمان مسلمان ہی شمار ہونگے۔ ان کے نزدیک مسلمانوں کے گھر پیدا ہونے والے بھی فی الحقیقت مرتد ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ ہم اسلامی حکومت میں ان سب کو بطور مسلمان قبول نہیں کریں گے بلکہ ایک سال کا نوٹس دیں گے کہ عملاً تو تم مرتد ہو ہی چکے ہو، اسلئے اب ہم تمہیں کھلی چھٹی دیتے ہیں کہ ایک سال کے اندر اندر خود اپنے منہ سے اسلام کی صداقت کا انکار کر دو اور کہو کہ اسلام جھوٹا مذہب ہے۔اگر تم ایسا کرو گے تو ہم تمہیں معاف کر دیں گے اور جان بخشی کر دیں گے۔ (بس ایک حسرت رہ گئی ہے کہ مسلمانوں سے اسلام کو جھوٹا سن لیں) اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو ہم تمہیں متنبہ کرتے ہیں کہ ایک سال گزرنے کے بعد اگر تمہاری یہی حالت رہی یعنی جسے ہم ارتداد سمجھتے ہیں، تو ہم قتل وغارت کریں گے، اور تم سب کی جڑیں اکھاڑ پھینکیں گے اور بصورت دیگر جبراً تم سے اس اسلام پر عمل کرائیں گے جسے ہم اسلام سمجھتے ہیں.........

وہ لکھتے ہیں:

"جس علاقہ میں اسلامی انقلاب رونما ہو وہاں کی مسلمان آبادی کو نوٹس دیا جائے کہ جو لوگ اسلام سے اعتقاداً وعملاً منحرف ہو چکے ہیں اور منحرف ہی رہنا چاہتے ہیں وہ تاریخ اعلان سے ایک سال کے اندر اندر اپنے غیر مسلم ہونے کا باقاعدہ اظہار کر کے ہمارے نظام اجتماعی سے باہر نکل جائیں۔اس مدت کے بعد ان سب لوگوں کو جو مسلمانوں کی نسل سے پیدا ہوئے ہیں مسلمان سمجھا جائے گا۔ تمام قوانین اسلامی ان پر نافذ کئے جائیں گے۔ فرائض وواجبات دینی کے التزام پر انہیں مجبور کیا جائے گا اور پھر جو کوئی دائرہ اسلام سے باہر قدم رکھے گا اسے قتل کر دیا جائے گا"

(ارتداد کی سزا اسلامی قوانین میں، صفحہ ۸۰)

اس جگہ کوئی مودودی صاحب کے ان الفاظ سے دھوکہ نہ کھائے کہ "ان سب لوگوں کو جو مسلمان کی نسل سے پیدا ہوئے ہیں مسلمان سمجھا جائے گا" کیونکہ مودودی صاحب اس سے پہلے پڑھے جانے والے ایک حوالہ میں فتویٰ دے چکے ہیں کہ ان مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ ان میں ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے بھی حقیقی مسلمان نہیں۔ گویا اس کا معنی یہ ہوا کہ یہ مسلمان پیدائشی کافر ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر بچہ فطرت صحیحہ یعنی اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔یہ ہیں علماء کے ارادے اور یہ ہے ان علماء کے اسلام کا تصور اور یہ ہے ان کے نزدیک آزادئ ضمیر کا تصور۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

☆☆......☆......☆☆

دُعا مغفرت

میری والدہ محترمہ عالیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترمہ سید جعفر حسین صاحب مرحوم مورخہ ۲۲ر اور ۲۳ ستمبر کی درمیانی شب مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میری والدہ محترمہ ایک لمبا عرصہ تک نصرت گرلز اسکول قادیان میں ٹیچر کے طور پر خدمت بجا لاتی رہیں۔ نیک متقیہ عبادت گزار اور منکسر المزاج خاتون تھیں۔ مرکز سلسلہ احمدیہ اور خلافت سے گہری محبت تھی موصیہ تھیں اسلئے انہیں امانتاً دفن کیا گیا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی سعادت بخشے آمین۔

(سید ابرار احمد حیدر آباد)

واقفین نو کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات

☆واقفین نو بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنی بہت ضروری ہے۔

☆واقفین نو کو نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا بہت ضروری ہے۔

☆واقفین نو کو اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا، ناصرات سے وابستہ کرنا، خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

☆واقفین نو کے لئے بہت ضروری ہے کہ نظام کا احترام سکھایا جائے۔

☆واقفین نو بچوں کو وفا سکھائیں۔ وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے۔

☆واقفین نو کی بدنی صحت کا بھی خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے۔

☆تمام واقفین نے اپنے خاندان کی سچی کہانیاں، سچے واقعات یاد رکھیں کہ ان کا خاندان کب احمدی ہوا؟ کیا کیا قربانیاں دیں؟، کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں؟ پھر اللہ نے ان پر کیا فضل نازل فرمائے۔

(وکالت وقف نو)

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

مریخ کا سفر

مریخ ایک سرخ رنگ کا سیارہ ہے جو ہماری زمین کی طرح نظام شمسی کا حصہ ہے۔انسان کو چاند کے بعد سب سے زیادہ شوق مریخ پر جانے کا تھا۔ چاند تک اس کے قدم پہنچ چکے ہیں۔اب مریخ کی باری ہے۔ چنانچہ اپنے جانے سے پہلے اپنی گاڑی وہاں پہنچا دی ہے۔ اپنا پروگرام ۲۰۱۰ء میں وہاں جانے کا ہے لیکن یہ معرکہ ناسا (National Aeronautics and Space Agency) کی کیلیفورنیا میں واقع Jet Propulsion Laboratory نے سر کیا ہے۔ان کی ذہانت اور عزم قابل داد ہیں۔ لگتا ہے واقعی عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں۔

جو خلائی جہاز ناسا نے مریخ کی طرف بھیجا تھا اس کا نام Pathfinder Space Craft ہے۔ جہاز پر چھ پہیوں والی گاڑی Sojourner بھی بھیجی گئی تھی جس پر کئی قسم کے آلات نصب تھے۔ خلائی جہاز نے پیراشوٹ کے ذریعہ گاڑی مریخ پر اتار دی اور اب مریخ کے ارد گرد چکر لگا رہا ہے۔

زمین سے مریخ کا فاصلہ کوئی ۴۹۵,۰۰۰,۰۰۰ کلو میٹر (یعنی ۴۹۵ ملین کلو میٹر) ہے۔ جہاز تقریباً ایک لاکھ کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار کرتا ہوا کوئی چھ سات ماہ میں مریخ پر پہنچا۔ جب وہ مریخ کے قریب پہنچا تو اس کی رفتار کم ہو کر ۲۶،۵۶۰ کلو میٹر فی گھنٹہ کر دی گئی تھی۔ پیراشوٹ گول شکل کا ایک بہت بڑا گیند تھا جو مریخ پر ایسے گرا جیسے گیند کو زمین پر مار کر اچھالا جاتا ہے۔ جب وہ کھلا تو اس کے اندر سے گاڑی مع آلات کے برآمد ہوئی۔ خود انسان کے لئے مریخ کا سفر اس کے صبر واستقلال اور ہمت وحوصلہ کا سخت کڑا امتحان ہوگا۔ زمین سے مریخ تک پہنچنے میں کوئی چھ ماہ لگیں گے۔ واپسی پر پھر چھ ماہ لگیں گے اور ۶۰۰ دن مریخ پر ٹھہر کر تجربات کرنے ہونگے۔ اس طرح خلابازوں کو کوئی اڑہائی تین سال اس سفر میں لگیں گے۔

مریخ کا موسم شدید سرد ہے۔ دن کو درجہ حرارت منفی ۲ اور ۔ جے سنٹی گریڈ اور رات کو منفی ۷۶ درجے ہو جاتا ہے۔ ہوا کا دباؤ زمین کے مقابلہ میں ۱۵۰ گنا کم ہے یعنی صرف ۶،۷۵ ملی بار، جبکہ زمین پر اوسط دباؤ ۱۰۱۳،۲۵ ملی بار ہوتا ہے۔ اندازہ ہے کہ کوئی چار ارب (بلین) سال پہلے مریخ پر پانی بافراط موجود تھا۔ پھر کوئی ایک تا تین بلین سال پہلے ایک تباہ کن سیلاب آیا جس نے پتھروں کو خوب دھو ڈالا اور کہیں کہیں انہیں جمع بھی کر دیا البتہ بعد میں کچھ ایسے حالات پیدا ہوئے کہ پانی مریخ سے ختم ہو گیا۔ اب وہاں کوئی پانی نہیں ہے۔ اور جہاں پانی نہ ہو وہاں زندگی کیسے ہو سکتی ہے۔اب تو وہاں کے موسمی حالات اتنے سخت ہیں کہ جراثیم تک کا بھی زندہ رہنا مشکل ہے سوائے اس کے کہ کسی پناہ گاہ میں چھپ کر بیٹھے ہوں۔ مریخ پر اس کی زندگی کے ابتدائی ایام میں پتھروں کی شدید بارش ہوتی رہی ہے۔ اب بھی اس پر شہاب ثاقب گرتے رہتے ہیں۔ چٹانیں اس قسم کی ہیں جو آتش فشاں پہاڑوں میں سے لاوا اگلنے پر پیدا ہوتی ہیں (Igneous)۔ زمین پر اب تک بارہ عدد شہاب ثاقب گرے ہوئے دریافت ہوئے ہیں جو مریخ سے آئے تھے۔

چونکہ مریخ پر پتھر اسی ساخت کے ہیں لہٰذا یہ بات تقریباً طے شدہ ہے کہ وہ مریخ سے ہی آئے تھے۔ مریخ کی سطح پر ۲۹ تا ۴۰ کلو میٹر تک گرد چھائی رہتی ہے۔

ناسا کے مشن کے دو مقاصد تھے ایک تو اپنی ٹیکنالوجی کو ٹیسٹ کرنا اور دوسرے مریخ اور زمین وغیرہ کی تخلیق کے ابتدائی حالات کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا۔ پہلا مقصد تو پورا ہو گیا ہے اور دوسرے کے بارہ میں صحیح فیصلہ کچھ عرصہ بعد ہوگا کیونکہ ابھی معلومات اکٹھی کی جارہی ہیں۔

جہاں تک آسٹریلیا کے سائنس دانوں کا تعلق ہے وہ حسرت اور شک سے ناسا والوں کو دیکھ رہے ہیں اور کہتے ہیں کاش ہمارے پاس بھی اتنے ذرائع ہوتے تو پھر دیکھتے کہ ہم کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ پروفیسر پال ڈیویز نے کہا ہے کہ آسٹریلیا کے پاس زمین کی ابتدائی حالت کے متعلق تحقیق کے لئے بیش قیمت خزانہ موجود ہے۔ ہمارے پاس دنیا کے قدیم ترین آثار متحجرہ (Fossils) ہیں۔ سیارچوں (As-teroids) کے گرنے سے جو گڑھے (Craters) پڑے تھے وہ اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہیں نیز تحقیق کے لئے دنیا کا قدیم ترین Hydrothermal نظام بھی ہے۔ اگر ان پر تحقیق کی جاتی تو مریخ کے مقابلہ میں بہت زیادہ معلومات حاصل ہو سکتی تھیں۔ دوسرے لفظوں میں پروفیسر صاحب شاید یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ناسا والے جائیں مریخ پر ہمارے لئے آسٹریلیا ہی مریخ ہے۔ بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

☆......☆......☆

اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے عراق میں اموات گزشتہ دس سال سے دو ہزار گنا اضافہ

نئی دہلی ۱۳ر نومبر (عراق میں طبی امداد کی صورت حال خراب ہو جانے کی وجہ سے عام امراض سے اموات کی شرح بڑھ گئی ہے یہ بات سفارت خانہ عراق کے اتاشی این کے جاوید کے دستخطوں سے جاری کردہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتی ہے۔ مسٹر جاوید نے کہا ہے کہ عراق پر مسلسل اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے صحت خدمات کی صورت حال بہت ہی نازک ہو چکی ہے اس بیان کیساتھ درج ذیل اعداد و شمار درج ہیں۔

۵ سال سے کم عمر کے بچے

مرض	ستمبر ۱۹۸۹ میں اموات	ستمبر ۱۹۹۷	اضافہ فیصد
اسہال	۱۲۳۔	۲۱۱۴۔	۱۶۱۸،۶۹
نمونیہ	۹۶۔	۹۵۵۔	۸۸۴،۷۸
خرابِ غذا	۶۷۔	۱۷۴۱۔	۲۴۹۸،۵۰

۵۰ سال سے اوپر کے افراد

مرض	ستمبر ۱۹۸۹ میں اموات	ستمبر ۱۹۹۷	اضافہ فیصد
ہائپر ٹینشن	۱۰۶۔	۴۸۵۔	۳۵۷،۵۵
ذیابطیس	۷۳۔	۳۹۶۔	۴۴۲،۴۸
میلائینٹ	۲۶۰۔	۱۰۵۲۔	۳۰۴،۶۲

(روزنامہ عوام نئی دہلی ۹۷۔۱۱۔۱۴)

خطبہ جمعہ

یہ نمازیں ہیں جنھوں نے حقیقت میں اس دنیا کو اسلام کے لئے فتح کرنا ہے

ہم سچی عبادت کے سوا، قَانِتاً لِلّٰہ ہوئے بغیر اس دنیا کو اللہ کے لئے فتح نہیں کر سکتے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۰ر اخاء ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آج کے جمعہ میں نصف گھنٹے کی تاخیر کا سبب صرف یہ بنا کہ گزشتہ تین جمعے سفر کی حالت میں آئے جو ڈیڑھ بجے شروع ہوتے تھے اور مسلسل تین دفعہ ڈیڑھ بجے پڑھنے کے نتیجے میں یہ بات ایسی پختہ ذہن میں بیٹھ گئی کہ آج بھی ڈیڑھ بجے ہی جمعہ ہوگا۔ ذہن اس طرف گیا ہی نہیں کہ اس سے پہلے ایک بجے یہاں جمعہ ہوا کرتا تھا اور یہاں بھی کسی نے مجھے توجہ نہ دلائی بلکہ جمعے کی یاد دہانی بھی سوا بجے کرائی گئی۔ پس اس لئے جو میری ذہنی تیاری تھی کہ میں ڈیڑھ بجے جمعہ پڑھاؤں گا اسی پر قائم رہا اور آج جمعہ ڈیڑھ بجے ہی ہو رہا ہے۔

یہ جمعہ ایک خاص جمعہ ہے کیونکہ آج Friday the 10th ہے اور اس پہلو سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمیں امید ہے کہ خدا تعالیٰ آج کے دن بھی بہت سے نشان دکھائے گا۔ جو نشان دیکھنے میں آئیں گے، ہمیں جو بھی خدا کی طرف سے خیرات ملے گی ہم اس پر خوش ہونگے، اس پر سجدہ شکر بجا لائیں گے۔ لیکن ابھی آنے سے پہلے گیمبیا کے امیر صاحب کا جو فون آیا ہے وہ بھی اپنی ذات میں ایک نشان ہے۔ ہر جمعہ خدا تعالیٰ کوئی نہ کوئی اپنی جھلکیاں، اپنے کرشمے ایسے دکھاتا ہے جس سے دل مزید سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ گیمبیا میں جو شرارت چل رہی تھی اس کے متعلق میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے الیس اللہ بکاف عبدہ کے ذریعے بار بار خوشخبری دی اور اس کے بعد میں نے فکر کرنا بند کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد ہر جمعے خدا تعالیٰ کوئی تازہ نشان ضرور دکھاتا ہے اور آج کا نشان انہوں نے یہ بتایا کہ وہ سیکرٹری جنرل جو بوجنگ صاحب کے بعد سب سے زیادہ شرارت کر رہا تھا اور بہت تکبر سے کام لے رہا تھا آج گیمبیا ریڈیو میں اعلان ہوا ہے کہ اس کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ پس یہ ایک چھوٹی سی بات سہی مگر امید ہے کہ اس کے نتائج بہت دور رس نکلیں گے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو بھی انعام ملے، جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا، ہم تو اس رسول ﷺ کے غلام ہیں جو بارش کے پہلے قطرے کو بھی اپنی زبان پر لیا کرتا تھا۔ اس لئے نشان خواہ آپ چھوٹا سمجھیں یا بڑا سمجھیں جو اللہ کا فضل ہے وہ اللہ ہی کا فضل ہے، اسی کے دین ہے، اس پر ہمیں ہمیشہ شکر گزار رہنا چاہئے۔

اس جمعہ کے تعلق میں مجھے خیال تھا کہ میں کوئی اہم مضمون بیان کروں جو Friday the 10th کی نسبت سے موزوں ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض اسے اتفاق سمجھیں گے مگر میں ایک الٰہی اشارہ سمجھتا ہوں کہ چند دن پہلے دو بڑی جماعتوں کی طرف سے مجھ سے مطالبہ ہوا کہ اس سال ان کے لئے کوئی ایسا ٹارگٹ مقرر کروں، ایسا مطمح نظر بیان کروں کہ جس میں وہ ساری دنیا کی جماعتوں سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ ان میں ایک جرمنی ہے اور ایک امریکہ۔ ان دونوں نے درخواست کی کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں کہ ہم اس میں غیر معمولی محنت کر کے سب دنیا سے آگے بڑھ جائیں۔ تو اس وقت مجھے خیال آیا کہ وہ غیر معمولی کون سی ایسی محنت ہو سکتی ہے جو سب محنتوں پر فائق ہو تو دماغ میں نماز ہی ابھری اور مجھے خیال آیا کہ نماز سے بہتر اور کوئی تلقین ممکن نہیں۔ اس لئے دونوں جماعتوں کو آج میں نماز کا ٹارگٹ دیتا ہوں کہ نماز میں غیر معمولی محنت کریں اور تمام خدام اور انصار بھی جو ان کے زیر اثر ہوں اور بچے اور عورتیں جن تک یہ پیغام پہنچایا جا سکے سب پر نماز کے بارے میں محنت کریں کیونکہ وہ مرکزی چیز ہے، اگر یہ سنور جائے تو سب کچھ سنور جائے گا۔

نماز ہی دراصل عبادت کا معراج ہے۔ نماز پر جتنا بھی غور کریں اتنا ہی کم ہوگا اور ہر غور کے نتیجے میں نئے نکات سامنے آتے ہیں، نئی گہرائیوں میں انسان کا ذہن اترتا ہے، نئے عروج حاصل کرتا ہے۔ اور نماز وہ جگہ ہے جہاں بلندی اور پستی اپنے عروج اور مزاج کے انکسار کی وجہ سے ایک ہو جایا کرتی ہیں۔ یہ ایک فرضی کہانی نہیں بلکہ ایک گہری حقیقت ہے **کہ نماز کے معراج کا تعلق انسان کے انکسار سے ہے۔** سب سے بڑا معراج سجدوں میں ہوتا ہے۔ اور سجدہ ایسی حالت ہے جس میں انسان زمین کے ساتھ لگ کر اپنی انتہائی پستی کا اقرار کرتا ہے اور وہیں سے 'سبحان ربی الاعلیٰ' کی صدا بلند ہوتی ہے کہ پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے۔ پس ہر ترقی کا راز انسانی نفس کی اس پستی میں ہے جو وہ خود خدا کی خاطر اختیار کرے اور اسی سے ساری ترقیاں وابستہ ہیں اور نماز نے ہمیں یہ گر سکھایا ہے۔

اس پہلو سے جب میں نے ان دونوں کو نماز کا ٹارگٹ دیا تو ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ جمعہ کا مضمون بھی خدا تعالیٰ نے خود ہی سکھا دیا ہے۔ یہ جمعہ جس نئے سال کا آغاز کرے گا اس میں جماعت احمدیہ غیر معمولی طور پر نماز کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اس کی ضرورت اس لئے بھی پیش آئی کہ سفر کے دوران ایک ایسا واقعہ گزرا جس سے میری طبیعت پر گہرا اثر تھا۔ ایک احمدی بچی نے جو شادی شدہ ہے، آگے بچے بھی ہیں، اس نے اپنے خاندان کی ملاقات کے بعد مجھ سے الگ چند منٹ وقت چاہا کہ میں نے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ جب میں نے وقت دیا تو اس پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ بات کرنا مشکل ہو رہی تھی۔ مجھے کئی قسم کے وہم آئے کہ اس بے چاری کو شاید خاوند کی طرف سے کوئی جسمانی یا مالی دکھ ہے یا اور مسائل ہیں یا ساس سسر وغیرہ کی طرف سے تکلیفیں ہیں۔ لیکن میں صبر سے انتظار کرتا رہا کہ وہ ذرا اپنے آپ کو سنبھال لے تو مجھ سے بات کرے۔ اس نے بات اس طرح شروع کی کہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے کوئی جسمانی یا دنیاوی تکلیف نہیں۔ بہت ہی نیک طبیعت کا انسان ہے، ہر طرح میرا خیال رکھتا ہے اور بچوں کا بھی خیال رکھتا ہے۔ جو چاہوں، جس طرح چاہوں وہ مجھ پر خرچ کرتا ہے اور میرے کہنے میں جماعت کے چندے بھی ادا کرتا ہے۔ لیکن یہ کہتے ہوئے پھر وہ پھوٹ پڑی، مقصد یہ تھا، یہ کہنا چاہتی تھی کہ نماز نہیں پڑھتا۔ ایک تو میرے دل پہ اس بات کا بہت گہرا اثر پڑا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک احمدی بچی اپنے خاوند کے نماز نہ پڑھنے کے نتیجے میں اتنی غمزدہ ہے کہ اس کی ہر دوسری خوبی اس کو کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہی۔ وہ سمجھتی ہے کہ اگر یہ نماز نہیں پڑھتا تو کچھ بھی نہیں رہا۔ اور یہ بات بالکل درست ہے۔ اگر نماز نہ رہی تو کچھ بھی نہ رہا۔ بسا اوقات میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو نماز نہیں پڑھتے اور ویسے نیک، بظاہر باقی باتوں میں اچھے ہوتے ہیں لیکن ان کی بظاہر نظر آنے والی نیکی اور باقی باتوں میں اچھا ہونا دراصل ان کے مزاج کا حصہ ہے، ان کے ایمان کا حصہ نہیں۔ ایمان کے نتیجے میں جو نیکی عطا ہو اور ایمان کے نتیجے میں اگر مزاج سدھریں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ ایسا انسان نماز پر قائم نہ ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی جبروت کا جو گہرا اثر انسان کے دل پر پڑتا ہے اس سے پہلا تقاضا اس کی عبادت کا اٹھتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی عظمت اور جبروت کا دل پر اثر ہے تو ناممکن ہے کہ اس کی عبادت کی طرف دل متوجہ نہ ہو۔ پس اس پہلو سے مجھے آج کے جمعہ کے لئے یہی مضمون سمجھ آیا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے دو بڑی جماعتوں کی طرف سے مطالبہ کہ ہمیں آج اس جمعہ پر کوئی ٹارگٹ دیا جائے اور اس بچی کا جو اثر دل پر تھا ان سب نے مل کر مجھے آج کے جمعہ کے لئے نماز کے موضوع پر دوبارہ گفتگو کرنے کا موقع عطا کیا ہے۔ اس موضوع پر میں بارہا پہلے بھی خطبات دے چکا ہوں مگر معلوم ہوتا ہے دیر ہو گئی تھی اور جماعت کو دوبارہ متوجہ کرنے کی ضرورت تھی۔

سورہ فاتحہ کے بعد آج کی تلاوت کے لئے یہ آیت میں نے چنی ﴿حافِظُوا علی الصلوٰتِ

وَالصلوة الوُسطی وَ قُومُوا لله قَانِتِین﴾ "حافِظُوا علَی الصَلَوات" اپنی نمازوں پر حفاظت کے لئے مستعد ہو جاؤ۔ "والصلوٰۃ الوُسطی" اور خصوصیت کے ساتھ صلوٰۃ وسطیٰ کی طرف توجہ کرو اور اس میں کسی قسم کا جھول نہ آنے دو "وَ قُومُوا للہ قَانِتِین" اور اللہ تعالیٰ کے حضور فرمانبرداری اختیار کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ یہاں صلوٰۃ وسطیٰ سے کیا مراد ہے؟ اس موضوع پر میں کچھ گفتگو کروں گا اور مزید نماز سے متعلق حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے بعض ارشادات جو پہلے بھی میں پیش کر چکا ہوں اب دوبارہ آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تین اشارے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئے تھے یہ بے غرض نہیں ہیں بلکہ اب پھر ضرورت ہے کہ جماعت کو دوبارہ نماز کی طرف متوجہ کیا جائے۔ اس ضمن میں اردو کلاس پہ بھی مجھے یہی موقع ملا کہ ان کو نماز سکھانی شروع کروں۔ اور اگرچہ وہ بچے اکثر انگریزی جانتے تھے لیکن اردو کلاس میں بھی انہیں خاص طور پر نماز سکھانے کا موقع ایسا ملا ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ سب دنیا کو فائدہ پہنچے گا۔

پہلی بات صلوٰۃ وسطیٰ سے تعلق رکھتی ہے۔ ہر قوم کے لئے مختلف حالات ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح انفرادی طور پر لوگوں کے حالات بدلتے رہتے ہیں ان بدلتے ہوئے حالات کی وجہ سے جو قومی ہوں یا انفرادی ہوں صلوٰۃ وسطیٰ کا معنی بھی ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ صلوٰۃ وسطیٰ اس نماز کو کہا جاتا ہے جو عین کاموں کے بیچ میں آئے، یعنی ظہر کی نماز مراد نہیں ہے جو وسطی نظر آتی ہے، وقت کے لحاظ سے بیچ میں دکھائی دیتی ہے بلکہ **صلوٰۃ وسطی وہ نماز ہے جو انسان کے کاموں کے بیچ میں آئے، جہاں اس کا ادا کرنا مشکل ہو جائے اور یہ نماز آج کل کے تجربے سے ثابت ہوتا ہے کہ صبح کی نماز ہے۔**

سب سے زیادہ عدم توجہی صبح کی نماز پر ہے اور خاص طور پر ان معاشروں میں جن میں راتوں کو دیر تک جاگنے کا رواج ہے صبح کی نماز کو سب سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ انسان کو سب سے بڑا نقصان صبح کی نماز پہ توجہ نہ دینے کے نتیجے میں پہنچتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی بیماری ہے جو بعض بڑے بڑے اچھے سمجھے جانے والے خاندانوں میں بھی ہے بلکہ زیادہ متمول خاندانوں میں یہ بیماری زیادہ پائی جاتی ہے۔ اکثر میں نے دیکھا ہے کہ ایسے لوگ راتیں دیر تک جاگ کر گزارتے ہیں اور مجلسیں گپوں سے سجتی ہیں۔ ہر قسم کی باتیں جن کا زندگی کی حقیقتوں سے کوئی تعلق نہ بھی ہو، محض کپڑوں کی باتیں ہی ہوں، ان باتوں میں بے حد وقت خرچ کیا جاتا ہے اور جب صبح تھک ہار کر انسانی توجہ میں کوئی جان نہ رہے اور گہری توجہ کے ساتھ نماز پڑھنے کی اہلیت ہی نہ رہے اس وقت وہ تھکے ہارے سو جاتے ہیں اور پھر صبح دس گیارہ بجے آنکھ کھلی جب کہ نماز ہاتھ سے نکل گئی۔ اور یہ اس آیت کریمہ کے بعینہ مخالف بات ہے۔ یہ بیماری ہر گھر میں پائی جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ غرباء میں نسبتاً کم ہے۔ جن کے پاس رات کو مجلسیں لگانے کا وقت نہ ہو، دن کے تھکے ہارے گھر آکر سو جاتے ہوں ان کو اس قسم کی عیاشی کا وقت ہی نہیں ملتا، نہ ان کے نزدیک یہ کوئی عیاشی ہے کہ جیسا بھی ہو اور کھی سوکھی کھا کر سونے والے اس کے بعد پھر جاگیں اور بے وجہ مجلسیں لگائیں، یہ فطرت کے خلاف بات ہے۔ مجلسیں لگانے والوں کے ہاں عموماً چائے بھی چلتی ہے، وقتاً فوقتاً کھانے کی دوسری چیزیں بھی پیش ہوتی ہیں اور پھر ان کو مجلس کا مزہ آتا ہے اور مجلس خوب رچتی ہے۔ لیکن یہ مجلس اللہ کی مجلس نہیں۔ ایسی مجلس کے خلاف آنحضرت ﷺ نے مختلف رنگ میں مختلف وقتوں میں بڑی سختی سے اظہار فرمایا۔

پس جماعت احمدیہ کو ازسر نو صحیح راستے پر گامزن کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ تلخ مثالیں بھی آپ کے سامنے رکھی جائیں۔ مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ دنیا میرے اس اقرار اور اعتراف پر ہمیں کیا سمجھتی ہے۔ میری جوابدہی تو صرف اللہ کے سامنے ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہم اپنی ان کمزوریوں پر نظر نہ رکھیں؟ جن پر نظر رکھنا ازبس ضروری ہے، جن پر نظر رکھنے کے لئے قرآن کریم نے بارہا توجہ دلائی ہو، جن پر نظر رکھنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے اور آپ کے غلامی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار توجہ دلائی ہو، ان کو نظر انداز کرنا حقیقت میں حقیقت اسلام کو نظر انداز

کرنا ہے۔ پس میں اس بیان سے نہیں شرماتا کہ یہ کمزوری ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے اور خصوصاً جماعت کے ایک ایسے طبقے میں پائی جاتی ہے جس کا ہر خاندان سے تعلق ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے بھی تعلق ہے۔ یہاں بھی نئی نسلیں بعض ایسی پیدا ہوئی ہیں جن کے ماں باپ نمازوں پر قائم تھے مگر انہوں نے نمازوں کی اہمیت کو بھلا دیا۔ اور چونکہ خاندان بحیثیت مجموعی نیکی کی طرف لے جانے والا خاندان ہے، روایت کے لحاظ سے میرا مطلب ہے، اور عموماً یہ لوگ چندوں میں بھی آگے ہیں اور دن کی نمازیں بھی ٹھیک ادا کرتے ہیں اس لئے صبح کی نماز کو چھوڑنا ان کو کوئی بدی دکھائی نہیں دیتا، جو بالکل غلط ہے۔ **قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح کی نماز کو چھوڑنا اس مرکزی نیکی کو چھوڑنا ہے جس پر باقی نیکیاں قائم ہیں۔ اگر یہ ہاتھ سے جاتی رہے تو گویا سب نمازیں ہاتھ سے جاتی رہیں۔**

ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے صبح کی نماز پر نہ آنے والوں کے متعلق اس قدر غم اور خفگی کا اظہار فرمایا کہ آپ نے فرمایا اگر یہ جائز ہوتا تو میں بعض لوگوں کو لکڑی کے گٹھے اٹھواتا اور ان کے گھروں کو جلا دیتا جن گھروں میں لوگ آرام سے سوئے پڑے ہیں اور صبح کی نماز کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اب بظاہر یہ ایک بہت ہی خشمگیں اظہار ہے، بڑی سختی پائی جاتی ہے اس میں۔ لیکن ایک تو آنحضرت ﷺ نے ایسا نہیں کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی دوسرے انسان کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ اس معاملے میں وہ جسمانی سختی یا مادی سختی سے کام لے۔ لیکن اس بات کی تکلیف ہونا ضروری ہے اور ہر گھر والا ذمہ دار ہے کہ کم سے کم اس تکلیف میں رسول اللہ ﷺ کی غلامی اختیار کرے اور جب اپنے بچوں کو اس قسم کی کمزوری میں مبتلا دیکھے تو گہری تکلیف محسوس کرے۔ اور جہاں تک سختی کا تعلق ہے جو آپ کو دکھائی دے رہی ہے یہ دراصل ایک انذار ہے کہ جو صبح کی نماز نہیں پڑھتا وہ اپنے لئے جہنم کا سامان کرتا ہے اور بہتر ہے کہ اخروی جہنم کی بجائے اسی دنیا میں ان کے گھر جلا دئے جائیں، یہ ایک پیغام ہے۔ ایک غصے کا اظہار نہیں ہے۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی تمام باتیں بہت گہرائی رکھتی تھیں اور ہر اظہار میں بہت معنیٰ خیز اور دیرپا اثر رکھنے والا ایک پیغام ہوا کرتا تھا۔ اس حدیث میں مجھے یہی پیغام ملتا ہے کہ حضرت اقدس ﷺ کے نزدیک جو لوگ صبح کی نماز سے غافل ہیں وہ گویا اپنے جلنے کا انتظام کر رہے ہیں جس کا تعلق دوسری دنیا سے ہوگا اور ان کیلئے بہت بہتر ہوتا کہ اسی دنیا میں جل جاتے بجائے اس کے کہ بعد کی جواب طلبی میں مبتلا ہو کر جہنم کے عذاب کو مول لیتے۔

پس نمازِ صبح خصوصیت کے ساتھ میرے پیش نظر ہے مگر صلوٰۃ وسطیٰ میں اور نمازیں بھی آتی ہیں۔ یہاں یورپ میں اکثر یہ رواج ہے کہ کام پر جاتے ہوئے کام کی مصروفیت کی وجہ سے دن کی وہ نمازیں ضائع کر دیتے ہیں جو عین کام کے دوران آتی ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ نمازیں ضائع کرنا مجبوری ہے اور اس وقت کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یا نقصان اٹھاتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ کا فریضہ ان پر عائد ہوتا ہے اس سے غافل ہو جاتے ہیں۔

صلوٰۃ وسطیٰ یعنی کاموں میں گھری ہوئی نماز جتنا کاموں میں گھرتی ہے اتنا ہی بڑا چیلنج بن جاتی ہے۔ بظاہر جتنا بھی اس پر عمل کرنا یعنی اس کا حق ادا کرنا مشکل ہوتا چلا جاتا ہے اتنا ہی اس کا حق بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ ناممکن ہے کہ کاموں میں گھری ہوئی نماز سے آپ عدم توجہ کریں اور اپنا گہرا نقصان نہ کریں۔ پس یہ نماز جتنی مصروفیتوں میں آئے اتنا ہی زیادہ آپ کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے، آپ کی توجہ کو اپنی طرف سے دور نہیں ہٹاتی۔

پس وہ ساری مغربی قومیں جن میں ایسی نمازیں خواہ دن کو آئیں یا رات کے کام کے دوران آئیں ان میں احمدیوں کو خاص طور پر صلوٰۃ وسطیٰ کا نگران ہونا چاہئے۔ اور سوچیں کہ اگر وہ کام کی مجبوریوں کی وجہ سے اس نماز کا حق ادا نہیں کر سکتے تو کام چھوڑ دیں کیونکہ یہ کام تو دنیا کا کام ہے لیکن اللہ کا کام نہ چھوڑیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو فریضہ عائد فرمایا ہے اس کو بہر حال سرانجام دینے کی کوشش کریں۔ یہ ایک لازمی حقیقت ہے جس سے روگردانی اپنے سب سے اہم فریضہ سے روگردانی ہوگی، جس سے روگردانی کے نتیجہ میں آپ کی عاقبت بھی خراب ہوگی اور دنیا بھی خراب ہوگی۔ اس لئے ازسر نو اس معاملے پر غور کریں اور اس درمیانی نماز کی حفاظت کے لئے انتظام کریں۔ اگر آپ کے ایمپلائرز یعنی جو آپ کو دنیاوی خدمت کا یا روٹی کمانے کا موقع دیتے ہیں اگر وہ اس بات کو سمجھ جائیں اور آپ انہیں سمجھا سکیں تو پھر کوئی مشکل نہیں، آپ کو عین مصروفیتوں کے دوران بھی نماز کا حق ادا کرنے کا موقع مل سکتا ہے لیکن اگر وہ ایسا نہ سمجھیں تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے رزق دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہی سب سے بڑا رازق ہے لیکن اگر کوئی قربانی کا وقت ہے اور ایمان کو بچانے کا وقت ہے تو یہ وہ وقت ہے کہ جہاں آپ اپنے عمل سے ثابت کر سکیں کہ آپ

کواللہ کی رضازیادہ پیاری ہے اور دنیا کے رزق اس کے مقابل پر کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ان کو وہی مقام دیں جو ان کا مقام ہے یعنی حقیر دنیا کا مقام اور نماز کو وہی مقام دیں جو اس کا مقام ہے یعنی عزت اور بزرگی کا وہ مقام کہ جتنا زیادہ اس پر حملہ ہو اتنا ہی زیادہ یہ مستعد ہو جاتی ہے اور اتنا ہی زیادہ سر بلند ہو کر اپنی طرف بلاتی ہے کہ آؤ اور میرے تقاضے پورے کرو۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ عالمگیر ہر جگہ اسی حقیقت کی طرف دوبارہ متوجہ ہو گی جس کی طرف میں پہلے بارہا متوجہ کرتا رہا ہوں کہ ہماری زندگی، ہماری جان، ہماری دنیا، ہماری آخرت نماز میں ہے۔اگر نماز نہ رہے تو کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔

"قومُوا لِلّٰہِ قانِتِین" اللہ کے حضور فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ایسی نماز کے وقت جب آپ دنیا کو ترک کرتے ہیں اور خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو اس کو صحیح معنوں میں فرمانبرداری کہا جاتا ہے۔اگر یہاں ایسی اہم نماز سے توجہ ہٹالیں تو پھر یہ دعویٰ ہے اس کی کوئی بھی حقیقت باقی نہیں رہتی۔اس ضمن میں میں نے بہت سا مواد اکٹھا کیا ہوا ہے جو پہلے بھی آپ کے سامنے پیش کرتا رہا ہوں اور اب میں سمجھتا ہوں کہ شاید ایک دو اور جمعے بھی اسی مضمون پر مجھے خطاب کرنا ہوگا۔سب سے پہلے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ حدیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، ترمذی کتاب الصلوٰۃ سے یہ روایت لی گئی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پائی۔اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعے پوری کر دی جائے گی۔اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اور ان کا جائزہ لیا جائیگا۔

یہاں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ اگر فرائض میں کوئی کمی ہوئی تو نوافل سے اس کمی کا ازالہ کیا جائے گا یعنی اس کمی کو نوافل کے ذریعے پورا کر دیا جائے گا۔اس سے یہ نہ سمجھیں کہ فرائض میں کمی کی اجازت دی جارہی ہے۔امر واقعہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو نوافل ادا کرتے ہیں وہ فرائض سے غافل ہو ہی نہیں سکتے۔نوافل ادا کرنے والوں ہی کے فرائض ہیں جو دراصل معیار پر پورے اترتے ہیں۔پس اگر نوافل ادا کرنے والوں کا ذکر ہے اور ان سے نوافل کا اجر منتقل کر کے فرائض کی کمی کی طرف ڈالا جانا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ ایسے نیک بندوں کی بات ہو رہی ہے جو نوافل ہمیشہ ادا کرتے ہیں اور فرائض پورا کرنے کے باوجود اس کے علاوہ نوافل ادا کرتے ہیں۔یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک شخص فرائض ادا نہ کرتا ہو اور نوافل ادا کرتا ہو۔پس اس سے رخصت نہ سمجھیں کہ فرائض سے عدم توجہ بھی جائز ہے۔بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ فرائض ادا کرنے کے باوجود یا اس کوشش کے باوجود، انسان سے سو قسم کے سقم رہ جاتے ہیں اور فرائض میں بھی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔نوافل ان کی حفاظت کرتے ہیں۔اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایسے کمزور فرائض کو بھی بسا اوقات قبول فرمالیتا ہے یا قبول فرمانا چاہتا ہے جو اپنی ذات میں قبولیت کا حق نہیں رکھتے۔اور اس کی بہت سی وجوہات ہوا کرتی ہیں۔کئی فرائض ادا کرنے والے ایسے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن کے فرائض میں سو قسم کی خامیاں موجود رہتی ہیں۔مثلاً پوری نماز کو پوری توجہ سے ادا کرنا یہ ایک بہت بڑی اور عام بیماری ہے اور بسا اوقات عمر بھر فرائض ادا کرنے والے اس بات سے غافل رہتے ہیں کہ ان کے فرائض میں کوئی ایسے رنگ بھرے بھی گئے ہیں جو اللہ کی نظر پسند فرمائے؟ اگر وہ فرائض ایسے رنگوں سے عاری ہیں اور پھیکے اور بے جان ہیں تو یہ کہنا کہ فرائض ادا ہو گئے یہ درست نہیں ہوگا۔حالانکہ فرائض ادا کرنے والے کی نیت فرائض ادا کرنے کی طرف خدا کی رضا کی وجہ سے متوجہ ہوتی ہے۔اس کی نیت کی توجہ رضائے باری تعالیٰ کی طرف نہ ہو تو وہ کیوں اپنے آپ کو مشکل میں ڈالے۔پس ان فرائض کی بنیاد تو درست ہے مگر اس بنیاد پر جو عمارت تعمیر ہوتی ہے اس میں کئی قسم کی خامیاں واقع ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ عمارت اس لائق نہیں ٹھہرتی کہ اللہ اسے اپنا گھر بنائے۔

پس اس پہلو سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ نصیحت کام دیتی ہے کہ تمہارے فرائض کی خامیاں ان فرائض کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قبول کرنے سے باز نہیں رکھیں گی کیونکہ اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے فرائض کو قبول فرمائے۔یہ محض اس کا احسان ہے اور وہ ان خرابیوں کو خود نظر انداز فرمائے گا جس حد تک وہ نظر انداز فرمانے کے لائق ہیں اور تمہارے نوافل کے ذریعے ان کمیوں کو پورا کرنے کی کوشش فرمائے گا۔بعض دفعہ خدا تعالیٰ بھی کوشش فرماتا ہے مطلب یہ ہے کہ انسان کی خاطر، اپنے غریب بندوں کی خاطر جتنا بھی جھک سکتا ہے جس میں اس کی صفات بعض دوسرے پہلوؤں سے حائل نہ ہوں اسی حد تک وہ جھکتا ہے، اسی حد تک وہ جھک سکتا ہے۔اگر اس کی دیگر صفات حائل ہو جائیں تو پھر وہ نہیں جھکے گا۔پس ان معنوں میں، میں نے یہ کہا کہ جس حد تک بھی خدا تعالیٰ کے لئے ممکن ہے وہ نرمی اختیار فرماتا ہے، اپنے بندوں پر جھکتا ہے اور ان کی کمزوریوں کو دور فرمانے کی کوشش کرتا ہے مگر اگر پھر بھی بات نہ بنے، اگر پھر بھی کمزوریاں باقی رہ جائیں تو اس کا لازمی نتیجہ ضرور نکلے گا۔

حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے بیان کیا اور یہ روایت بخاری کتاب الادب سے لی گئی ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا، اے اللہ کے رسول کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دور کر دے۔آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا، نماز پڑھ، زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر اور رشتہ داروں کے ساتھ پیار و محبت سے رہ۔

آگ سے دور لے جانے والا عمل بنیادی طور پر عبادت ہے۔فرمایا عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا، نماز پڑھ۔سب سے پہلے عبادت کا ذکر ہے۔حالانکہ نماز بھی ایک عبادت ہے۔یہ نہیں فرمایا کہ نماز پڑھ بلکہ پہلے فرمایا عبادت کر اور عبادت ہی دراصل وہ بنیادی انسان کی صفت ہے جو اسے خدا کا بندہ بناتی ہے۔اگر عبادت کے ذریعے خدا کا بندہ نہ بنے تو نمازیں ادا کر ہی نہیں سکتا۔یہ حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ ﷺ کی عظیم شان ہے کہ ہر مسئلے کو اس کی بنیاد سے پکڑتے ہیں۔عبادت دراصل فرائض سے پہلے شروع ہو چکی ہوتی ہے۔عبادت کا گہرا تعلق انسان کی نیت سے ہے۔اگر ایک انسان نیت کے لحاظ سے اللہ کے حضور اپنے آپ کو ایک عبد کے طور پر پیش کرنے کا ارادہ کرے تو وہیں سے اس کی عبادت شروع ہو جاتی ہے۔اور اس ارادے کے بغیر جو خالصۃً للہ ہو، جو اپنے سارے وجود کو خدا کے حضور پیش کرنے کا ارادہ ہو، اگر یہ عبادت نماز کی بنیاد نہ بنے یعنی وہ عبادت جو نماز کے فرائض ادا کرنے سے پہلے شروع ہو چکی ہو تو ہر دوسری بنیاد جس پر نماز کو قائم کیا جائے گا ایک کھوکھلی بنیاد ہو گی۔اس لئے اپنی نمازوں پر غور کر کے دیکھیں تو آپ کو یہی معلوم ہو گا کہ نماز سے پہلے خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے آپ کو وقف کرنے کی روح ہو تو پھر نماز کے معنے بنتے ہیں۔اگر وہ روح نہ ہو تو نماز کے کوئی معنے نہیں بنتے۔کیونکہ یہ روح جس بندے میں ہو وہ اس طرح نماز کی طرف دوڑتا ہے جیسے بھوکا کھانے کی طرف دوڑتا ہے۔کھانے کی اشتہاء اس کی فطرت میں ہے۔یہ بھوک اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ کھانے کی طرف دوڑے خواہ وہ معمولی کھانا ہی ہو لیکن جس طرح بھی بن سکے اپنی فطرتی خواہش کو، اشتہاء کو بجھا سکے۔اگر نماز کی طرف اس طرح دوڑتا ہے تو پھر ہر دوسری ضرورت اس کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں رکھے گی۔اگر آپ کو سخت پیاس لگی ہو اور آپ کو آپ کے ساتھی کسی کھیل کی طرف بلا رہے ہوں کہ چھوڑو پانی کو دفع کرو، آؤ یہ کھیل کھیلتے ہیں تو کون ہے جو اس کھیل کی طرف توجہ کرے گا۔اس پہ تھوکے گا بھی نہیں۔کوئی اور ضرورت جو دل میں ایک اشتہاء پیدا کر دیتی ہے اس سے ٹکرانے والی ہر چیز اپنے معنے کھو دیتی ہے، اس میں دلچسپی باقی نہیں رہتی۔پس اگر نماز کے وقت ذہن میں نماز کی اہمیت ایک فطری تقاضے کے طور پر نہ ہو، ایسے تقاضے کے طور پر نہ ہو جس کے مقابل پر ہر دوسرا تقاضا بے معنی ہو جاتا ہے تو پھر یہ نماز خالصۃً للہ نہیں رہتی اور حضرت اقدس محمدؐ مصطفیٰ ﷺ کا یہ فرمانا کہ اللہ کی عبادت کر اور اس کا شریک نہ ٹھہرا، یہ فرمانا کچھ بھی معنے نہیں رکھے گا اگر جو بات میں بیان کر رہا ہوں یہ لازمی حقیقت نہ ہو۔

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

Exporters & Importers
All types of Lather jackets, Ladies bags, parse,
hand globs, Organic Coton (Garments, Baby Cloths)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209,2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

روایتی زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ربوہ۔پاکستان۔649-04524 ☎

’خدا کا شریک نہ ٹھہرا، دراصل اس عبادت سے شروع ہوتا ہے کیونکہ جو شخص عبادت کا یہ مضمون سمجھ لے جو میں عرض کر رہا ہوں کہ اگر خدا کی خاطر اس موقع پر جبکہ عبادت کا مقام اور مرتبہ انسان پر ظاہر ہو چکا ہو انسان اس طرح نہ دوڑے جس طرح پیاسا پانی کی طرف دوڑتا ہے، بھوکا کھانے کی طرف دوڑتا ہے تو پھر اس عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ وہ عبادت کا حق ایک ظاہری رسم بن جائے گا اور فطرت اس کو دھتکار دے گی اور اس عبادت کی طرف متوجہ ہونے کو جھوٹا قرار دے گی۔ اس کے ساتھ ہی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ’شرک نہ کرو‘ یہ نکتہ ہے جو ایسا گہرا نکتہ ہے جو عبادت کے مقام کو ظاہر کرنے والا ہے اور توحید باری تعالیٰ کے مقام کو بھی ظاہر کرنے والا ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آپ کی طبعی ضرورت جب ابھرتی ہے تو اس کے ساتھ کسی اور کے شریک ہونے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ ناممکن ہے کہ ایک انسان پانی کی ایک بوند کو ترس رہا ہو اور اس کا کوئی رشتہ، کوئی خواہش، کوئی دنیاوی تقاضا اس کے دل کو پانی کی بجائے کسی اور طرف پھیر سکے۔ تو اگر آپ نے مشرک نہیں بننا، اگر آپ نے توحید پر قائم ہونا ہے تو عبادت سے پہلے یہ نکتہ سمجھیں کہ توحید باری تعالیٰ کا قیام لازم قرار دیتا ہے کہ ظاہری عبادت کو ادا کرنے سے پہلے انسان فطرتاً عبد بن چکا ہو اور اس کے دل کی گہرائی سے اپنے خدا کی رفعت اور عظمت اس طرح بلند ہو کہ جب بھی کوئی چیز اس کے مقابل پر آئے وہ خود بخود اس سے ٹکرا کر پارہ پارہ ہو جائے اور سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی عظمت کے مقابل پر دنیا کی کوئی دلچسپی بھی آپ کے نزدیک کوئی اہمیت رکھے۔ پس حضور اکرم ﷺ نے دیکھو کیسا پیارا جواب دیا۔ فرمایا کہ ایسے شخص کو چاہئے کہ اللہ کی عبادت کرے اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہرائے۔

اور پھر فرمایا ’نماز پڑھ، زکوٰۃ دے‘ یعنی تمام اسلامی تعلیم کا ذکر اس عبادت کے بعد شروع ہوا ہے جس عبادت کی کچھ تفصیل میں نے آپ کو اب سمجھائی ہے اور زکوٰۃ، روزہ ہر چیز بعد میں آتی ہے۔ اگر یہ عبادت نہیں جو عبادت کی بنیاد بنتی ہے تو پھر عمارت بھی اس پر تعمیر نہیں ہو سکتی۔ اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ عبادت کے موضوع پر، جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے، غالباً اگلا خطبہ بھی آنا چاہئے کیونکہ عبادت کے متعلق بہت سی باتیں ہیں جو ایک خطبات کے سلسلے میں میں آپ کے سامنے بیان کر چکا ہوں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دہرانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ احمدی گھروں میں بدقسمتی سے یہ کمزوری ایسی پائی جا رہی ہے کہ جسے وہ دیکھتے بھی ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارے ایمان کو نقصان نہیں پہنچ رہا۔ یہ سمجھنا بالکل جھوٹ ہے۔ خواہ وہ دنیا کی ساری نیکیاں اختیار کر رہے ہوں جب وہ وسطیٰ نماز سے توجہ پھیر لیں گے تو ان کی نماز کو لازماً نقصان پہنچتا ہے۔

انسان کے لئے بعض مجبوریاں بھی ہوتی ہیں۔ اپنے بچوں اور بچیوں کو ایک حد تک انسان نصیحت کر سکتا ہے۔ جب تک وہ اس عمر میں ہوں کہ جہاں ان پر کسی قدر سختی بھی کی جائے اور ان کو بار بار نصیحت کی جائے۔ ایسی نصیحت میں بھی کرتا رہا ہوں لیکن اس کے بعد جب انہوں نے عدم توجہ سے کام لیا ہے تو دل دکھتا ہے، خون کے آنسو روتا ہے۔ دعا کرتا ہوں، ان کو سمجھاتا ہوں مگر اس سے آگے بڑھنا میرے اختیار میں نہیں۔ پس اگر پھر بھی وہ مجھے دکھ پہنچانے پر آمادہ ہیں اور اصرار کرتے رہیں تو وہ جوابدہ ہیں۔ لیکن یہ خیال کہ میں بے تعلق ہوں اور مجھے غم نہیں پہنچتا یہ غلط خیال ہے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے خاندان کے لوگوں کو میں نے بارہا نصیحت کی کہ ان مصروفیات میں جو خدا کی خاطر شروع ہوئی ہیں ان سے پہلے تمہاری مصروفیات بھی ایک معنوں میں خدا ہی کی خاطر تھیں یعنی ہونی چاہئے تھیں، مگر جب لمبے سفر کر کے پہنچتے ہو تو تمہارا بنیادی فریضہ ہے کہ اپنی مصروفیات کو خدا کے تابع بناؤ ورنہ تمہارا سارا سفر اکارت جائے گا، کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا اگر یہ سفر مجلسوں پر خرچ ہو جائے اور عبادت کے بنیادی فریضے سے وہ غافل ہو۔ اس لئے میں نے اپنے گھر میں خاص طور پر باقاعدہ حکماً بھی یہ بات جاری کی کہ شام کے بعد کچھ عرصہ بیٹھنے کے بعد اس گھر کو خالی کرنا ہو گا۔ مگر ہمارے دوسرے گھروں میں یہ سارے لوگ منتقل ہوتے رہے۔ یہاں سے نکلے تو کسی اور کے گھر چلے گئے اور وہاں جا کر مجلسیں لگا لیں حالانکہ اپنے گھر سے نکالنا بد اخلاقی نہیں تھی بلکہ بنیادی اخلاق کی طرف متوجہ کرنا تھا۔ یہ مطلب تو نہیں تھا کہ تم کسی اور کے گھر جا کر بد اخلاقیاں کرو اور ان کو بھی مصیبت میں ڈالو۔ وہ بھی جلسے کے تھکے ہارے ساری رات چائے بنا بنا کر تمہاری خدمت کریں اور جب صلوٰۃ وسطیٰ کا وقت آئے، تم سارے مُردوں کی طرح جا پڑو اور ذرہ بھی زندگی کی رمق تم میں دکھائی نہ دے۔ یہ انسانیت نہیں ہے، یہ وہ عبادت نہیں ہے جس کی طرف خدا اور خدا کے رسول بلاتے ہیں۔

پس جہاں تک میرا فرض ہے میں ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اگر تم لوگ اس فرض کو نہیں سمجھو گے، ادا نہ کرو گے تو میرا اخلاق سے منع نہ کرنا ہرگز اس بات کو ظاہر نہیں کرتا کہ یہ بات میرے دل کو پسند آئی ہے۔ مجھے جو دکھ پہنچتا ہے اللہ بہتر جانتا ہے بارہا میں خدا کی خاطر ان لوگوں کے لئے راتوں کو اٹھ کے رویا ہوں۔ اے میرے خدا میں نے ہر ممکن کوشش کر لی کہ ہماری نئی نسلیں نماز پر قائم ہو جائیں مگر شیطان ان کو دوبارہ بہکا دیتا ہے اس لئے تو میری مدد فرما اور ان کی حفاظت فرما۔ اس دنیا میں بھی یہ کامیاب ہوں اور آخرت میں بھی کامیاب ہوں۔ میرے یہ آنسو جو مجبوری کے آنسو ہیں یہ ایک دل کی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ مضمون کی اہمیت کی وجہ سے ہیں۔ اس بچی کو بھی یاد کرو جو اپنے خاوند کی نماز سے عدم توجہ کی وجہ سے روئی تھی مگر اس کا تو ایک خاوند تھا میری تو ساری جماعت ہے جو اپنے عزیزوں، بچوں سے زیادہ پیاری ہے۔ ان سب کا غم اگر میں نہ کروں تو اس بچی کے دل سے بھی میرا دل کمتر ہو گا جو صرف ایک اپنے خاوند کے لئے روتی تھی۔ پس وہ سب جن کا جماعت سے تعلق ہے، جو مجھے اپنا سمجھتے ہیں، ان سب سے **میری عاجزانہ التماس ہے کہ نمازوں کو قائم کریں اپنے گھروں میں بھی، اپنے گردو پیش، اپنے ماحول میں بھی اور صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کریں اور صبح کی نماز کی طرف دوبارہ واپس لوٹیں کیونکہ اگر یہ نماز ادا نہ کی تو حقیقت میں ان کی ساری زندگی جہنم کمانے میں صرف ہو رہی ہے۔** ان کو وہم ہے کہ یہ نیکیوں میں مبتلا ہیں۔ نیکیوں میں نہیں بدیوں میں مبتلا ہیں، شرک کرنے والے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی بار بار کی نصیحتوں کو نظر انداز کرنے والے بنتے ہیں۔

پس اپنی صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کریں۔ بعض دفعہ ایسا گھر میں تجربہ بھی ہوا کہ میں نے بچیوں سے کہا کہ اگر تم نے جاگنا ہے تو اول تو یاد رکھو کہ رسول اللہ ﷺ نے فضول باتوں کے لئے جاگنے کو ناپسند فرمایا ہے، تو پھر ایسی حالت میں نماز پڑھنے کے بعد سوؤ جب کہ ہوش و حواس ابھی قائم ہوں اور اس سے پہلے پھر تمہیں نیند کا کوئی حق نہیں ہے۔ مگر یہ بات دراصل کہنے کی بات ہے۔ جو شخص ساری رات جاگے گا وہ صبح کے وقت ایسی حالت میں حواس باختہ ہو چکا ہوتا ہے کہ حقیقت میں جب وہ کھڑا بھی ہو تو نماز کی طرف توجہ نہیں کر سکتا۔ اور یہ ایک ایسی حالت ہے جس کا تعلق قرآن کریم کی اس نصیحت سے ہے کہ ”**لا تقربوا الصلوٰۃ و انتم سکاریٰ**“ جب تم سکاریٰ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب تر نہ جاؤ۔

میں پہلے یہ سمجھا کرتا تھا کہ اس کا تعلق صرف عبادت سے ہے مگر امر واقع یہ ہے کہ ایسی بات کا بیان ہے جس کا انسانی فطرت سے تعلق ہے۔ بسا اوقات انسان ’سکاریٰ‘ ہو جایا کرتا ہے باوجود اس کے کہ شراب کا ایک قطرہ بھی اس نے نہ چکھا ہو۔ اب Jet-Lag کے نتیجے میں دنیا نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ بعض دفعہ سکاریٰ کی کیفیت طاری ہو جایا کرتی ہے۔ اور اس موقع پر بڑی بڑی کمپنیوں نے یہ قانون جاری کیا ہے کہ ان کے ڈائریکٹر وغیرہ جب تک Jet-Lag نہ اترے کام پر حاضر نہ ہوں اور اہم بنیادی کاموں کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں کیونکہ ان کے فیصلے اسی حد تک متاثر ہوں گے۔ یہ حقیقت جو قرآن نے ایک دائمی سچائی کے طور پر بیان فرمائی ”**لاتقربو الصلوٰۃ وَ انتُم سُکاریٰ**“ اس حقیقت کو اب دنیا نے بھی پہچان لیا ہے کہ سکاریٰ ہونے کے لئے شراب ضروری نہیں بلکہ کاموں کی زیادتی بھی بعض دفعہ انسان کو سکاریٰ بنا دیا کرتی ہے۔

مجھے اس کا پہلے ذاتی طور پر اس طرح کا تجربہ نہیں تھا کیونکہ جہاں تک میری ہمت ساتھ دیتی تھی میں یہی کوشش کرتا رہا کہ ہر قسم کے ذہنی دباؤ کے باوجود اپنے فرائض کو اس طرح ادا کر سکوں کہ سکاریٰ کی حالت نہ ہو مگر ضرور کچھ غفلتیں ہو جاتی رہی ہوں گی اور ایسے وقت میں فرائض کی ادائیگی صحیح معنوں میں جیسا

لجنہ وناصرات الاحمدیہ چنتہ کنٹہ کا مقامی اجتماع

مورخہ ۹۷-۹-۱۵ کو ایک روزہ اجتماع لجنہ و ناصرات مسجد احمدیہ فضل عمر چنتہ کنٹہ میں ہوا۔ لجنہ اماء اللہ۔ محبوب نگر اور وڈمان نیز چند غیر احمدی مستورات نے بھی شرکت کی اور دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔

اجتماع ٹھیک گیارہ بجے خاکسارہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت نظم اور عہد کے بعد خاکسارہ نے اجتماع کی غرض وغایت بتائی اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات بیان کر کے بہنوں کو تربیت اولاد اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماع میں لجنہ و ناصرات کے علمی مقابلے کرائے گئے اور انعامات تقسیم ہوئے۔ علمی پروگرام میں محبوب نگر وڈمان چنتہ کنٹہ کی ممبرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اچھا مظاہرہ کیا۔

تمام ممبرات کو اجتماعی کھانا پیش کیا گیا انتظامات میں خدام نے بہت تعاون دیا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔ تقسیم انعامات کے بعد چنتہ کنٹہ لجنہ کی طرف سے خاکسار کو ۳ سالہ حسن کارکردگی کے نتیجے میں ایڈریس پیش کر کے تحفہ دیا گیا خاکسارہ نے اپنی اختتامی تقریر میں تربیت اولاد اور نمازوں کی پابندی پر زور دیا اور سب کا شکریہ ادا کر کے شام ساڑھے سات بجے اس اجتماع کو دعا کے ساتھ ختم کیا گیا۔ حوصلہ افزائی کیلئے صدر لجنہ محبوب نگر کو بھی تحفہ دیا گیا۔

(بشریٰ نثار صدر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ)

ولادت

عزیزم ایوب علی خان مبلغ سلسلہ دہبی (نیپال) کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔ جو مکرم ابراہیم خان صاحب سورو کی پوتی اور مکرم مقصود احمد صاحب مرحوم بھدرک کی نواسی ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام ”عطیۃ الحی“ تجویز فرمایا ہے بچی کی صحت و تندرستی نیک صالحہ اور قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(مظفر احمد ناصر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

کہ ان کا حق ہے نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس کا ایک بہت دلچسپ تجربہ مجھے اس سفر میں ہوا اور میرا دل اور بھی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوا کہ قرآن کریم کی سچائی دنیا کی ہر حقیقت سے تعلق رکھتی ہے صرف نماز سے ہی تعلق نہیں رکھتی بلکہ عام حالت میں بھی بعض کیفیتیں انسان کو سکاریٰ کر دیا کرتی ہیں۔ اس وقت فرض ہے کہ انسان کچھ دیر کے لئے اپنے فرض منصبی کو جس کو ادا کرنے کے لئے وہ مستعد ہے، مستعد ہونے کے باوجود ٹال دے۔ یہ تجربہ مجھے اس طرح ہوا کہ میں نے آپ کے سامنے بیان کیا تھا کہ اپنی ہومیوپیتھی کتاب کی میں نے دہرائی شروع کی۔ اس دہرائی کے نتیجے میں ایک مضمون پڑھتے ہوئے میں حیران رہ گیا، گویا سکتے میں آگیا۔ ابراٹینم ایک دوا ہے اس کے متعلق پوری طرح ذہن میں پورا نقشہ موجود ہے کہ کس کام آتی ہے، کیا کرتی ہے، کیا عمل دکھاتی ہے لیکن جب میں نے ابراٹینم پڑھنی شروع کی تو میں حیران رہ گیا کہ یہ کون سی چیز پڑھ رہا ہوں۔ سوائے ابتداء کے تعارف کے باقی کچھ بھی ابراٹینم سے تعلق نہیں تھا، اس کا تعلق بعض دوسری ملتی جلتی دواؤں سے تھا مثلاً ایسکولس یا اسی قسم کی دواؤں سے مگر ابراٹینم سے اس کا تعلق نہیں تھا۔ اور یہ بھی درست ہے کہ یہ وہ غلطی ہے جو میں نے کی ہوئی تھی۔ اس میں لکھنے والے کی کوئی غلطی نہیں۔ مجھے یاد آیا بعینہ یہی بات میں نے کہی تھی اور جب غور کیا اور سوچا تو پتہ چلا کہ اس سے پہلے مسلسل بعض جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی وجہ سے مجھے راتوں کو جاگنا پڑتا تھا اور سخت دماغ تھکا ہوا تھا لیکن میں نے سمجھا کہ کلاس کا وقت ہے پس لوگ انتظار کر رہے ہونگے مجھے کلاس میں ضرور جانا چاہئے مگر یہ یاد نہیں رہا کہ میں اس بنیادی نصیحت کو نظر انداز کر رہا ہوں جو ضرور عمل دکھائے گی۔ یعنی "لاتقربُو الصّلوٰۃَ وَ اَنتُم سُکاری" کہ میری اس وقت سکاریٰ کی سی حالت تھی اور مجھے اتنا یاد ہے کہ شروع میں میں نے پوری توجہ سے ابراٹینم کا ابتدائی تعارف کرایا اس کے بعد سب کچھ بھول گیا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ ایسی اوٹ پٹانگ باتیں ہیں کہ اس کو پڑھ کر مجھے شرم سے پسینے آگئے۔ اور تعجب ہے کہ بعض غیر احمدی بھی پڑھتے ہیں، فائدہ اٹھاتے ہیں ان میں سے کسی کو خیال نہیں آیا کہ میں لغو باتیں کر رہا ہوں۔ اس لئے خیال نہیں آیا کہ باقی باتیں میری لغو نہیں ہوا کرتی تھیں اور ایک لغوبات کو بھی انہوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ ماہر ڈاکٹر ہے یہ ضرور سچ کہتا ہوگا اس کو اسی طرح قبول کر لیا حالانکہ سب سننے والوں کا فرض تھا کہ اس وقت نہیں تو بعد میں مجھے متوجہ کرتے کہ آپ نے جو باتیں بیان کی ہیں یہ بعض دوسری دواؤں میں بعینہ اسی طرح بیان ہوئی ہیں۔ سارسپریلا کی علامتیں ہیں جو آپ ابراٹینم کی طرف منسوب کر رہے ہیں یعنی بچوں کی جلد کا بوڑھوں کی طرح جھریوں میں مبتلا ہو جانا اس کا ابراٹینم سے کوئی تعلق نہیں۔ سارسپریلا کی علامت ہے۔ اسی طرح ایسکولس کی بہت سی علامتیں اس میں بیان کی جا رہی ہیں جس کا ابراٹینم سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ تو میں آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ قرآنی حقیقتیں اپنی جگہ قائم رہتی ہیں اور دنیا میں بھی جب آپ ان کو اس خیال سے کہ وہ معمولی بات ہے نظر انداز کر دیں تو خدا تعالیٰ نے فطرت کے جو راز پیش نظر رکھے ہیں ان رازوں کی حقیقت کے خلاف جب بھی آپ کارروائی کریں گے اس کا نقصان اٹھائیں گے۔ تو یہ تو خیر معمولی بات تھی باقی ساری کتاب میری ہی لکھوائی ہوئی تھی غلطیاں دوسروں کی تھیں اکثر، وہ ہم ٹھیک کر لیں گے انشاء اللہ، یا میری غلطی تھی تو ان معنوں میں کہ میں صحیح طور پر بیان نہیں کر سکا۔ یا سننے والوں نے توجہ سے سنا نہیں مگر کچھ کی کچھ بات بنالی گئی۔ وہ تقریباً تین سو صفحات میں درست کر چکا ہوں اور انشاء اللہ بہت جلد، جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا تھا، یہ آپ کے سامنے پیش کر دی جائیگی۔

مگر اس تعلق میں یہ بیان محض اس آیت سے تعلق رکھتا ہے "لاتقربُو الصّلوٰۃَ وَ اَنتُم سُکاری" پس اے نماز پڑھنے والو ایسی حالت میں راتیں بسر نہ کیا کرو کہ جب صبح نماز کا وقت ہوا کرے تو تم سکاریٰ ہو چکے ہو، کچھ بھی سمجھ نہ آئے کہ کیا کہنے کے لئے خدا کے حضور کھڑے ہوئے ہو، کچھ احساس نہ رہے کہ کس کے حضور کھڑے ہو۔ جو دماغ میں اوٹ پٹانگ غلط باتیں آئیں وہ سوچتے ہوئے نماز کے الفاظ دہراتے رہو ایسی نمازیں تمہیں نقصان پہنچائیں گی، تمہیں فائدہ نہیں پہنچائیں گی۔ کیونکہ اس تنبیہہ کے باوجود اگر تم نماز سے غفلت کی حالت میں کھڑے ہو گئے تو ایک دوسری آیت ہے جو تم پر لعنت ڈال رہی ہوگی۔ "وَیلٌ لِلمُصلّین الّذینَ هُم عَن صَلوٰتِهِم سَاهُون" لعنت ہو ایسے نمازیوں پر جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ نے بات خوب سمجھا دی تو پھر سکاریٰ ہونے کی حالت میں نماز ادا نہ کرو۔

بعض دفعہ انسان بعض مجبوریوں کی وجہ سے سکاریٰ ہو جاتا ہے۔ مثلاً لمبے سفر اختیار کرنے پڑ رہے ہوں، اگر اس حالت سے پہلے وہ نماز پڑھ سکتا ہو تو بہتر ہے ورنہ اس موقع پر یہ حکم ہے کہ بظاہر وقت گزر رہا ہو مگر آرام کر و اور جب ذہن تیار ہو جائے پھر خدا کے حضور کھڑے ہو۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت ان نصیحتوں کو سینے سے لگائے گی اور خدا کے حضور جب بھی جماعت کھڑی ہوگی قانتاً لِلّٰہ کھڑی ہوگی۔ اللہ کے حضور اپنی ساری صلاحیتیں فرمانبرداری کے ساتھ جھکاتے ہوئے کھڑی ہوگی اور یہ نمازیں ہیں جنہوں نے حقیقت میں اس دنیا کو اسلام کے لئے فتح کرنا ہے۔ دنیا کی فتح کی خوابیں لغو خوابیں ہیں اگر وہ ہمارے نفس کی بڑائی سے تعلق رکھتی ہوں۔ اگر وہ اللہ کی عظمت سے تعلق رکھتی ہوں تو پہلے اپنے نفسوں کو اس خدا کے حضور جھکاؤ اور اس کی عبادت کے حق ادا کرو پھر دیکھو کہ اس دنیا میں کیسی کیسی پاک تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ ہم سچی عبادت کے سوا قانتاً للّٰہ ہونے کے بغیر اس دنیا کو اللہ کے لئے فتح نہیں کر سکتے، اپنے نفوس کی بڑائی کے لئے کچھ ہم عددی برتری تو حاصل کر سکتے ہیں مگر اس عددی برتری کا کوئی بھی فائدہ نہیں۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے، آپ کو اور مجھے بھی کہ ان سب نصیحتوں پر ہم عمل در آمد کرنے والے ہوں اور خدا کے حضور سچے اور پاک ٹھہریں۔

یہ اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پڑھنا تھا ابھی وقت ہے ایک دو منٹ میں میں سنا دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: "سوائے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت میں شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو" (روحانی خزائن جلد ۱۹ اور اصل حوالہ کشتی نوح صفحہ ۱۵ کا ہے)۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل فرمائے اور خدا کے حضور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں لکھے جائیں نہ کہ اپنے تئیں۔

بشکریہ الفضل انٹر نیشنل لندن

☆......☆......☆......☆

یاد رفتگاں

نجم النساء بی بی صاحبہ آف سونگھڑا

مکرم شیخ سیف اللہ صاحب مرحوم سونگھڑا کی بیٹی محترمہ نجم النساء صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم سیٹھ عبد الحمید صاحب مرحوم سونگھڑا ۲۹/ دسمبر ۱۹۹۵ء کو اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ احمدی غیر احمدی اور ہندو طبقہ کی بے لوث خدمت کے باعث بیحد مقبول اور قابل احترام بزرگ خاتون تھیں۔ خدمت انسانیت کو انہوں نے اپنی زندگی کا مقصود بنایا ہوا تھا۔ اپنی زندگی میں انہوں نے متعدد مساجد کی تعمیر میں نمایاں حصہ لیا۔ اسی طرح متعدد کالجز اسکول۔ و مدارس کی تعمیر میں بھی فراخ دلی سے حصہ لیا سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی کے ساتھ ساتھ سماج کی ترقی کیلئے بھی دل کھول کر مالی امداد کرتیں۔ مرحومہ کی ایک خاص خوبی یہ تھی کہ ہر طبقہ کے یتیم بچوں غریب بچیوں کی شادی کرانے اور تعلیم جاری رکھنے کیلئے مالی امداد کرتیں۔ اسی وجہ سے دور دراز علاقوں کے ہر طبقہ میں آپ کا اچھا اثر و رسوخ تھا۔ آپ ہمیشہ یہ کہا کرتی تھیں کہ یہ دنیا عارضی ہے اس کی دولت عارضی ہے اسلئے اس دولت کو صرف راہ خدا اور خدمت انسانیت پر ہی لگنا چاہئے۔ اور آپ نے اپنی زندگی میں اس کا عملی ثبوت بھی دکھایا۔

مرحومہ کی پیدائش غربت میں ہوئی تھی۔ غربت کے سبب ہر قسم کی مصائب کا انہیں احساس تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعد میں اچھی خاصی دولت کی مالکہ بنیں۔ اپنے شوہر محترم سیٹھ عبد الحمید صاحب مرحوم جو ایک معمولی کپڑے کے تاجر تھے کا ہاتھ بٹانے کیلئے انہوں نے اپنے سارے زیورات فروخت کر کے سپرد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے کاروبار میں بیشمار برکت عطا فرمائی۔ کوئی بھی حاجت مند آپ کے پاس آتا تو فوراً اس کی ضرورت بھانپ لیتیں۔ مرحومہ نے بہت سے بے روزگار نوجوانوں کو رزق کے سامان مہیا کئے۔ مرحومہ خفیہ طور پر حاجت مندوں کی امداد کرتیں۔ اپنے شوہر کی وفات کے بعد اس سلسلہ کو اور آگے بڑھایا ہر سال عید الفطر سے تین دن پہلے کپڑوں سے بہت سے لوگوں کی امداد کرتیں۔ سونگھڑہ اور دور دراز سے حاجت مند مسلمان بھائی اور ہندو بھائی بھی آجاتے اور مرحومہ نہایت سنجیدگی اور فراخ دلی سے کپڑے تقسیم کرتیں۔ گاؤں میں کوئی بھی بیمار ہوتا ان کے پاس جا کر بیمار پرسی کرتیں اور حتی المقدور ضروریات کے سامان مہیا کرتیں۔ مرحومہ نہایت غریب پرور خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شریک ہوئے اور صدہا کے تعداد میں مسلمان و ہندو برادران اظہار تعزیت کیلئے ان کے ہاں جمع ہو گئے تھے۔ مرحومہ اپنے پیچھے دو لڑکے مکرم عبد الرحیم صاحب اور مکرم عبد الرؤف صاحب اور تین لڑکیاں چھوڑ گئیں ہیں۔ جو سب ماشاء اللہ شادی شدہ ہیں اور اپنے پیچھے درجنوں پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند کلام پاک سے بے لوث عشق تھا موصیہ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ قارئین حضرات سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو ان کی خوبیوں کا وارث بنائے۔

(سید انوار الدین احمد ایم اے سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سونگھڑہ)

ارشاد نبویؐ
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰے
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
(منجانب)
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹنک لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794, 27-0471

پروگرام ملاقات اور ترجمۃ القرآن کے دلچسپ اور بصیرت افروز نکات

مرتبہ: فخر احمد چیمہ مدرس مدرسۃ المعلمین قادیان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام ملاقات میں جو سوالات کے جواب ارشاد فرمائے اور ترجمۃ القرآن کلاس کے دوران جن مختلف نکات کا ذکر فرمایا وہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لنڈن کی مختلف اشاعتوں میں "مختصرات" کے زیر عنوان شائع ہو رہے ہیں۔ انہیں ہم الفضل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ اس کی ترتیب مکرم فخر احمد صاحب چیمہ مدرس مدرسۃ المعلمین نے دی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (ادارہ)

۱۶/ فروری ۱۹۹۷ء

سوال ۱- وفات کے وقت بعض لوگ بہت تکلیف اور بے چینی کی حالت میں ہوتے ہیں اور بعض امن و سکون سے جان دیتے ہیں کیا جان کنی کی تکلیف سزا یا گناہ کی آئینہ دار ہوتی ہے؟

جواب- فرمایا ہو بھی سکتا ہے لیکن یہ اصول نہیں ہے بے چینی اور تکلیف کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں مثلاً ۱- پیچھے رہ جانے والوں کا خیال ۲- مرض کی شدت اور تکلیف ۳- ماضی کی زندگی کی کوتاہیاں اور اگلی دنیا میں خدا تعالیٰ سے ملاقات کا خوف وغیرہ وغیرہ۔

سوال ۲- نوزائیدہ بچے سوتے میں مسکرا رہے ہوتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ وہ فرشتوں کو دیکھ رہے ہوتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب- فرمایا کہ بچے تو اپنی معصومیت کی وجہ سے خود فرشتے ہیں۔

سوال ۳- نیوکلیئر جنگ کب ہوگی اور اس کا احمدیت پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب- فرمایا جنگ تو ضرور ہوگی یہ ایک غیر معمولی ہلاکت تو ہوگی لیکن انسانیت کا خاتمہ نہیں ہوگا اس کا اصل مقصد زبردست متکبر حکومتوں کو ذلیل کرنا ہوگا پھر اس کے بعد مخلوق خدا اسلام کی طرف متوجہ ہوگی۔

سوال ۴- عام طور پر شمسی سال استعمال کیا جاتا ہے۔ قمری سال کو رواج کس لئے نہیں دیا جاتا؟

جواب- حضور انور نے فرمایا قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق چاند اور سورج دونوں ہی حساب کیلئے پیدا کئے گئے ہیں اور دونوں ہی اسلامی تہواروں میں استعمال میں آتے ہیں مثلاً رمضان المبارک اور عید کا انحصار قمری سال پر ہے اس لئے ایک کو اسلامی اور دوسرے کو غیر اسلامی قرار دینا ٹھیک نہیں۔

سوال ۵- آنحضرت صلعم پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے جبکہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ تمام انبیاء خدا کی طرف رہنمائی کرتے ہیں؟

جواب- حضور نے فرمایا کہ تمام مذاہب میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو سب نبیوں پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے اور کسی بھی نبی میں کوئی فرق برداشت نہیں کرتا۔

سوال ۶- لیلۃ القدر ایک ہی دفعہ ہوتی ہے یا ایک سے زیادہ دفعہ؟

جواب- حضور نے فرمایا جب انسانی زندگی اپنی اصلاح کے کمال تک پہنچ جاتی ہے تو وہ حالت لیلۃ القدر سے تعبیر ہوتی ہے۔

سوال ۷- حضرت عیسیٰؑ کے کشمیر تک پہنچ جانے کے کیا ثبوت ہیں؟

جواب- حضور انور نے کافی تفصیل کے ساتھ اس کا جواب ارشاد فرمایا جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" کا ذکر فرمایا حضور نے یہ بھی بتایا کہ آجکل ہمارے ایک احمدی نوجوان عثمان صاحب بڑی تندہی کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ کی کشمیر میں سکونت وغیرہ کے بارے میں تحقیقات کر رہے ہیں اور انشاء اللہ مستقبل قریب میں مزید شواہد سامنے آئیں گے۔

سوال ۸- پاکستان میں دستور ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے سر کو گول کرنے کیلئے کوئی سخت چیز سر کے نیچے رکھ دی جاتی ہے۔ کیا اس کا مذہب سے کچھ تعلق ہے؟

جواب- حضور نے فرمایا ہمارے گھر میں یہ دستور بالکل نہیں ہے اور اس کا مذہب سے قطعی کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی اس سے بچے کی صحت پر کوئی منفی اثر پڑتا ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل لنڈن ۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

سوال ۹- زندگی اور روح میں کیا فرق ہے؟

جواب- حضور نے فرمایا فرق وہی ہے جو جواب دہی اور جواب دہی نہ ہونے میں ہے زندگی کا پہلا مرحلہ Organism تھا پھر وہ Bio-Unit بنا اور روشنی سے غذا پا کر زندگی میں ڈھلا پھر نفخ روح کے نتیجہ میں اسے روح اور روحانی شعور عطا ہوا جو ۱۲۰ دن کے بعد عمل میں آتا ہے۔ اس سے پہلے اس میں زندگی تو تھی مگر روح نہیں تھی۔

سوال ۱۰- پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ میں حضرت مصلح موعود کی شان میں "فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے" کی کیا تشریح ہے؟

جواب- حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی فتح و ظفر سے پُر تھی۔ دیکھیں اور مشاہدہ کریں کہ آپ بالکل نوجوان تھے۔ دنیاوی تعلیم بھی کچھ زیادہ نہ تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات پر چوٹی کے دینی اور دنیوی علماء نے تقابل اختیار کیا اور لاہوری لوگ خزانہ خالی کر کے صرف ۶ آنے چھوڑ کر بڑے زعم سے جماعت سے الگ ہو گئے ان الگ ہونے والوں میں صوبہ سرحد اور سیالکوٹ کے مدبر بھی تھے لیکن حضرت مصلح موعودؓ کو خدا تعالیٰ نے فتح و ظفر کی کنجی عطا فرمائی اور ان گنت کارناموں میں سے ایک کارنامہ تفسیر کبیر کی تصنیف ہے۔ الغرض حضور کی ۵۲ سالہ خلافت کا ہر دن احمدیت کی فتح کی شہادت دیتا ہے۔

سوال ۱۱- سید تنویر شاہ صاحب نے شیعوں کی امامت کے سلسلے میں پوچھا کہ حضرت عیسیٰؑ بن باپ کے تھے اس لئے معصوم ہوئے اور شیعہ حضرت فاطمہؓ کی وجہ سے ایسا ہی سمجھتے ہیں تو اس کا امامت سے کیا تعلق ہے؟

جواب- حضور انور نے فرمایا کوئی تعلق نہیں اگر ہوتا تو حضرت ابراہیمؑ کو امامت کیسے مل جاتی کیونکہ آپ کے باپ تو مشرک تھے اس لئے وراثت میں معصومیت یا امامت ملنے کا تصور بالکل باطل ہے۔

سوال ۱۲- ایک ڈاکٹر صاحب نے ادویات کے اثرات کے بارے میں سوال کیا کہ بعض ایلوپیتھک دوائیں دماغی توازن پر عارضی طور پر منفی اثر کرتی ہیں اور انسان بہک سا جاتا ہے اس سلسلہ میں حضور تبصرہ کریں؟

جواب- حضور انور نے کافی تفصیل کے ساتھ ہومیوپیتھی ادویات کے مثبت پہلوؤں کا ذکر فرمایا Mole-cules کے دائیں اور بائیں Spin کرنے کے حیران کن نتائج پر روشنی ڈالی اور Posture کے تجربات اور لیمونن کے Molecules دائیں اور بائیں گھومنے کی وجہ سے لیموں اور مالٹا پر منتج ہونے کی تشریح فرمائی۔

سوال ۱۳- پیشگوئی مصلح موعود میں "تب اپنے نفسی نقطہ آسمان پر اٹھایا جائے گا" کا کیا مطلب ہے؟

جواب- حضور انور نے فرمایا کہ ہر انسان کی استعدادوں کا ایک نقطہ معراج ہوتا ہے اور سب سے بلند نقطہ آنحضرت صلعم کا تھا اور حضورؐ وہاں تک پہنچے حضرت مصلح موعودؓ کو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے Comple-ment ہے کہ آپ بھی اپنی استعدادوں کے نقطہ معراج کو پائیں گے۔

سوال ۱۴- انسانی جسم کو زندہ رکھنے کیلئے مادی غذا کی ضرورت ہے روح چونکہ مادی نہیں اس لئے اسے کیسے زندہ رکھا جا سکتا ہے؟

جواب- حضور انور نے مختصراً جواب فرمایا کہ تقویٰ اور ذکر الٰہی روح کی غذا ہیں۔

سوال ۱۵- حدیث میں ذکر آیا ہے کہ ۱۲ سال کی عمر میں آنحضرت صلعم نے شام کی طرف سفر کیا تو بحیرہ نامی راہب نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ اس بچے میں نبوت کی علامات نظر آتی ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ Face Reading میں کوئی حقیقت ہے؟

جواب- حضور نور نے فرمایا کہ ایسے واقعات کی چھان بین ہونی چاہئے لیکن اپنی ذات میں یہ بات تعجب کے لائق نہیں۔ حضرت صالح کے بارے میں بھی لوگوں نے "کنت فینا مرجوا" کا اعلان کیا تھا اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں حضرت صوفی احمد جان صاحب نے کہا تھا۔

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر تم مسیحا بنو خدا کیلئے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا در حقیقت تو صحابہ کے چہرے اس نبی کے چہرے کے آثار کو ظاہر کرتے ہیں حضور نے Toynbee اور حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ کے واقعہ کا ذکر فرمایا۔ (الفضل انٹرنیشنل لنڈن ۷ مارچ ۹۷ء)

۲۳/ فروری ۹۷ء بروز اتوار

سوال ۱۶- خدا تعالیٰ انسان کو گناہ کیوں کرنے دیتا ہے؟

جواب- فرمایا کہ سوال اس طرح ہونا چاہئے کہ اگر خدا گناہ نہ کرنے دیتا تو کیا ہوتا۔ کیونکہ انسان سے پہلے گناہ نہ کرنے والے یعنی فرشتے تو موجود تھے ہی اس لئے فرق صرف Choice اور No Choice کا ہے جو سزا اور جزا کا وارث بناتا ہے۔

سوال ۱۷- Timelessness کیا ہے؟

جواب- حضور نے فرمایا کہ Change ہی ٹائم ہے تبدیلی وقت کا دوسرا نام ہے وقت اور یہ صرف خدا تعالیٰ کے تعلق سے ہی رک سکتا ہے کیونکہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ کوئی مخلوق چیز Timeless نہیں ہو سکتی مخلوق کا مطلب ہی یہ ہے کہ وہ وقت کے ساتھ وابستہ ہے اور اسے تبدیلی لازم ہے۔

سوال ۱۸- اسلام میں مرد اور عورتیں اکٹھے کیوں نہیں ہو سکتے؟

جواب- فرمایا کہ اسلام ایک سائنٹفک مذہب ہے۔ مرد اور عورت کے آزادانہ اختلاط سے سوشل ڈس آرڈر (Disorder) بے وفائی اور مہلک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں Disciplined لوگوں کی خوشیاں کہیں زیادہ اچھی ہوتی ہیں۔

سوال ۱۹- باپ کی وراثت جب بچوں میں تقسیم ہوگی اور پھر آگے ان کے بچوں میں تقسیم ہوگی تو اس

طرح تو وہ کم سے کم تر ہوتی چلی جائے گی؟

جواب۔ فرمایا کہ ایسا نہیں بچے محنت کر کے اس میں کافی اضافہ کر دیتے ہیں۔

سوال ۲۰۔ گی آنا سے آئی ہوئی ایک خاتون نے سوال کیا کہ عید کیوں منائی جاتی ہے؟

جواب۔ حضور انور نے اس سوال کے جواب میں وضاحت کے ساتھ انسانی فطرت میں خوشی منانے کی خواہش کو بیان کیا اور مختلف اقوام میں مختلف تہواروں مثلاً Harvert اور کرسمس وغیرہ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ عید بھی روزوں کی محنت کے بعد ایک خوشی منانے کا موقعہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو فراہم فرمایا ہے۔

سوال ۲۱۔ عورت مرد سے مصافحہ کیوں نہیں کر سکتی؟

جواب۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لمس سے پیدا ہونے والی محبت اور نفرت کی لہروں کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ بد نتائج سے محفوظ رکھنے کیلئے اور برائی سے بچاؤ کی غرض سے اجازت نہیں دی گئی۔

سوال ۲۲۔ کیا دو رکعت نفل کسی بھی وقت پڑھے جا سکتے ہیں۔ یعنی ان اوقات میں بھی جن میں فرض نماز نہیں پڑھی جاتی؟

جواب۔ حضور انور نے تین اوقات یعنی طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور ۱۲ بجے جب سورج سر پر ہو کسی بھی قسم کی نماز پڑھنے کی ممانعت بتائی۔ نیز بتایا کہ ان کے علاوہ عصر اور مغرب کے درمیان بھی نوافل پڑھنے منع ہیں۔

سوال ۲۳۔ بڑی عید کیا ہے؟

جواب۔ حضور نے حضرت ابراہیم، حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس موقعہ پر مینڈھا قربان کیا جاتا ہے اور انسانی قربانی جو اس واقعہ سے پہلے رائج تھی اسے روک دیا گیا۔ اور استعارۃً انسان کو اپنے نفس کو راہ خدا میں مینڈھے کی طرح قربان کرنے کا سبق دیا گیا ہے۔

جمعۃ المبارک ۲۸ر فروری ۹۷ء

سوال ۲۴۔ جب آنحضرتؐ غزوہ تبوک کیلئے تشریف لے جا رہے تھے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ حضور نے فرمایا یہ ایسا مقام ہے جہاں خدا کا عذاب نازل ہوا تھا اس لئے جو آٹے وغیرہ گوندھے گئے ہیں انہیں پھینک دو اور جلد یہاں سے کوچ کرو۔ کیا ایسے مقام پر جانا منع ہے؟

جواب۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اول تو اس حدیث کی چھان بین ہونی چاہئے کنوؤں میں جانور وغیرہ گر کر پانی خراب ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید نے کھول کھول کر بیان فرمایا ہے کہ یہاں مغضوب لوگ رہتے تھے اور اب تم سکونت پذیر ہو اس لئے حدیث کی تحقیق ہونی چاہئے۔

سوال ۲۵۔ موجودہ زمانہ میں اعصابی تناؤ کی بہت شکایت ہے۔ کون سی ہومیو پیتھی دوا مناسب ہوگی؟

جواب۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "الا بذکر اللہ تطمئن القلوب" سب سے بڑا نسخہ ہے بے چینی کی دو وجوہات غم اور خوف ہوتی ہیں۔ اور مومن کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے "لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون"۔

سوال ۲۶۔ پاکستان کی نئی حکومت کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ جن کے رشتہ دار بیرون ملک ہیں وہ ایک ایک ہزار ڈالر پاکستان بھجوائیں کیا اس کا فائدہ ہوگا؟

جواب۔ فرمایا کہ یہ ایک اچھی سکیم ہے۔ نواز شریف صاحب کے اقدامات پر امید بندھی ہے کہ مسائل کے مرکز پر ہاتھ ڈال رہے ہیں یہ معلوم نہیں کہ انکے ساتھی وفا کریں گے یا نہیں اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ پاکستان میں ایک ایسی صورت نکل آئی ہے کہ تجارت کو فروغ ہو سکتا ہے۔ اہم فیصلے کر رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگرچہ باہر کے ممالک میں احمدیوں کی تعداد نسبتاً کم ہے لیکن خدا کے فضل سے پہلے ہی پاکستان میں کافی رقوم بھیجتے ہیں دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ سر دست فیصلے مبنی بر انصاف ہیں اس لئے حمائت کے حق دار ہیں آگے خطرہ ہے اس لئے دعا کرنی چاہئے کہ اگر دوبارہ بد دیانتیوں میں ملوث ہو گئے تو پھر تباہ ہو جائیں گے۔ اس وقت ایک تائب وزیر اعظم کی ضرورت ہے اگر توبہ کریں اور توبہ کروائیں تو دائمی زندگی پا جائیں گے۔

سوال ۲۷۔ پاکستان کی نئی حکومت نے جمعہ کی چھٹی کی بجائے اتوار کو یوم تعطیل قرار دے دیا ہے اور مولویوں نے ملک بھر میں شور ڈال دیا ہے۔ حضور کا کیا تبصرہ ہے؟

جواب۔ حضور نے فرمایا مولوی قرآن مجید کا مطالعہ کیوں نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں پوری چھٹی کا ذکر نہیں آیا بلکہ ہدایت یہ ہے کہ نماز پڑھو اور پھر اپنی تجارتوں کی طرف واپس جاؤ ہاں ذکر الٰہی جاری رہے جمعہ ۳ گھنٹے کا ناغہ کر لیں جیسا کہ سپین اور اٹلی وغیرہ میں رواج ہے۔ ان ملکوں میں پھر لوگ رات کو دفتر جا کر ان گھنٹوں کو پورا کر لیتے ہیں۔ میں حکومت کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ بھی جمعہ کے دن ایسا ہی کریں۔ حضور نے یہ حقیقت بھی بیان فرمائی کہ جمعہ کی چھٹی کے نتیجے میں مسجدیں نہیں بلکہ جمعہ بازار اور پارک وغیرہ آباد ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جتنی لوٹ مار اور مار دھاڑ اس ملک میں ہوتی رہی ہے وہ جمعہ کے دن ہی ہوتی تھی۔ اس لئے حکومت کا یہ خیال ہے کہ ملک کو مولوی کی جمعہ کی ریشہ دوانیوں اور چنگل سے بچانا ہے تو اچھا خیال ہے حضور نے تاکید یہ بھی فرمایا کہ ڈپٹی کمشنر ز کو سچ بولنے کی عادت پر دوام اختیار کرنے کی ہدایت ہونی چاہئے۔

سوال ۲۸۔ کل کی خبروں میں یہ خبر آئی ہے کہ ایک خاتون کو اس کے مردہ شوہر کے ذخیرہ کردہ Sperm میں سے بچہ پیدا کرنے کی اجازت مل گئی ہے حضور انور کا کیا تبصرہ ہے؟

جواب۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ ان کے دماغ کی جولانیاں ہیں ورنہ معاملہ اخلاقی لحاظ سے نہیں تھا بلکہ قانونی تھا۔ اس نے قوم کے پاس امانت رکھوائی ہوئی تھی مرنے کے بعد بیوی کا حق نہیں تھا کہ اس قومی امانت کو جس طرح چاہے استعمال کرتی۔

سوال ۲۹۔ قرآن مجید کے مطابق انسان پر ابتلاء اس کے اعمال کی وجہ سے آتے ہیں اور یہ بھی کہ خدا تعالیٰ مومنین کو آزماتا ہے تو کیسے پتہ چلے کہ یہ ابتلاء ہے یا آزمائش؟

جواب۔ حضور انور نے فرمایا انسان اپنی کمزوریوں اور باطن کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔

سوال ۳۰۔ چند سال پہلے تک تو کلمہ پڑھنے والا مسلمان ہو جاتا تھا اب مولوی کہتے ہیں کہ بنیادی کلمہ میں ختم نبوت بھی زائد کیا جائے!

جواب۔ حضور انور نے فرمایا یہ مولویوں کی بے عقلی ہے کلمہ میں کہیں بھی خاتم النبیین کا کہیں ذکر نہیں ہے پھر حضور ایدہ اللہ نے اس حدیث کا ذکر فرمایا جس میں ایک جنگ میں ایک کافر کے صرف لا الہ الا اللہ کہنے پر بھی اسے مسلمان ہی قرار دیا حضور نے فرمایا یہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا اسلام ہے جس کے مطابق انسان کلمہ پڑھ کر حفاظت میں آجاتا ہے۔ لیکن مولویوں کی پالیسی کے مطابق جو احمدی کلمہ پڑھتے رہیں وہ غیر محفوظ ہیں۔ دراصل ایسے مولوی بزدل ہیں اور مشرک ہو چکے ہیں۔ اور جب تک مولویت کا عذاب ہے ملک میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ (الفضل انٹرنیشنل لندن ۱۴ر مارچ ۱۹۹۷ء)

مارچ ۱۹۹۷ء بروز اتوار

سوال ۳۱۔ سیاست اور مذہب میں کیا فرق ہے؟

جواب۔ حضور نے فرمایا ان دونوں کو ساتھ نہ ملائیں الگ الگ ہی رہنے دیں۔ مافیا اور اخلاق اکٹھے نہیں ہو سکتے بعدہ حضور نے مارکس کے نظریات اور ان کی ناکامی پر سیر حاصل بحث کی۔

سوال ۳۲۔ شادی کے دوام کے بارے میں سوال کیا گیا۔

جواب۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب سوسائٹی بد اخلاق ہو جاتی ہے تو غیر قانونی شادیاں رواج پا جاتی ہیں اور آزاد زندگی کے عادی ہو جاتے ہیں اور جب شادی کی زنجیروں میں جکڑے جاتے ہیں تو پھر ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے رہتے ہیں۔ ان حالات کا حضور انور نے قدرے تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا حضور نے فرمایا کہ جب تک دنیا اخلاقی قدروں میں ایمان لا کر ان پر عمل نہیں کرے گی امن قائم نہیں ہو سکتا۔

سوال ۳۳۔ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اخلاقی قدروں کا نام مذہب ہے لیکن آج کے زمانے میں مذہب Corruption کا نام بن چکا ہے۔ لوگوں کا مقصد خدا کو پانا نہیں بلکہ مذہب کے نام پر اپنی نفسانی آرزوؤں کو پورا کرنا اور نسلی امتیاز حاصل کرنا رہ گیا ہے دنیا تباہی کے ایسے کنارے پر آکھڑی ہوئی ہے۔ جہاں سے واپسی کا سفر محال نظر آتا ہے حضور نے فرمایا مذہب عوام کو با اخلاق بنا سکتا ہے۔ دنیاوی قوانین سے زندگی مرتب نہیں ہوتی۔ آج کل شام اور مصر وغیرہ کے بہت سے صوفی منش لوگ ذاتی تجربات کو مذہبی اعتقادات پر اطلاق کر کے پبلک کو گمراہ کر رہے ہیں۔

سوال ۳۴۔ عورتیں نقاب کیوں اوڑھتی ہیں؟

جواب۔ حضور انور نے فرمایا نقاب کی تاریخ تو بہت طویل ہے۔ جب پردہ اٹھنے لگا اور آزادی کی طرف بڑھنے لگیں تو غلط باتوں کا ظہور میں آنا اس کا نتیجہ تھا اور سوسائٹی کا امن برباد ہونے لگا۔ حضور نے فرمایا مارکس کے اصول کے مطابق سوسائٹی میں اقتصادی مساوات کے ذریعہ سے امن پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ مارکس خود بھی جانتا تھا کہ برابری کا فارمولا انسانی فطرت کی پیچیدگیوں کا حل نہیں ہے۔

سوال ۳۵۔ اسلام میں اکٹھے کھانا کھانے کی تعلیم ہے لیکن سائنس کہتی ہے کھانے کے برتن الگ الگ ہوں؟

جواب۔ حضور نے فرمایا مومن کے جھوٹے میں شفا ہے بیمار اپنے برتن علیحدہ رکھے مسلم کی یہ تعریف ہے کہ اس سے کسی کو گزند نہ پہنچے۔

سوال ۳۶۔ اسلام میں چور کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ اگر جھوٹی گواہی کی بناء پر ہاتھ کاٹ دیئے جائیں تو معصوم کو نقصان پہنچ سکتا ہے؟

جواب۔ حضور نے فرمایا کہ ایک طرف تو سزا سخت ہے لیکن دوسری طرف اسلام میں گواہی کا معیار بہت اونچا ہے یہ مبنی بر حکمت تعلیم اسلام اور قرآن کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔

سوال ۳۷۔ ایڈز کو طاعون کہا جاتا ہے کیا کسی احمدی کو یہ بیماری ہو سکتی ہے؟

جواب۔ حضور نے فرمایا اگر ویسی حرکتیں کرے گا تو ہو سکتی ہے۔ حادثات کا بھی ایک پہلو ہے مثلاً ڈاکٹر کو اگر آپریشن کے دوران ایڈز کے مریضوں کے خون سے رابطہ ہو جائے یعنی آلات جراحی وغیرہ کے ذریعہ سے تب بھی بیماری ہو سکتی ہے۔

سوال ۳۸۔ حدیث میں آتا ہے کہ علم حاصل کرو خواہ چین ہی جانا پڑے کیا یہ چینی علم کی برتری ہے یا لمبا فاصلہ مراد ہے؟

جواب۔ حضور نے فرمایا آنحضرت کو چین کا علم تھا اور بعض صحابہ چین تک پہنچے اور وہاں ان کی قبریں بھی موجود ہیں ایک دوری اور دوسرے سفر کی صعوبتیں علم کی خاطر برداشت کرنا مراد ہے۔

سوال ۳۹۔ کتاب نشان آسمانی میں حضرت مسیح موعود نے استخارہ کے دوران ۲۱ مرتبہ سورۃ یاسین اور ۳۰۰ دفعہ درود پڑھنے کا ذکر فرمایا۔ حضور تبصرہ فرمائیں خاص طور پر اگر سورۃ یاسین یاد نہ ہو تو؟

جواب۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ عوام کیلئے نہیں ہے یہ پاک بننے کا موقعہ فراہم کیا گیا ہے ایک طریق

بتایا گیا ہے فلسفہ یہ ہے کہ آنحضرت صلعم سے محبت کے ذریعے مسیح موعود کو پہچان لیں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن ۲۱ مارچ ۹۷ء)

سوال ۴۰۔ایک بشپ نے اسلام میں داخل ہونے کا ارادہ ظاہر کیا اور قرآن مجید پڑھنے کا اعلان کیا ہے ؟

جواب۔ حضور نے فرمایا کہ در پردہ یہ ان لوگوں کا پراپگنڈہ ہے Cold war کی طرح ہے جس طرح سلمان رشدی نے بہت ہوا دی۔ اگر ایک دو بشپ مسلمان ہو بھی جائیں تو انہیں ہی فائدہ ہوگا۔ ان کی روح تثلیث سے آزاد ہو جائے گی۔ ہاں افریقہ کے ایک چیف کے احمدی ہونے سے اس کے سارے پیرو ساتھ آئیں گے۔

سوال ۴۱۔سوال کیا گیا کہ پاکستان بنے ہوئے ۵۰ سال ہو گئے ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ اس کی جوبلی منانی چاہئے ؟

جواب۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے پاکستان کی پیدائش کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت فرمائی اور موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ قائد اعظم کا پاکستان نہیں بلکہ ان کے دشمنوں، ملاؤں کا پاکستان ہے جس کا کلچر ڈرگ اور کلا شنکوف ہے۔ احمدیوں پر مظالم کے سلسلہ میں حضور نے پھر سے ملاؤں کو آنحضرتؐ کی قرآنی تعلیم یاد دلائی اور آپ کے عمل کی بھی وضاحت فرمائی۔ جب مدینہ میں مختلف مذاہب کی پبلک نے آپ کو اپنا حاکم مان لیا تو آپ نے کسی پر نہ اسلام ٹھونسا اور نہ ہی ان کے جھگڑے اسلام کے مطابق طے کئے حضور نے فرمایا جس سیکولر حکومت کی مثال آنحضرتؐ نے پیش فرمائی اس کی دنیا میں کہیں نظیر نہیں ملتی۔

سوال ۴۲۔اسلامی اصول کی فلاسفی میں سور کے گوشت کی حرمت کے علاوہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ صحت کیلئے مضر ہے لیکن مغرب میں اس کا گوشت کھانے والے خوب تندرست ہیں اور لمبی عمریاتے ہیں ؟

جواب۔ حضور نے فرمایا کہ یہ موازنہ بالکل لغو ہے۔ مغربی ممالک میں اگر ان لوگوں کی خوراک ورزش، سیر، تفریح اور حکومت کے صحت کے متعلق انتظامات نہ ہوں تو یہ لوگ شراب اور سور کے گوشت کی وجہ سے کہیں زیادہ دل کی بیماری سے ہلاک ہوں۔

سوال ۴۳۔بائبل میں حضرت اسحاق کی قربانی کا ذکر ہے اور قرآن مجید میں حضرت اسماعیل کی قربانی کا اس کی وضاحت فرمائیں ؟

جواب۔ حضور انور نے فرمایا اگر حضرت اسحاق کی قربانی کی کوشش ہوئی ہوتی تو اتنی گمنام کیوں ہوتی اور یہ کہ وہاں کوئی Pilgrimage کیوں نہ ہوئی۔ حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کی یاد میں اس جگہ ہر سال لاکھوں لوگ وہاں پہنچتے ہیں اور جو ماجرہ وہاں گزرا اسے عملی طور پر دوہراتے ہیں۔ اور یہ حج وہاں اسلام سے پہلے کا رائج ہے۔ اور کبھی اس میں وقفہ نہیں پڑا اس دائمی شہادت کو یہ بائبل والے کہاں لے جائیں گے۔ غلط فہمی تو دراصل پہلے بیٹے کے بارے میں ہونی چاہئے وہ حضرت اسماعیلؑ کو بڑا بیٹا مانتے ہیں لیکن انہیں لونڈی کا بیٹا سمجھتے ہیں جو حضرت ابراہیم سے شادی کے بعد پیدا ہوا ایک طرف آزادیٔ ضمیر کے علمبردار اور غلامی کے بارے میں اسلامی تعلیم سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور دوسری طرف شادی کے باوجود حضرت ہاجرہ کے بیٹے کو حقوق وراثت سے محروم سمجھتے ہیں۔

سوال ۴۴۔حضرت کرشن کی گیتا ان کے ۷۰۰ سال بعد لکھی گئی اس میں توحید کا فلسفہ زیادہ اور مورتیوں وغیرہ کا کم ذکر ہے تو کیا گیتا کے ماننے والوں کو اہل کتاب شمار کیا جا سکتا ہے ؟

جواب۔ حضور نے فرمایا اگر وہ اپنے آپ کو شرک سے باندھ لیں تو موحد کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہود نے بھی شرک کیا لیکن وحدانیت کے تعلق کو قائم رکھا اور ایک خدا کے قائل ہیں اس لئے قرآن کریم نے ان کو اہل کتاب مان لیا ہے۔

سوال ۴۵۔کیا ایسے غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے جو حضرت مسیح موعود کو کافر نہیں کہتا ؟

جواب۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے یہ بات کھول دی ہے اگر وہ پبلک میں جرأت کے ساتھ کہہ دیتا ہے کہ ہم نے بیعت تو نہیں کی مگر ہم انہیں جھوٹا نہیں سمجھتے اس لئے شرط یہ ہے کہ مکذب نہ ہو جو اللہ کے امام کا انکار کرے وہ امامت کا حق کھو بیٹھتا ہے۔

سوال ۴۶۔ہندو لوگ کہتے ہیں کہ عرب میں بھی کبھی پتھروں کی پوجا ہوتی تھی۔ حجر اسود جو ایک پتھر ہے اس کا اتنا احترام کیوں کیا جاتا ہے۔ جبکہ ہندوؤں کی طرف سے پتھر کی دیویوں کے احترام کو شرک سمجھا جاتا ہے ؟

جواب۔ حضور نے فرمایا حجر اسود کو صرف بوسہ دیا جاتا ہے جو پیار کی علامت ہے عبادت کی نہیں ہندو تو سر ٹیکتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں جو حجر اسود کو نہیں کیا جاتا اسی سلسلہ میں حضور انور نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کا پہلا گھر اس دھرتی پر کس طرح تعمیر کیا گیا تھا کن پتھروں سے بنا، اس کی تفصیل بیان فرمائی کہ حجر اسود وہ پتھر ہے جو بہت عرصہ پہلے دمدار ستاروں کی بوچھاڑ کے دوران فضا میں داخل ہوتے ہوئے سیاہ ہو گیا اس لئے وہ پتھر جو خدا نے اپنے گھر کے لئے آسمان سے بھیجا کیا اس سے محبت نہیں ہوگی ؟

سوال ۴۷۔آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے جس کی اولاد پہلے مرتی ہے وہ فرط ہوتی ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا جس کی اولاد پہلے نہیں مرتی اس کا فرط کون ہوگا ؟ اس پر آنحضرت صلعم نے فرمایا میں اپنی امت کا فرط ہوں۔

جواب۔ حضور انور نے فرمایا کہ فرط کے معنوں میں یہ ہو سکتا ہے کہ گناہوں کی بخشش اور پاداش سے بچنے کا ذریعہ ہو لیکن شرط صبر کی ہے اس طرح بچے کی وفات تو ایک سعادت بن جاتی ہے اسی طرح فرط شافع کے معانی میں ہو سکتا ہے۔

سوال ۴۸۔لڑکے اور لڑکی کو شادی سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھنا تو منع نہیں لیکن سیرت کے متعلق کس حد تک تعارف ضروری ہے ؟

جواب۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر ماں باپ اور خاندان کی موجودگی میں کھانے کی میز پر بات چیت کر لیں تو میرے نزدیک منع نہیں ذہین آدمی جلد ہی ایک دوسرے کو سمجھ لیتے ہیں اور جو ذہین نہیں وہ کئی ملاقاتوں میں بھی نہ سمجھ پائیں گے۔

ترجمۃ القرآن کلاسز

منگل ۱۸ ر فروری ۹۷ء

ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۷۷ کا آغاز سورۃ المومنون سے ہوا۔

حضور انور نے بتایا کہ لفظ "سلالۃ" میں ارتقاء کی منازل اور جو نباتاتی روح موجود ہوتی ہے اس کا ذکر ہے۔ "قرار مکین" کے سلسلے میں حضور نے فرمایا کہ اس سے رحم مادر مراد نہیں بلکہ وہ Cellular Tissues مراد ہیں وہ مرد و عورت کے مادہ تولید میں ہوتے ہیں سلالہ علقہ اور مضغہ کی قدرے طویل تشریح کے بعد حضور انور نے خلق آخر جو ۱۲۰ دن کے بعد شروع ہوتی ہے اس کا دلچسپ انداز میں ذکر فرمایا۔

۲۔ آج حضور انور نے ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۷۹ میں سورۃ المومنون کی آیت نمبر ۶۳ تا ۹۳ کا ترجمہ و مختصر تشریح فرمائی۔ حضور نے فرمایا آیت نمبر ۶۳ "ولدینا کتاب ینطق بالحق" میں کتاب سے مراد نظام کائنات ہے۔ جس میں ریکارڈ محفوظ ہوتا ہے اور وہ بے خبر ہیں کہ اس ریکارڈ کے مطابق ہی ان کا حساب ہوگا۔

۵ مارچ ۹۷ء بروز بدھ

آج حضور نے ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۸۱ ادا کی جو سورۃ نور کی آیت نمبر ۴ تا ۲۲ پر مشتمل تھی۔ حضور نے ان اہم آیات کی تشریح فرمائی اور قرآنی تعلیمات کو عورت کے وقار عزت اور حفاظت کیلئے خدا تعالیٰ کے انعام کے طور پر بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں فحشاء پھیلانے والے لوگ اور فحشاء کو معمولی بات سمجھنے والے لوگوں کیلئے زجر و توبیخ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ایسے معاملات میں گواہ وہاں ملتے ہیں جہاں بے حیائی کے ساتھ بے باکی بھی شامل ہو جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا کے مومن بندے تجسس سے کام نہیں لیتے۔ لعان کی بھی تشریح فرمائی اور بتایا کہ واقعہ افک میں سزا اس لئے عمل میں نہ آئی کہ سزا کی آیات افک کے بعد نازل ہوئی تھیں۔ (الفضل انٹرنیشنل لندن ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

اتوار ۱۶ مارچ ۹۷ء

سوال ۱۔حضرت نوح کے زمانہ میں آنے والا طوفان علاقائی تھا یا عالمی ؟

جواب۔ حضور انور نے جواباً فرمایا کہ عالمی طوفان تو اگر قطبین کی تمام برف پگھل جائے اور پھر تمام سمندروں کو ملا کر دوگنا پانی ہو جائے تب بھی ناممکن ہے قرآن مجید کا بیان حقیقت پر مبنی ہے کہ وہ صرف حضرت نوح کی قوم کو سزا دینے کیلئے اسی علاقے تک محدود تھا۔

سوال ۲۔جرمنی اور یورپ میں سیاسی پارٹیوں میں کافی چپقلش پائی جاتی ہے کیا اسلام اس سلسلہ میں کچھ مدد کر سکتا ہے ؟

جواب۔ حضور نے فرمایا کہ مسلمان تو خود متحد نہیں ہیں حضور نے علاج کے طور پر نصیحت فرمائی کہ اگر سب فریق دیانتداری کے ساتھ اپنی ماضی اور حال کی نو آبادیاتی برتری کے خیال کو بھول کر دوسروں کیلئے قربانی کا جذبہ اختیار کر لیں تو اتحاد قائم ہو سکتا ہے اور یہ بات برطانیہ کیلئے بہت مشکل ہے اور اگر وہ پرانا Image قائم رکھنا چاہتے ہیں تو پھر مادی فوائد کو بھول جائیں۔

سوال ۳۔خدا کی مخلوق میں لامحدود تنوع ہے ان کی روحانیت کو کس طرح ماپا جائے گا ؟

جواب۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ہر مخلوق کو اس کے مناسب حال اور ضروری اوصاف دے کر پیدا فرمایا ہے بناوٹ میں بیرونی اور اندرونی فرق ضرور ہے لیکن اس میں بھی انصاف سے کام لیا ہے۔ حضور نے مختلف مثالیں دے کر اس مضمون کی وضاحت فرمائی۔

سوال ۴۔سفر کے دوران نماز کا وقت اور سمت کیسے معلوم کئے جائیں ؟

جواب۔ حضور نے فرمایا کہ جہاں تک ممکن ہے کوشش کریں ورنہ قرآنی ارشاد اینما تولوا فثم وجہ اللہ پر عمل ہوگا۔

سوال ۵۔آج کل ایک بھیڑ کی کلوننگ کا چرچا ہے اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے ؟

جواب۔ حضور نے قرآن مجید کی روشنی میں فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کی تخلیق میں شیطانی دخل اندازی ہے جو یقیناً ناکام ہوگی اور خدا کی سنت کے خلاف بغاوت ہے جس کے تباہ کن نتائج باغیوں کو بھگتنے پڑیں گے۔

سوال ۶۔البانیہ کے موجودہ حالات میں اسلام کا کیا پیغام ہے ؟

جواب۔ حضور نے فرمایا کہ میرا جائزہ یہ ہے کہ بوسنیا کا مسئلہ اسلام پر بے اعتقادی کی وجہ سے پیدا ہوا ان

لوگوں کی علاقائی Conquert کا میلان ان کے خلاف گیا اسی لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ احمدیت ان علاقوں میں جلد پھیلے کیونکہ ہم احمدی پرامن لوگ ہیں البانیہ میں دولت حاصل کرنے کیلئے اسلام کا نام استعمال کیا جارہا ہے۔ احمدیوں کو ہر حال میں ایک Moderate Role ادا کرنا ہے اس کے بغیر ہم روحانی مقاصد بھی حاصل نہیں کر سکتے۔

۲۱/مارچ ۹۷ء بروز جمعہ

سوال ۷- عیدالاضحیٰ آنے والی ہے، کیا قربانی لوکل طور پر کی جائے یا کسی اور طرح ؟

جواب- حضور نے فرمایا کہ دونوں طرح ہو سکتی ہے بہتر یہی ہے کہ دو قربانیاں کریں۔ خود شامل ہوں اور دوسری نیک خواہش کو پورا کرنے کیلئے دوسرے ملک میں کرائیں۔

سوال ۸- پاکستان کی نئی حکومت نے علاوہ اور کئی نئی باتوں کے بیاہ شادی میں کھانے پینے پر پابندی لگادی ہے اسلام کا نظریہ کیا ہے اگر کوئی امیر ہو تو کیا اس پر بھی پابندی ہونی چاہئے ؟ اور بعض احمدی کہتے ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ کی باتیں پوری ہو رہی ہیں!

جواب- حضور انور نے اس مسئلہ پر مفصل بحث فرمائی اور آپ نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے یہ ہدایات بالکل مختلف حالات اور مختلف مقاصد کے پیش نظر دی تھیں اس وقت جماعت کی مالی حالت تنگ تھی اس لئے خدمات اسلام اور غرباء کی مدد کیلئے ہر ممکن رقم بچانے کیلئے یہ حد لگائی گئی تھی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے کچھ سہولتیں دی ہیں میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ اب جماعت خدا کے فضل سے آسودہ حال ہو گئی ہے اس لئے اس اصول کے پیش نظر کہ اگر ایک حکم رفتہ رفتہ اپنی روح کو چھوڑ چکا ہے تو خلیفہ وقت کا فرض ہے کہ وہ مناسب حال ہدایت جاری کرے لیکن پاکستانی حکومت کا یہ فیصلہ اس کیلئے فائدہ کی بجائے نقصان کا زیادہ موجب ہو گا حضور نے فوائد اور نقصانات کی وضاحت فرمائی اور فرمایا کہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ ہر طبقے کا خیال رکھے۔ فیصلہ قوم کے مزاج کے مطابق ہونا چاہئے۔ پاکستان نے مولوی کا جو جھگڑا پال رکھا ہے اس کی گردن پر ہاتھ ڈالیں اور ملا کو نہتا کردیں۔

سوال ۹- حج اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے جو اگلے ماہ ہو رہا ہے بہت سے احمدی حج کی استطاعت رکھنے کے باوجود محروم ہوتے ہیں وہ اس استطاعت کو کس طرح استعمال کریں ؟

جواب- حضور انور نے فرمایا حج نہ کر سکنا کوئی ایسا کفارہ نہیں جسے وہ خرچ کرے ان پابندیوں کے باوجود بہت سے احمدی حج کرتے ہیں۔ یہ تعصب صرف پاکستانی ملا کا تعصب اور اس کی دلچسپی ہے ورنہ عربوں کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔

سوال ۱۰- آگ کا عذاب بعض لوگوں کو اس زندگی میں ہی مل جاتا ہے کیا یوم حساب میں انہیں پھر ملے گا ؟

جواب- حضور انور نے فرمایا یہ ان کے حالات کے مطابق ہو گا۔ بعضوں کو دنیا اور آخرت میں بھی ملے گا بعض مومنوں کیلئے دنیا کی تکالیف آخرت کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ (الفضل ۴/اپریل ۹۷ء)

۲۳/مارچ ۹۷ء بروز اتوار

سوال ۱۱- اسلام میں اتنے زیادہ فرقے ہیں، کیا یہ کبھی متحد ہوں گے ؟

جواب- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ کا ڈیزائن تو یہ ہے کہ ایک جھنڈے تلے جمع ہوں لیکن آہستہ آہستہ جمع ہونے لگتے ہیں۔ لیکن یک دفعہ کبھی نہیں ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ حضرت عیسیٰؑ کے Image پر آئے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسے ہی ہو گا احمدیت کی روزافزوں ترقی ثابت کر رہی ہے کہ جو پہلے ہوا وہی اب بھی ہو گا۔

سوال ۱۲- کسی عزیز کی وفات کے صدمے کو کس طرح برداشت کریں ؟

جواب- حضور انور نے فرمایا کہ بہترین طریق تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں کہ وہ موجود ہے اور وہ آپ کے قریب ہے پھر اس سے امن مانگیں کہ وہ اس نقصان کو فائدے میں بدل دے۔

سوال ۱۳- احمدی کہتے ہیں حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت نہیں ہوئے اس سلسلے میں ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے عقیدے میں کیا فرق ہے ؟

جواب- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی جگہ ان سے بالکل ملتا جلتا آدمی صلیب پر لٹکایا گیا جبکہ یہودیوں اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو ہی صلیب پر لٹکے دیکھا قرآن مجید کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ہی صلیب پر چڑھائے گئے لیکن وہ ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ زندہ اتار لئے گئے۔ یعنی یہودی انہیں مارنے میں ناکام رہے خدا تعالیٰ نے ان سے موت کا پیالہ ٹال دیا۔ مرہم عیسیٰ سے آپ کے زخموں نے شفا پائی۔

سوال ۱۴- پانچ نمازیں پڑھنی کیوں ضروری ہیں ؟

جواب- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نماز روحانی غذا ہے جس طرح انسان عام طور پر دن میں پانچ وقت جسمانی نشوونما کیلئے کھانا کھاتا ہے اس طرح روح کی زندگی کیلئے نماز مقرر کی گئی ہے اور جس طرح مہذب اور امراء لوگ پانچ کھانوں کے علاوہ بھی Snecks کھاتے رہتے ہیں اسی طرح اعلیٰ درجہ کے روحانی لوگ بھی پانچ فرض نمازوں کے علاوہ نوافل بھی ادا کرتے رہتے ہیں۔

سوال ۱۵- ہم کیوں پیدا کئے گئے ہیں یعنی ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے ؟

جواب- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ذرا غور کریں کہ انسانوں اور فرشتوں اور جانوروں میں کیا فرق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ صرف انسان کو ہی اختیار دیا گیا ہے۔ آپ فرشتوں سے زیادہ خدا کا قرب حاصل کر سکتے ہیں فرشتوں کو کبھی بھی جزا کا وعدہ نہیں دیا گیا۔

۲۸/مارچ ۹۷ء بروز جمعہ

سوال ۱۶- مستقبل میں انشاء اللہ کثیر تعداد میں ملک احمدیت میں داخل ہونگے اس وقت خلافت کا کیا انداز ہوگا مختلف حکومتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ؟

جواب- حضور نے فرمایا کہ خلافت کسی نظام حکومت کا حصہ نہیں بنے گی۔ خلافت دینی امور میں رہنمائی اور دینی اور روحانی تربیت سے تعلق رکھتی ہے۔

سوال ۱۷- غیر احمدی جوتے اُتار کر تلاوت کرتے ہیں کیا یہ ضروری ہے ؟

جواب- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تلاوت ہر حال میں ہو سکتی ہے وضو اور پاکیزگی ضروری ہے۔

سوال ۱۸- اگر عورت عورتوں کو نماز پڑھا رہی ہو تو کیا وہ آگے کھڑی ہو سکتی ہے ؟

جواب- حضور نے فرمایا کہ میرے نزدیک تو کوئی حرج نہیں۔ بعض فقہا کا اس بارہ میں اختلاف ہے۔

سوال ۱۹- مسلمان کہلانے والے ممالک میں مذہب اور سیاست کو گڈمڈ کر دیا گیا ہے ازراہ کرم حضور تشریح فرماویں۔

جواب- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مذہب اور سیاست کی حدود قرآن مجید نے کھلم کھلا متعین کر دی ہیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں اولی الامر کی بھی۔ آپس میں اگر اختلاف ہو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ۔ سیاست کو مذہب میں دخل دینے کی اجازت نہیں ہے جہاں تک مذہب کا سیاست میں دخل اندازی کا تعلق ہے تو قرآنی تعلیم یہ ہے کہ امانت حقدار کو دیا کرو اور حاکم بنو تو عدل کے فیصلے کرو عدل وہ توازن ہے جو زمین و آسمان کی تخلیق میں رکھا گیا ہے۔ اور تمام مخلوق اور جانوروں سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ دینی اختلاف کی وجہ سے کسی پر ظلم کی اجازت نہیں عدل ہی اسلامی نظام حکومت اور جمہوریت کی قرآنی تعریف ہے۔

سوال ۲۰- نماز کی رکعات میں قرآن کی ترتیب کو کہاں تک ملحوظ رکھنا چاہئے۔

جواب- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جہاں تک ممکن ہو ملحوظ رکھیں کسی اعلیٰ مقصد کی خاطر تلاوت کی ترتیب بدلنے کا حق آنحضرتؐ سے بھی ثابت ہے۔

سوال ۲۱- فلسطین میں پھر خون کا بازار گرم ہے۔ اگر اتحاد کرلیں تو مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

جواب- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سمجھوتی۔ یہودی امریکہ پر مکمل طور پر حاوی ہو چکے ہیں اور امریکہ بالکل بے اختیار ہے اور انہیں ناراض کرنا نہیں چاہتا حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر سب مسلمان متحد ہو جائیں اور قوت بن جائیں کہ مارنے والا ہاتھ اُٹھانے سے پہلے سو بار سوچے لیکن مسلمان جاگ نہیں رہے۔ اصل وجہ یہ بھی ہے کہ مسلمان اللہ کے امام کا انکار کر بیٹھے ہیں جس کی پاداش ان کا مقدر ہے۔ (الفضل لنڈن ۱۱ مارچ ۹۷ء)

۳۰/مارچ ۹۷ء بروز اتوار

سوال ۲۲- حضرت عیسیٰ کے صلیب سے زندہ بچ نکلنے کا ثبوت کیا ہے ؟

جواب- حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ نبی اللہ تھے، خدا تعالیٰ نے یہودیوں کی دست برد سے انہیں بچا لیا۔ ان کا مشن اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو ہدایت کا پیغام پہنچانا تھا۔ صلیب پر وفات کے نتیجے میں مشن ناکام رہتا آپ نے موت کا پیالہ ٹالے جانے کی دعا کی جسے خدا نے قبول فرمایا "ایلی ایلی لما سبقتنی" کی پکار اس بات کا ثبوت ہے کہ انہوں نے اپنی جان لوگوں کی گناہوں کی خاطر ہرگز پیش نہیں کی۔ جمعہ کے دن مصلوب کرنے کا فیصلہ، پیلاطوس کی بیوی کا خواب، آپ کی رواج کے مطابق ٹانگیں نہ توڑا جانا، اور سب سے بڑھ کر قرآن کریم کی قطعی گواہی ثابت کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ مصلوب تو کئے گئے لیکن زندہ اتار لئے گئے۔

سوال ۲۳- جہنم کے بارے میں ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا :-

جواب- ہر جہنمی کی جہنم اس کی اپنی تیار کردہ ہے خدا تعالیٰ انسانوں کی طرح کا جج نہیں ہے جنہیں قانون پر چلنا پڑتا ہے بلکہ وہ سپریم ماسٹر بھی ہے جسے چاہے معاف کر سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ انسان میں توبہ کے آثار دیکھتا ہے تو توبہ قبول کر لیتا ہے۔

سوال ۲۴- کیا عمل ارتقا یعنی انسان کی پیدائش کا ارتقا اس کا بلیو پرنٹ اپنے کمال کو پہنچ چکا ہے ؟

جواب- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں! قیامت سے پہلے انسانیت کی ایک اور قسم جو اس سے بہتر ہو گی جگہ لے لے گی۔ Dimensions بدل جائیں گی۔ ہم بالکل تصور نہیں کر سکتے کہ وہ کس قسم کے لوگ ہونگے لیکن تخلیق کا مقصد یعنی عبادت مدنظر رہے گا۔ عبادت کس طرح کی جائے گی، ان کے جسم اور دل کیسے ہونگے۔ یہ سب باتیں پردہ اخفا میں ہیں۔

سوال ۲۵- تھوک کے حساب سے خودکشی کا مذہب سے کیا تعلق ہے ؟

جواب- حضور نے فرمایا یہ صرف ماڈرن عیسائیت کا دھندہ ہے۔ غلط عقائد Cult بن جاتے ہیں اور ایک توڑ مروڑ کر بنایا ہوا عقیدہ دوسرے کو جنم دے دیتا ہے۔

سوال ۲۶- اسلام تو امن اور اتحاد کا مذہب ہے اور مسلمان قوم میں آپس میں لڑ بھڑ رہی ہیں۔ امن اور اتحاد مسلمانوں میں کس طرح پیدا کیا جا سکتا ہے ؟

جواب- حضور انور نے فرمایا خدا اپنے دین کو بھی جبر سے نہیں منواتا تو میں اس خواہش کو کیسے منوا سکتا ہوں اس کا موثر علاج یہی ہے کہ تبلیغ کی جائے کہ خدا کا مقرر کردہ امام اور موعود مہدی ظاہر ہو چکا ہے اور ثبوت کے

طور پر جماعت احمدیہ کو پیش کریں کہ کس طرح وہ تمام ممالک میں ہے اور خلافت کے ہاتھ پر جمع ہے اور امن میں ہے۔

۴/اپریل ۹۷ء بروز جمعۃ المبارک

سوال ۲۷- ایک انگریز خاتون کی طرف سے یہ سوال پیش کیا گیا کہ آخری زمانہ میں عربی زبان کے تمام زبانوں پر غالب آجانے کا عقیدہ ملتا ہے اگر پہلے پتہ ہوتا تو مشکل نہ پڑتی۔

جواب- حضور انور نے فرمایا کہ انسان کار جحان وحدت سے تفریق کی طرف ہے خدا تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو ایک ہی زبان عربی سکھائی۔ پھر دیکھیں وقت کے ساتھ ساتھ ایک آدم نے کتنے مختلف جلد کے رنگ بدلے، اس طرح زبانیں بھی بدلتی گئیں لیکن اب اسلام کا مقصد سب کو گھیر گھار کر ایک ہی مرکز پر جمع کرنا ہے۔

سوال ۲۸- بچے کی پیدائش پر لڑکے کیلئے دو اور لڑکی کیلئے ایک بکرا ذبح کرنے میں کیا حکمت ہے ؟

جواب- حضور انور نے فرمایا کہ اقتصادی نظام میں لڑکے کی ذمہ داری آمد و خرچ دونوں میں عورت سے دگنی رکھی گئی ہے اس لئے لڑکے کے لئے دو اور لڑکی کیلئے قربانی کی یہ نسبت مقرر کی گئی ہے اس قربانی کا تعلق حج سے ہے یہ قربانی اور سر منڈانا دونوں بچپن سے ہی زندگی وقف کرنے کا پیغام دیتے ہیں۔

سوال ۲۹- انسان جب گناہوں سے معافی مانگتا ہے تو قبولیت معافی کے کیا آثار ہیں ؟

جواب- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر گناہ کی عادت چھوٹ جائے تو سمجھو کہ یہ قبولیت دعا کا نتیجہ ہے۔

سوال ۳۰- خدا تعالیٰ نے یورپ اور کئی دوسرے ممالک پر بے حد احسانات کئے ہیں لیکن نبی سے نہیں نوازا۔

جواب- حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ ان کے نبی تھے اور وہ سارے وعدے جو حضرت عیسیٰؑ سے کئے گئے وہ سب لوگوں کے حق میں پورے ہوئے اور انہی سے فیض پا رہے ہیں۔

سوال ۳۱- سوال کیا گیا کہ خاص طور پر غیر احمدی لوگوں کے بچے کنٹرول میں نہیں ہیں اس کا کیا علاج ہے ؟

جواب- حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احمدیوں کے بچے کنٹرول میں ہونے کی بنیادی وجہ احمدی فیملی سسٹم ہے، وہ زیادہ باہر نہیں جاتے، گھر سے تعلق نہیں توڑتے، بڑوں کا احترام کرتے ہیں اور Genera-tion Gap نہیں ہے۔ لیکن کئی احمدی خاندان جنہوں نے احتیاط سے کام نہیں لیا ان کی بچیاں بھی ضائع ہو گئیں فیملی سسٹم ایسا پر کشش ہونا چاہئے کہ بچے گھر میں رہیں خدا کے فضل سے .M.T.A نے یہ موقعہ مہیاً کر دیا ہے اور ہمارے بچوں کو براہ راست مرکزی اور عالمی تربیت مل رہی ہے۔

سوال ۳۲- بچوں کو سزا دینے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس بارے میں عقل اور ذہانت سے کام لینا چاہئے۔

سوال ۳۳- کائنات کے ختم ہونے کے سوال پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر مخلوق چیز کی اجل مسمی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کائنات کے اختتام کو ایک بلین سال یا دس بلین سال لگیں۔

سوال ۳۴- ایک سوال یہ تھا کہ بچے پوچھتے ہیں کہ اللہ میاں نظر کیوں نہیں آتا ؟

جواب- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہوا اور ٹی۔ وی پر کام کرنے والی لہریں بھی تو نظر نہیں آتیں اس لئے کہ وہ لطیف ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ذات بہت لطیف ہے اس لئے آنکھوں سے نظر نہیں آتی۔

سوال ۳۵- ایک صاحب نے کہا کہ ان کی بہو انگریز ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ ہمیں بچپن سے ہی حضرت مریم کے متعلق جھوٹی باتیں سکھاتے ہیں یعنی کہ وہی حضرت عیسیٰ کا باپ تھے پھر بڑے ہو کر ہم خود پڑھتے ہیں کہ وہ بن باپ کے پیدا ہوئے تھے۔

جواب- حضور انور نے فرمایا کہ استاد مختلف مزاج کے ہوتے ہیں ورنہ بن باپ کی پیدائش کا عقیدہ بالکل عام ہے۔

سوال ۳۶- آج کے دن بھٹو کو پھانسی دی گئی تھی اور لوگ اسے عام موت سمجھتے ہیں۔

جواب- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے زیر عتاب آنے کے کئی اور شواہد بھی موجود ہیں۔ ایک دشمن کے ۵۲ کے اوپر نہ ہونے کی پیشگوئی۔ باوجود مولویوں کے شور کے کہ بھٹو کی پھانسی کو ملتوی کرو ورنہ احمدیوں کی پیشگوئی پوری ہو جائے گی لیکن ضیاء نے ایک نہ سنی اور پیشگوئی کو پورا کیا ایک غیر احمدی نے لکھا کہ میں اس معمہ کو حل نہیں کر سکا کہ احمدیوں کہ تین دشمن شاہ فیصل، بھٹو اور ضیاء غیر معمولی حالات میں مارے گئے، اگر یہ ہیروز تھے تو پھر ان کی موت اس طرح کیوں ہوئی۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ یہ تینوں ہی احمدیت کی دشمنی کے Main Architect تھے اور بھٹو صاحب کی تو نسل بھی ختم ہوئی۔ ضیاء صاحب کی خاک اُڑ گئی۔

سوال ۳۷- صفات باری تعالیٰ میں ایک صفت متکبر ہے حالانکہ انسان کے سلسلے میں یہ صفت بری سمجھی جاتی ہے۔

جواب- حضور انور نے فرمایا کہ انسان کی بڑائی میں کوئی سچائی اور حقیقت نہیں وہ ناحق بڑا بننے کی کوشش کرتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی ہر بڑائی سچی اور اظہار حق ہے۔ (الفضل لنڈن ۱۸/اپریل ۹۷ء)

۶/اپریل ۹۷ء بروز اتوار

سوال ۳۸- دو بہنوں کے ساتھ بیک وقت شادی نہ کرنے میں کیا حکمت ہے ؟

جواب- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ایک نفسیاتی مسئلہ ہے۔ اسلام میں ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت حکم کے طور پر نہیں بلکہ حد بندی کے طور پر ہے اور یہ بھی کئی شرطوں کے ساتھ۔ مثلاً جنگ نے مرد اور عورت کی تعداد کے تناسب میں فرق پیدا کر دیا ہو۔ اور سب سے بڑی اور کڑی شرط انصاف کی ہے۔ اگر دو بہنوں کے ساتھ شادی ہو تو یہ ظلم ہو گا۔ دونوں ہی حسد کی آگ میں جلتی رہیں گی اس شک میں کہ خاوند اس سے زیادہ محبت کرتا ہے۔

سوال ۳۹- انگلیکن صاحب کا سوال تھا کہ پاکستان کے لوگ مسلمان ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ آپ بھی مسلمان ہیں تو پھر ظلم و ستم کیوں ہے ؟

جواب- حضور انور نے فرمایا کہ آپ بتائیں کہ آئرلینڈ کے پروٹسٹنٹ اور کیتھولک میں آپس میں خون ریزی کا بازار کیوں گرم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ان تمام مسائل کی وجہ خدا پر ایمان نہ رکھنا اور نتیجۃً شرک ہے۔

سوال ۴۰- ایک انگلیکن خاتون نے پوچھا کہ پھانسی کی سزا کے بعد تو سزا یافتہ کیلئے توبہ کرنے کا کوئی موقعہ نہیں رہتا، کیا یہ بہتر نہیں کہ اسے معاف کر کے توبہ کا موقعہ دیا جائے۔

جواب- اس انتہائی نازک مگر حالات حاضرہ کی دکھتی رگ پر اطلاق پانے والے سوال کا جواب حضور انور نے قرآن مجید کی منصفانہ تعلیم اور انسانی نفسیات کو اپیل کرنے والے دلائل سے تفصیل کے ساتھ ارشاد فرمایا۔

سوال ۴۱- لنڈن میں رہائش پذیر سری لنکا کے ایک صاحب نے ہندو مذہب کی نمائندگی کرتے ہوئے تامل عقیدے پر روشنی ڈالی۔ سوال ان کا یہ تھا کہ مرور زمانہ کی وجہ سے مذہب اور کلچر میں بہت سی تبدیلیاں آچکی ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہر مذہب میں لیڈر شپ کی کمی کی وجہ سے نفرت بڑھ گئی ہے۔ اس لئے اتحاد وغیرہ کو Update کرنے کیلئے کیا کیا جائے ؟

جواب- حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے عالمانہ سوال پر کئی سوال اُٹھتے ہیں جن کے جواب کیلئے یہ پروگرام متحمل نہیں ہو سکتا تاہم حضور انور نے نہایت اختصار کے ساتھ اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ بد قسمتی سے خالق اور مخلوق کے تعلقات کو Clergy نے خراب کیا ہوا ہے۔ مسجدوں اور مندروں کی تیز رفتاری کے ساتھ تعمیر صرف اپنی Cutity کے قیام کیلئے ہے خدا کی محبت کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

سوال- کراچی سے آئے ہوئے ایک دوست نے حضرت آدمؑ اور حواؑ کو پہلے انسان قرار دیتے ہوئے سوال کیا جس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ وہ پہلے انسان نہیں تھے بلکہ انسان تو ان سے ۲۰۰۰۰۰ (دو لاکھ) سال پہلے موجود تھے ہاں انسانی تہذیب، کلچر اور مذہب کی بنیاد حضرت آدمؑ سے پڑی۔

۱۱/اپریل ۹۷ء جمعۃ المبارک

سوال ۴۲- نظر لگنے کے بارے میں امام مؤطا کی ایک حدیث کے بارے میں حضور انور کا کیا ارشاد ہے ؟

جواب- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نظر کی طاقت کا تو اعتراف ہے۔ فرعون کے ساحروں نے بھی تو مسمریزم کی شکل میں حضرت موسیٰ کو نظر ہی لگائی تھی۔ اس کا علاج خدا تعالیٰ کی طرف دھیان اور دُعا "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" اور مضبوط عزم ہے۔ مگر آئے دن والا ماؤں کا وہم مراد نہیں ہے بچہ ذرا بیمار ہوا تو ماں نظر کے پیچھے پڑ گئی، یہ درست نہیں ہے۔

سوال ۴۳- سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ برطانیہ نے شادی طے کرنے کے بارے میں مختلف سوالات کئے مثلاً کہتے ہیں کہ جوڑے تو آسمان پر خدا بناتا ہے تو پھر کوائف اور کفو وغیرہ کی بجائے تقویٰ سے کام لے کر رشتہ طے کر لینا چاہئے ؟

جواب- حضور نے فرمایا انحصار دُعا پر کرنا چاہئے آسمان اور دنیا کی تقدیر اکٹھی ہی چلتی ہے۔ آنحضرتؐ جو سب سے بڑے متقی تھے ان کی تعلیم بھی کوائف کے خلاف نہیں آپ نے فرمایا دین، روز مرہ کا چال چلن، اخلاق، عادت، شہرت، مالی قربانی میں شمولیت، ذیلی تنظیمات میں حصہ لینا وغیرہ دیکھیں۔ یہ ساری باتیں کوائف میں شامل ہیں۔

سوال ۴۴- مغربی ممالک میں نئی نسل میں کزن میں شادی کرنے سے انکار کر دیتے ہیں اس کا کیا علاج ہے۔

حضور نے فرمایا نہیں کرتے تو نہ کریں، کوئی جبر نہیں ہے۔ نیز کئی امکانی وجوہات پر بھی حضور نے روشنی ڈالی۔

سوال ۴۵- موجودہ جینٹیکل انجینئرنگ کی ریسرچ کے حوالے سے کہ کلوننگ کو الازہر یونیورسٹی نے ناجائز قرار دیا ہے، حضور انور کا کیا ارشاد ہے ؟

جواب- اس سلسلے میں حضور کا جواب سامعین اور احمدی سائنسدانوں کیلئے بہت اہمیت کا حامل ہے آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید نے زمانہ مستقبل میں ہونے والی ایجادات کیلئے ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا صرف جینٹکل انجینئرنگ کے بارے میں شیطان کا لوگوں کے کانوں میں خدا کی تخلیق کی باتیں پھونکنے کا ذکر ملتا ہے اور پھر جو اس کی بات مانیں گے سزا پائیں گے۔ جینٹک انجیئرنگ کی جو بھی ایجاد مخلوق کے لئے فائدہ مند ہے وہ منع نہیں۔ احمدیوں کو مشورہ یہ ہے کہ خدا کی تخلیق میں نئی تخلیق بنانے کی کوشش نہ کریں ورنہ نقصان ہو گا۔

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

میرے والد محترم کا انتقال پُر ملال

افسوس ! میرے والد محترم جناب ماسٹر یعقوب علی صاحب ابن جناب چوہدری عطر دین صاحب مرحوم ۲۴ر ستمبر بروز بدھ وفات پاگئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کی پیدائش جنوری ۱۹۰۳ء میں بمقام گھنو کے جٙہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ہوئی۔ چونکہ ابا جان کی والدہ محترمہ نہایت ہی کمسنی میں وفات پا گئی تھیں اس لئے میرے ابا جان کو اُن کی بڑی ہمشیرہ یعنی میری پھوپھی جان نے اپنے ہمراہ رکھا اور ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت کی۔ والد صاحب کو ورنیکلر مڈل کروا کر ریلوے میں بھرتی کروا دیا۔ چونکہ والد صاحب کی طبیعت بچپن سے ہی دین کے رنگ میں رنگی ہوئی تھی اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہتے اور با قاعدہ بڑی ہی محبت کیساتھ نمازیں ادا کرتے اُن کو ریلوے کی ملازمت اور ماحول پسند نہ آیا۔ وہ وہاں سے بغیر بتائے گھر چلے آئے۔ میرے چھوٹے پھوپھا جان نے اُن سے کہا کہ تم کیوں آگئے ہو۔ ابا جان نے فرمایا کہ مجھے یہ زندگی پسند نہیں۔ وہاں سے آنے کے بعد آپ نے ٹیچر ٹریننگ کا امتحان .J.V پاس کیا اور ابا جان کو اسکول میں بطور ٹیچر ملازمت مل گئی۔ اور آپ نے اپنی زندگی بطور ٹیچر کے ہی گزار دی۔

والد محترم کو میں نے جب ہوش سنبھالا اور ان کو دیکھا تو آپ نہایت ہی پرہیزگار متقی خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں گم ایک فرشتہ کی صورت میں پایا۔ ابا جان کا محبوب ترین مشغلہ یہی تھا کہ اسکول میں بچوں کو پڑھانا اور پنج گانہ نمازوں کا التزام رکھنا اور گھر میں بچوں کو قرآن کریم پڑھانا۔ میں نے دیکھا ہے کہ والد صاحب عاشقِ احمدیت تھے۔ چھوٹی عمر سے ہی آپ احمدیت کے اتنے فدائی تھے کہ اُن کا اوڑھنا اور بچھونا سونا اور جاگنا احمدیت ہی احمدیت تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو چندوں کی ادائیگی کا بہت جوش دے رکھا تھا۔ وہ با قاعدگی کیساتھ جو تنخواہ لاتے اس میں سے پہلے چندہ ادا کرتے۔ اور اسی طرح زمین سے جو غلہ آتا اُس کا بھی باقاعدگی سے حصہ نکالتے اور چندہ ادا کرتے۔ آپ نے ابتدائی عمر سے ہی وصیت بھی کر دی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے با قاعدہ حصہ آمد ادا فرماتے رہے۔ آپ کی بہن کے شوہر غیر احمدی ہو گئے۔ آپ نے اپنی غیرت کا اس قدر مظاہرہ کیا کہ زندگی بھر اپنے بہنوئی سے نہیں ملے اور بہن سے بھی دور رہے۔ میری چھوٹی پھوپھی جان جن کے شوہر غیر احمدی ہو گئے تھے وہ اپنے بیٹے کیلئے اپنے بھائی سے رشتہ مانگتی رہیں۔ لیکن انہوں نے اپنی بہن کو رشتہ نہیں دیا۔ اور ایک دفعہ مجھے فرمانے لگے کہ بیٹے تمہارے پھوپھا نے بڑا دھوکہ دیا ہے کہ بیعت کر کے تمہاری پھوپھی کا رشتہ لے لیا اور بعد میں احمدیت سے منحرف ہو گئے۔ اب یہ لوگ اگر گھنو کے جٙہ سے لیکر قادیان تک جائیداد دیں بنا کر وصیت میں دے دیں تب بھی ان کا اعتبار نہیں کرونگا اور نہ ہی ان کو رشتے دونگا اور نہ ہی ان سے رشتے لونگا۔ چنانچہ اُس مرد مومن نے اپنی زندگی کے آخر تک اس قول کو پورا کیا اور نہ رشتہ دیا اور نہ رشتہ لیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے یعنی مرکز سلسلہ سے جو بھی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے کی گئی اُس پر وہ بڑی گرم جوشی کے ساتھ عمل کرتے ہوئے سب سے پہلے تحریک میں حصہ لیتے رہے۔ آپ کا شمار دفتر اوّل کے پنج ہزاری مجاہدین میں ہوا۔ اور تحریک جدید کی طرف سے پنج ہزاری مجاہدین دفتر اوّل کی جو کتاب شائع ہوئی ہے اُس میں میرے پیارے والد صاحب کا نام بھی درج ہے۔ دیہاتوں میں تبلیغ کے جال کو وسیع کرنے کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرکزی مبلغین کے علاوہ دیہاتی مبلغین کی تشکیل دی اور حضور پُر نور نے اُس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی تو والد محترم نے اپنے آپ کو اُس میں بھی پیش کر دیا۔ لیکن ابا جان کے کوائف دیکھ کر حضور نے منظوری نہیں دی اور فرمایا جس طرح آپ کا کام کر رہے ہیں یہی بہت بڑی خدمت ہے۔

۱۹۴۷ء سے پہلے ہر سال باقاعدگی کے ساتھ جلسہ سالانہ پر قادیان تشریف لاتے رہے۔ چنانچہ میں بہت چھوٹا تھا غالباً تیسری جماعت میں تھا کہ مجھے سائیکل پر بیٹھا کر گاؤں سے قادیان لائے۔ جو قریباً اسّی میل کا فاصلہ ہے۔ مجھے جلسہ گاہ میں اپنی گود میں بیٹھا کر اور گرم چادر اوڑھا کر جلسہ کی تقاریر سنوایا کرتے تھے۔ پھر دوسری مرتبہ مجھے اپنے ساتھ ٹرین میں سوار کر کے لائے۔ اپنی جماعت کی طرف سے ہر سال مجلس مشاورت کے نمائندہ بن کر قادیان تشریف لایا کرتے تھے۔ ۱۹۴۷ء میں جو ایک نہایت ہی اہم مجلس مشاورت تھی اُس میں بھی آپ نے شرکت فرمائی۔

اپنی جماعت یعنی گھنو کے جٙہ میں آپ مغرب کی نماز سے لیکر عشاء کی نماز تک الفضل پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ اور نماز فجر کے بعد تفسیر کبیر کا درس دیا کرتے تھے۔ اور جمعہ کے خطبات پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے امام صلوٰۃ اور خطیب کے فرائض بھی ادا کئے اور قرآن مجید کی تعلیم بھی بچوں اور بچیوں کو دی۔ آپ جماعت احمدیہ گھونکے جٙہ کے صدر بھی رہے اور سیکرٹری مال کے فرائض بھی انجام دیئے۔ مرکز سے آنے والے نمائندگان کے قیام و طعام کا بھی انتظام فرماتے رہے۔ آپ کی شدید ترین خواہش تھی کہ میری ساری کی ساری اولاد دین کی خدمت کرنے والی بنے۔ اور انہوں نے اس سلسلہ میں پوری کوششیں کی۔ چنانچہ میں نے جب مارچ ۱۹۴۱ میں مڈل پاس کیا تو مجھے مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیج دیا۔

میں جولائی ۱۹۴۷ء میں جامعہ احمدیہ کے درجہ اولیٰ میں پڑھ رہا تھا۔ قادیان میں موسمی تعطیلات ہوئیں۔ میں گھر گیا بعد میں ملک کی تقسیم ہو گئی۔ مرکز سے حفاظت مرکز کیلئے نوجوانوں کو بلایا گیا۔ مجھے بھی والد صاحب نے حکم دیا۔ آخر کار والد صاحب کے حکم کی تعمیل میں میں قادیان پہنچ گیا اور ابھی تک یہاں ہوں۔ الغرض ابا جان نے خدا تعالیٰ کے فضل سے مرکز سے ہونے والی ہر تحریک میں حسب استطاعت و توفیق بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پاکستان بننے کے بعد آپ نے حضور پُر نور کی تحریک وقفِ عارضی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور گاؤں گاؤں جہاں بھی مرکز اُن کا تقرر کرتا نہایت ہی اخلاص محنت اور لگن سے اپنے مفوضہ فرائض کو نہایت احسن طریق سے انجام دیتے رہے۔ وقفِ جدید کی تحریک ہوئی تو اس میں بھی نمایاں طور پر حصہ لیا۔

پیارے والد صاحب کی عظمت اور احمدیت پر فدائیت کا ایک روشن ثبوت ہے عرض کئے دیتا ہوں۔ غالباً ۱۹۶۱ء کا یہ واقعہ ہے۔ اُس وقت میں امروہہ (یو۔پی) میں بطور خادم سلسلہ تبلیغی خدمات انجام دے رہا تھا۔ میں مالی اعتبار سے بھی سخت پریشانی کا شکار تھا اور بعض خانگی مشکلات بھی در پیش تھیں۔ میں بہت گھبرا گیا۔ اور صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے لگا۔ اُس کی ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ میرے ہاں پہلی بچی تولد ہوئی۔ اُس وقت یہ عاجز اور میری اہلیہ ہم تن تنہا شیعوں کے ایک محلّہ میں رہتے تھے۔ میں جماعتی کاموں کیلئے شہر میں گیا اور میرے بعد ایک شیعہ خاتون نے ہم پر اتنا ظلم کیا کہ جس سے میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ میرے گھر میں نہ ہونے کی وجہ سے وہ میرے گھر آئی میری بیوی جو اپنی بچی کو لیکر لیٹی ہوئی تھی اور بچی ابھی دو تین دن کی تھی میری بیوی سے بچی کو لیکر اُس کی ناڑو نوچنے کی کوشش رہی تھی۔ اسی طرح میری بچی کے گلے میں کفنی ڈالی اور بچی کے سر کے بالوں کو موم لگا کر اُن کو کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اور میری بیوی کو ہمدردی کے انداز سے پان میں کوئی چیز کھلائی۔ ابھی وہ یہ سارا عمل کر ہی رہی تھی کہ میں باہر سے آگیا اور وہ خاتون گھبرا کر بچی کو چارپائی پر پٹخ کر بھاگ گئی۔ میں نے جب آکر یہ سب کچھ دیکھا تو مجھے سخت تکلیف ہوئی میری بیوی کے بستر میں مرچیں بھی بکھیری ہوئی تھیں میں نے آکر بیوی کی حالت دیکھی تو وہ بھی سخت مضمحل تھیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا بات ہے وہ صحیح رنگ میں میری بات کا جواب بھی نہ دے سکیں۔

غالباً ۱۹۶۱ء کا واقعہ ہے کہ میں نے بعض پریشانیوں کے باعث یہ فیصلہ کرنے کا ارادہ کیا کہ میں اب اپنے وطن واپس چلا جاؤں گا۔ چنانچہ میں نے امروہہ سے اپنے پیارے والد محترم کو خط لکھا کہ ابا جان اب حالات سخت نازک صورت اختیار کر گئے ہیں۔ میرا یہاں رہنا بہت ہی مشکل ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ واپس گھر آکر کچھ تجارت کروں گا۔ اور کچھ زراعت وغیرہ کرلوں گا۔ آپ مجھے واپس آنے کی اجازت دے دیں۔ آپ کی بہت بڑی شفقت ہوگی۔ لیکن میرے والد محترم جو ہمیشہ مجھے نورِ چشم راحت جاں اور طولِ عمر لکھا کرتے تھے میرے اس خط کا جواب انہوں نے اس طرح دیا کہ ”منظور صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مجھے آپ کا خط مل گیا ہے۔ آپ بیشک آجائیں۔ آکر زراعت کریں یا تجارت کریں۔ مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور مجھ سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ آپ جہاں چاہیں جائیں اور جہاں چاہیں رہیں۔ میرے پاس آنے کی کوئی ضرورت نہیں“۔ میرے پاس جب ابا جان کا یہ خط آیا میں سخت پریشان ہو گیا اور میرے لئے دنیا اندھیر ہو گئی۔ ایک باپ جس کا بیٹا چودہ ساڑھے چودہ سال سے جدا ہو اور وہ اپنے بیٹے کو اس قسم کا جواب دے تو اُس باپ کے اخلاصِ اسلام اور احمدیت پر فدائیت کا اندازہ لگانا کوئی مشکل امر نہیں۔ میں خاموش ہو گیا اور معذرت کی اور اپنے کام میں بدستور مشکلات و مصائب کو جھیلتا ہوا مصروف رہا۔ ہمیشہ وہ مجھے یہی نصیحت فرماتے رہے کہ بیٹا دونوں بیٹوں کو دین کے کاموں میں لگائے رکھنا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے اور اُن کی خواہش اور دُعاؤں کا اثر ہے کہ میرے دونوں بیٹے حتی المقدور دین کی خدمت کر رہے ہیں۔

الغرض کہ والد صاحب نے اس زندگی کو واقعتاً ایک مسافر کی طرح گذارا۔ اور ہمیشہ آخرت کی طرف نگاہ لگائے رکھی۔ ابا جان کی یہی آرزو اور یہی خواہش تھی کہ میں جب اس دنیا سے رخصت ہوں تو میرا جسدِ خاکی بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے۔ سو اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر اور احسان ہے کہ میرے پیارے ابا جان کی یہ خواہش بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی اور ان کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ میرے والد محترم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں اپنے مقام قرب سے نوازے اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (منظور احمد درویش آف گھنو کے جٙہ قادیان)

ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سہ سالہ (جولائی ۹۸ء تا ۳۰ جون ۲۰۰۱) مدت تک کے انتخاب کیلئے صوبائی اُمراء کو بذریعہ رجسٹری خطوط و قواعد انتخاب بھجوائے گئے ہیں اور انتخاب کیلئے کون سا مہینہ کس صوبہ کو دیا گیا ہے۔ اس سے بھی مطلع کر دیا گیا ہے۔

لہٰذا جملہ جماعتوں کو بذریعہ اعلان ھذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ مقررہ وقت پر صوبائی امراء کے ساتھ مکمل تعاون کرتے ہوئے آئندہ سہ سالہ انتخاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں مدد فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ انتخاب کی جملہ رپورٹیں صوبائی امراء کے توسط سے آنی ضروری ہونگی۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

بقیہ: صفحہ 13

تجربات کی بناء پر اعلیٰ اخلاقی معیار رکھنے والے سائنسدانوں نے اعلان کر دیا ہے کہ خدا کی تخلیق کے خلاف تبدیلی حماقت ہے۔ کلوننگ کے بارے میں پریس نے غلو سے کام لیتے ہوئے غلط اثر ڈالا ہے۔

سوال ۴۶- کہا جاتا ہے کہ حال ہی میں پاکستانی قومی اسمبلی میں آٹھویں ترمیم کے بارے میں جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ یہ کہاں تک درست ہو سکتا ہے؟

جواب- حضور انور نے فرمایا کہ اس سنہرے میں سیاہی بھی داخل ہے مولویوں کو سر پر چڑھایا جا رہا ہے اسلام بھی اجازت نہیں دیتا کہ کسی کے ادعا کے خلاف اس پر اپنا فیصلہ ٹھونسا جائے۔ حکومت کو چاہئے کہ اس غلط کانسٹی ٹیوشن کو توڑ پھینکے۔ دراصل قوم مشرک ہو چکی ہے مولوی سے ڈرتی ہے۔ سپین کو ملا نے تباہ کیا اور ہلاکو خان بھی ملا ہی کا چیلا تھا۔

سوال ۴۷- کلوننگ کو حضرت مسیح کے بن باپ پیدا ہونے پر بھی چسپاں کیا جا رہا ہے؟

جواب- حضور نے فرمایا کہ کلوننگ کی شکل بالکل چسپاں نہیں ہوتی۔ اور پھر تفصیل سے اس امکان کی وضاحت فرمائی۔ قرآن کریم نے ایسی عورتوں کیلئے گواہی دی کہ ایک باعصمت کے بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔

سوال ۴۸- اسلامی کانفرنسیں تو ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن پیش رفت کوئی نہیں ہوتی؟

جواب- حضور انور نے فرمایا کہ کمائی پھونکنے اور دکھاوے کا کھیل ہے۔ ذاتی مفادات، اسلامی مفادات سے بالا سمجھے جاتے ہیں۔ عالم اسلام کی تقویٰ کی روح زخمی ہو چکی ہے۔ جب معالج ہی بیمار ہو تو علاج کیا کرے گا۔ خدا کے بھیجے ہوئے معالج مہدی آخر زماں کی مخالفت ہے تو شفا کیسے ہو گی۔ (الفضل ۲۵ر اپریل ۹۷ء)

لولاك لما خلقت الافلاك

ترجمہ- (اے محمدؐ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

(منجانب)

محتاج دُعا- جماعت احمدیہ اتر پردیش

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka

Contact:-

CHOICE REAL ESTATE

327 Tipu Sultan palace Road

Fort Banglore 560002 ☎ 6707555

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر- سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ- خورشید کلاتھ مارکیٹ- حیدری نارتھ ناظم آباد- کراچی- فون: 629443

احمدی بھائیو! ۱۰۶واں جلسہ سالانہ پر آپ کی تشریف آوری مبارک ہو

ہماری طرف سے خوش آمدید

خوشخبری

آپ کو جان کے خوشی ہو گی کہ نسخہ زدِ جامِ عشق جو کہ قوت مردی کیلئے لاجواب ہے اور جسم میں پھرتی۔ چستی اور جوش پیدا کر کے زندگی کو مسرور بناتا ہے۔ ہم نے بڑی محنت سے تیار کیا ہے۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔ استعمال :- ایک گولی صبح ایک دوپہر ایک شام دودھ کے ساتھ۔

شکتی لال گولی : پیٹ درد، گیس، پیٹ پھولنا، کھٹے ڈکار، قبض کیلئے، بہترین تحفہ۔

ترکیب استعمال :...... دن میں دو، دو گولیاں ایک یا دو بار۔

(ملنے کا پتہ)

چھابڑا فارمیسی ہرچوال روڈ قادیان۔ ۱۴۳۵۱۶

ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ (بھارت)

تبصرہ

نام کتاب	:	آئینہ
مولف	:	انصار احمد صدر جماعت احمدیہ دہلی سٹیٹ
کل صفحات	:	۵۶
پبلشر	:	نظارت نشر و اشاعت قادیان
ملنے کا پتہ	:	۱۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ۲- Ahmadiyya Muslim Mission Delhi 53- Institutional Area Tughlakabad New Delhi- 110062

۱۴ر جون کو دہلی میں نام نہاد مجلس "تحفظ ختم نبوت" کی جانب سے اردو پارک نزد جامع مسجد ایک فتنہ انگیز کانفرنس منعقد کی گئی جس میں جمیعۃ العلماء اور دیوبند کے جبہ پوشوں نے سعودی عرب کی امداد اور آئین ہند کیخلاف پاکستان سے شائع کئے جانے والے شر انگیز اور پر اشتعال لٹریچر کے بل بوتے پر حکومت ہند سے درخواست کی کہ وہ بھی پاکستان کی طرح احمدیوں کو ہندوستان میں غیر مسلم قرار دے۔

اس کے نتیجہ میں شمالی ہندوستان میں اور بالخصوص دہلی میں وقتی طور پر فتنہ و فساد کے شعلے بھی بھڑکے لیکن حکام کی بروقت سرکوبی سے جمیعت العلماء کے فسادی مولویوں کو ٹھنڈا بھی کیا جاتا رہا۔

ایسے موقع پر مکرم و محترم انصار احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ دہلی اسٹیٹ نے تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے احمدیہ علم کلام کی روشنی میں ایک مدلل کتابچہ بعنوان "آئینہ" قلمبند فرمایا۔ اس کا مطالعہ جہاں غیر احمدی حضرات کیلئے مفید ہے وہیں احمدی احباب بھی اس سے بھرپور فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ہندی جاننے والے احباب کیلئے اسی کا ہندی ترجمہ بعنوان "درپن" شائع کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ محترم انصار صاحب کو اس علمی خدمت کی اپنے فضل سے بہتر جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

(ادارہ)

اجودھیا میں ۱۴ دسمبر کو بابری مسجد کا سنگ بنیاد

اجودھیا۔ ۱۴ر نومبر (یو این آئی) بابری مسجد تعمیری کمیٹی آئندہ ۱۷ر دسمبر کو باری مسجد جہاں شہید کی گئی تھی اسی مقام پر بابری مسجد کا سنگ بنیاد رکھے گی۔ دریں اثنا وزیر اعلیٰ یوپی مسٹر کلیان سنگھ نے کہا ہے کہ بابری مسجد اجودھیا میں مسجد پنج کوسی کی باؤنڈری کے باہر ہی تعمیر کی جا سکتی ہے بابری مسجد کے مقام پر تو رام مندر ہی بنے گا۔

(روزنامہ عوام نئی دہلی ۱۵-۱۱-۹۷)

چین میں منشیات کے ۹ تاجروں کو سزائے موت

بیجنگ : (اے پی) چین کی ایک عدالت نے منشیات فروخت کرنے کے الزام میں نو افراد کو سزائے موت سنائی ہے۔ ایک سرکاری اخبار میں آج شائع خبر کے مطابق چین کے جنوبی شہر گوانگ کی ایک عدالت نے نو افراد کو یہ سزا دی۔ موت کی سزا یافتگان میں ایک عورت بھی شامل ہے۔

(عوام نئی دہلی ۱۵-۱۱-۹۷)

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

☎ 543105

STAR CHAPPALS

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS

105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY

KANPUR-1- PIN 208001

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts,

Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc

19A, Jawahar Lal Nehru Road

Calcutta- 700087 ☎ 2457133

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105

☏ 01872- 20757

THE WEEKLY **BADR** QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 | THURSDAY, | Dec 11/4 th 1997 | ISSUE NO. 49/50

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 54)

روٹا گریویلنس

RUTA GRAVEOLENS

(Rue Bitter Wood)

روٹا ایک بوٹی سے تیار کی جانے والی دوا ہے جس کا نام ریو ہے۔ یہ بوٹی بہت سی دواؤں میں استعمال ہوتی ہے اس کے بیجوں کو بھی مختلف قسم کے زہروں کا اثر زائل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس بوٹی کو جڑوں سمیت پیس کر عرق نکالا جاتا ہے اور ہومیوپیتھی دوا بنائی جاتی ہے جو روٹا کے نام سے مشہور ہے۔ روٹا کا شمار ان دواؤں میں ہوتا ہے جو چوٹوں میں استعمال ہوتی ہیں۔ روٹا خاص طور پر ہڈی کی چوٹ میں مفید ہے۔ اگر کسی عضو پر ضرورت سے زائد بوجھ پڑے اور وزنی چیز کو اٹھانے یا کھینچنے کے بداثرات باقی رہ جائیں اور کھچاؤ پیدا ہو تو روٹا مفید ہے اس لحاظ سے روٹا کی رسٹاکس سے بھی مشابہت ہے۔ سردی اور نمی سے تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ کھلاڑیوں کو طاقت سے بڑھ کر بوجھ اٹھانے کی وجہ سے دل کی تکلیف ہو جاتی ہے اور ایکونائٹ کے ساتھ ملا کر دینے سے غیرمعمولی اثر دکھاتی ہے۔ بسااوقات کھلاڑیوں اور محنت کشوں کے دماغ پر بھی غیر معمولی محنت کا اثر ہوتا ہے نظر دھندلا جاتی ہے۔ آنکھوں میں تھکاوٹ کا احساس ہوتا ہے خصوصاً بائیں آنکھ میں کمزوری اور دباؤ کے علاوہ درد بھی ہوتا ہے۔ نظر تھرتھرانے لگتی ہے۔ رسٹاکس دینے سے چند دنوں میں اللہ کے فضل سے نمایاں فرق پڑ جاتا ہے۔

بسااوقات شدید محنت اور ورزش کے نتیجہ میں کھلاڑیوں کے دل پھیل جاتے ہیں عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ دل پھیلنے کا کوئی علاج نہیں ہے لیکن ہومیوپیتھی ادویہ سے دل کے پھیلاؤ کو کسی حد تک کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ آہستہ آہستہ اعصاب میں جان پڑنے لگتی ہے لچک پیدا ہو جاتی ہے اور وہ خود بخود واپس اپنی اصل حالت میں لوٹنے لگتے ہیں۔ اس پہلو سے روٹا بھی رسٹاکس کی ہم پلہ دوا ہے۔

ضرورت سے زیادہ بوجھ پڑنے کی وجہ سے اعصابی ریشے زخمی ہو جائیں تو عام اعصابی طاقت کی دوائیں کام نہیں کرتیں۔ آرنیکا بھی اثر نہیں کرتی۔ روٹا اور رسٹاکس حیرت انگیز اثر دکھاتی ہیں۔ اپریشن کے دوران سرجن کی بداحتیاطی سے چاقو ہڈی کی سطح اور اس کی تہہ کو زخمی کر دے تو روٹا اس زخم کو تیزی سے مندمل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ کسی ہڈی پر ضرب آ جائے، بال پڑ جائے یا فریکچر ہو جائے تو روٹا دینے سے شفا کی رفتار بہت تیز ہو جاتی ہے۔ ہڈی اور اس کے اردگرد کے اعصاب کو تقویت دیتی ہے۔ روٹا کے ساتھ کلکیریا فاس، سمفائیٹم ملا کر بہت مفید فارمولا بنتا ہے۔ کلکیریا فاس ہڈی کے اندرونی مادے کے لئے اور سمفائیٹم اور روٹا اعصابی رگ و ریشہ کو طاقت دینے کے لئے مفید ہیں۔ اگر جوڑ تازہ ہو تو آرنیکا ۳۰ بھی ملا لینی چاہئے۔

روٹا عموماً پرخون مریضوں کی دوا ہے۔ خون بہنے کا رجحان پایا جاتا ہے، بخار، اعصابی دردوں اور معدے کی کمزوری میں مفید ہے۔ روٹا کا مریض بہت حساس ہوتا ہے۔ جلد غصہ میں آ جاتا ہے، چلنے سے کمزوری محسوس ہوتی ہے، ٹانگیں بوجھ برداشت نہیں کر سکتیں۔ اعضاء میں تھکن اور درد خصوصاً کمر اور پیٹھ میں درد روٹا کی نمایاں علامت ہے۔ چت لیٹنے سے درد کی شدت میں کمی آتی ہے۔ عموماً آرام سے تکلیف بڑھتی ہے، حرکت سے کم ہو جاتی ہے۔ رسٹاکس کی طرح سردی اور نمی سے تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ روٹا میں کانوں کی پچھلی ہڈی میں درد کا احساس، کانوں میں بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ چہرے کی ہڈی میں درد مسوڑھے بھی دکھتے ہیں اور آسانی سے خون نکل آتا ہے۔ آدھی رات کو کھانسی اٹھتی ہے، سینے میں تنگی اور بوجھ کا احساس ہوتا ہے۔ اور حنجرے میں درد ہوتا ہے جیسے چوٹ لگی ہو۔

روٹا ٹخنوں میں موچ آنے کی بھی بہترین دوا ہے۔ پاؤں کی ہڈیوں میں درد جس کی وجہ سے قدم زمین پر رکھنا دشوار ہو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے زخم بن گئے ہوں۔ کلائی میں موچ آنے اور انگلیوں کے کھنچاؤ کے لئے بھی روٹا مفید دوا ہے۔

سیباڈیلا

SABADILLA

(Cevadilla Seed)

سیباڈیلا چھینکوں کے لئے بہت مشہور ہے۔ اس میں نزلہ نہ بھی ہو پھر بھی بکثرت چھینکیں آتی ہیں۔ Hay Fever اور الرجی کی وجہ سے وقتی طور پر چھینکوں کے سخت دورے شروع ہو جاتے ہیں جب دورہ ختم ہو جائے تو نزلہ نہیں رہتا۔ بعض نزلے آکر ٹھہر جاتے ہیں اور جانے کا نام نہیں لیتے ان میں اگر شروع میں سیباڈیلا کی علامتیں ہوں تو اس سے آرام آ جائے گا۔ بعض ڈاکٹر سیباڈیلا کو بہت چھوٹی طاقت میں تجویز کرتے ہیں لیکن میں نے اسے ۳۰ کی طاقت میں زیادہ مفید پایا ہے۔ سیباڈیلا کا مریض بہت سردی محسوس کرتا ہے، معمولی سی سردی میں بھی کانپنے لگتا ہے اور ہر ٹھنڈی چیز سے اس کی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے سیباڈیلا میں بہت سی علامتیں لیکسز سے ملتی ہیں بائیں سے دائیں حرکت اور مریض کا بہت ٹھنڈا ہونا دونوں کی مشترکہ علامتیں ہیں۔ لیکسز خود چھینکوں کی الرجی جسے Hay Fever کہتے ہیں میں چوٹی کی دوا ہے۔ اگر موسم بہار میں یہ الرجی ہو تو لیکسز بہترین دوا ہے۔ سیباڈیلا بھی موسم بہار کی دوا ہے جب پھول کھل رہے ہوں۔ پھولوں کی خوشبو سے بہت چھینکیں آتی ہیں۔ ایسی فوری تکلیفوں میں سیباڈیلا بہت مفید ہے لیکن اگر خزاں کے موسم میں الرجی ہو اور چھینکیں آئیں تو ایلیم سیپا دوا ہے۔ سیباڈیلا کی مزمن دوا لیکسز ہے اور ایلیم سیپا کی مزمن دوا ایلومینا ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ جب بیماری کا فوری حملہ ہو تو عموماً اس دوا سے علاج کیا جاتا ہے جو فوری اثر دکھائے جب بیماری میں افاقہ ہو جائے تو پھر وہ وقت ہے کہ مستقل علاج کیا جائے یہ بہت مفید اور بے ضرر طریقہ ہے۔ اگر فوری بیماری ہو تو اس میں مزمن دوا بعض اوقات پوری طرح بیماری کو سنبھال نہیں سکتی اور پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے جب سیباڈیلا کی علامتیں ہوں تو سیباڈیلا ہی دیں جب مریض ٹھیک ہو جائے تو اس بات کا انتظار نہ کریں کہ مریض پر دوبارہ بیماری حملہ آور ہو پھر لیکسز دی جائے بلکہ ۲۰۰ طاقت میں پندرہ دن کے وقفہ سے لیکسز دیں تو مکمل علاج ہو جائے گا لیکن اگر سیباڈیلا اور دیگر وقتی دوائیں فائدہ نہ دیں تو پھر لیکسز استعمال کی جاسکتی ہے۔ بعض مریضوں میں فوری اثر ظاہر ہوتا ہے ایک خوراک دینے سے ہی چھینکیں بند ہو جاتی ہیں۔ چھینکوں کی بیماریاں مختلف شکلوں میں ڈھلتی رہتی ہے اور اس کا علاج مشکل ہے لیکن یہ سب دوائیں بہت مفید ثابت ہوتی ہیں اور اکثر مایوس نہیں کرتیں۔

سیباڈیلا میں خود بھی بعض پہلوؤں سے Cronicity پائی جاتی ہے یعنی مرض لمبا ہو جاتا ہے اگر نزلہ پرانا ہو جائے اور ناک کی نالیوں میں بیٹھ رہے تو ایسے نزلہ کا علاج لیکسز نہیں ہے بلکہ سیباڈیلا دینی پڑے گی۔

سیباڈیلا کی ایک اور علامت یہ ہے کہ بعض دفعہ لوگوں کو یہ وہم ہونے لگتا ہے کہ ان کا کوئی نہ کوئی عضو بڑا ہوگیا ہے۔ کئی دفعہ میرے پاس ایسے مریض آئے ہیں جو کہتے ہیں کہ ان کا چہرہ ایک طرف سے سوج کر بڑا ہوگیا ہے لیکن دیکھنے میں ایسا نہیں ہوتا۔ یہ سیباڈیلا کی خاص علامت ہے۔ اس علامت کی وجہ سے دوسری تکلیفیں بھی دور ہو جاتی ہیں۔ ایک عورت کا کیس مجھے یاد ہے جسے ہسپتال والوں نے لاعلاج قرار دے دیا تھا اور اس کی یہ علامت سب سے نمایاں تھی کہ وہ کہتی تھی کہ میری ایک گال سوجی ہوئی ہے اس کو سیباڈیلا دی تو اللہ کے فضل سے سب علامتیں ٹھیک ہوگئیں۔ اگر دماغ میں کوئی غیر معمولی خیال بیٹھ جائے تو اس سے دوا تلاش کرنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ سباڈیلا کا مریض صرف سوزش کا ہی نہیں بلکہ اس وہم میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں یا ٹانگیں ٹیڑھی ہو گئی ہیں یا بعض اعضاء سوکھ رہے ہیں اور یہ وہم اتنا پختہ ہو جاتا ہے کہ اس کے دماغ سے نکلتا نہیں۔ توہمات کے پہلو سے بعض دوائیں بہت اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ اگر خاص قسم کا وہم موجود ہو تو اکثر وہ دوائیں بعض دوسری بیماریوں کو بھی دور کر دیتی ہیں۔ عجیب و غریب وہم ہوتے ہیں تھوجا کے مریض کو یہ وہم ہوتا ہے کہ میں شیشے کا بنا ہوا ہوں اور جھنجھنا کر ٹوٹ جاؤں گا۔ ایک مریض بہت محتاط ہو کر چلتا تھا کہ کہیں ٹھوکر نہ لگ جائے اور ٹوٹ نہ جاؤں اسے ماہر نفسیات کے پاس لے جایا گیا اس نے کہا کہ ایک ہی علاج ہے کہ میں اسے زور سے تھپڑ ماروں گا جب ٹوٹے گا نہیں تو خود بخود ٹھیک ہو جائے گا اس نے زور سے تھپڑ مارا تو وہ مریض چھن چھن کرکے وہیں گر کر مرگیا۔ بظاہر تو یہ لطیفہ لگتا ہے اللہ بہتر جانتا ہے کہ سچ ہے کہ نہیں لیکن میں اس لئے یہ واقعہ بیان کر رہا ہوں کہ مریض کے وہم کو زبردستی ٹھیک کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ یہی حال ان ظالم مولویوں کا ہوتا ہے جو مار کوٹ کر معصوم بچیوں کا جن نکالتے ہیں اور انہیں مار دیتے ہیں۔ نفسیاتی بیماریوں کا علاج بھی نفسیاتی ہونا چاہئے جسمانی علاج کارگر نہیں ہوتا۔ دواؤں میں جو نفسیاتی علامتیں بیان کی گئی ہیں وہ دوائیں اللہ کے فضل سے شفا دے دیتی ہیں۔

اس قسم کے توہمات کے علاوہ بعض مریض ایسے پختہ انداز فکر کو اپنا لیتے ہیں جس کو کسی صورت میں بھی بدلنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ یہ مختلف دواؤں میں نمایاں ہیں۔ آیوڈین کے مریض جن کے تھائیرائیڈ گلینڈز کام نہ کریں ان میں بھی یہ خیالات پائے جاتے ہیں۔ اس علامت سے یہ پتہ چل سکتا ہے کہ یہ آیوڈین کا مریض ہے اسے ہومیوپیتھی پوٹینسی میں آیوڈین دینی چاہئے۔ اینا کارڈیم بھی بعض پختہ وہم جو ذہن پر قابض ہو جاتے ہیں کو دور کرنے کے لئے مفید دوا ہے۔ ایسے مریض کو عموماً مذہبی وہم ہوتے ہیں کہ شیطان میرے اوپر قابض ہوگیا ہے اور مجھ سے باتیں کیا کرتا ہے۔ ربوہ میں ایک شخص تھا جو بہت شریف اور نیک انسان تھا اسے یہ وہم تھا کہ رات کو کوئی شخص آکر اس کی جائیداد پر انگوٹھا لگوا لیتا ہے کاغذ پر۔ وہ کسی طرح بھی یہ وہم چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ وہ ہر ایک کے پاس یہی رونا رویا کرتا تھا۔ میں اس سے بہت تنگ آگیا۔ ایک دفعہ جب وہ آیا تو میں نے اپنے عملے کو سمجھا دیا کہ قصاب کو بلاؤ اس کا ایک ہی علاج ہے کہ دونوں انگوٹھے کٹوا دیئے جائیں تاکہ نہ رہیں انگوٹھے اور نہ جائیداد ہاتھ سے جائے۔ اس پر وہ سخت گھبرایا کہ مجھے باہر جانے دو میں نے کہا کہ اس سے تو تمہاری مستقل گھبراہٹ دور ہو جائے گی ذرا صبر کرو لیکن وہ ایسا بھاگا کہ پھر دوبارہ کبھی وہ شکایت لے کر نہیں آیا۔ نفسیاتی مریض کو کسی حد تک ڈرایا تو جاسکتا ہے اور نفسیاتی مریض کا نفسیاتی دھمکیوں سے علاج ہوسکتا ہے۔ ایک خوف کو اٹھادیں تو دوسری طرف سے کام شروع کر دیتا ہے اس کے لئے کوئی ترکیب ڈھونڈنی پڑتی ہے جس میں تشدد مناسب نہیں ہے۔

Hay Fever کی ایک علامت یہ ہے کہ کھجلی بھی ہوتی ہے چھینکیں آنا بذات خود کھجلی کی علامت ہے کیونکہ عام طور پر اگر پیٹ میں کیڑے ہوں تو ناک کے اوپر یا اندر کھجلی محسوس ہوتی ہے۔ اگر اندر کھجلی ہو تو چھینکیں آتی ہیں۔ سیباڈیلا کی کھجلی عموماً تالو میں ہوتی ہے اور اس میں ایک دوا Wythia بہت مفید ہے اور سیباڈیلا کے مقابل پر اثر دکھاتی ہے۔ اگر یہ کھجلی جگہ بدلے یعنی تالو پر ہو اور بظاہر ٹھیک ہو جائے لیکن گلے کے پچھلے حصہ پر شدید کھجلی کا حملہ ہو اور اس کی وجہ سے بار بار کھانسی اٹھے اور بےچینی ہو تو نکس وامیکا مفید ہے۔ سیباڈیلا نزلاتی کیفیت میں آرسنک سے بھی مشابہ ہے لیکن آرسنک میں جلن زیادہ ہے چھینکوں کے علاوہ نزلاتی مادوں کے اخراج میں جلن پائی جاتی ہے۔ آنکھوں سے پانی نکلتا ہے جس میں تیزی پائی جاتی ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں ناک کے کنارے بھی سرخ ہو جاتے ہیں لیکن اگر آنکھوں سے جلن اور خارش پیدا کرنے والا مادہ نکلے اور آرسنک اور سیباڈیلا کی ملی جلی علامتیں پائی جائیں تو یوفریزیا دینی چاہئے۔

بعض ایسی دوائیں ہیں جن میں بیماری کے دوران بھوک بہت لگتی ہے۔ سیباڈیلا کے مریض کی چھینکوں کے حملے میں بھوک بہت بڑھ جاتی ہے۔

یہ پیٹ کے کیڑوں کی چوٹی کی دوا ہے۔ ناک کے باہر یا ہونٹوں کے اردگرد اور تالو میں بھی جہاں بھی مستقل کھجلی کی علامتیں پائی جائیں ایسے مریض میں غالباً امکان ہے کہ پیٹ میں کیڑے ہیں۔ انتڑیوں کے احساسات جسم کے بیرونی حصوں میں منتقل ہونا ایک طبعی امر ہے۔ معدے کی سوزش ہو تو منہ میں بھی چھالے سے بن جاتے ہیں۔ اگر پیٹ میں کیڑے ثابت ہوں تو کیڑوں کا علاج کرنے سے دوسری نزلاتی علامتیں بھی ٹھیک ہو جائیں گی۔ اگر نزلاتی علامتیں قابو نہ آئیں تو کیڑوں کی دواؤں میں علامتیں تلاش کریں۔ سانا بھی ان دواؤں میں شامل ہے حالانکہ اسے الرجی کی دوا کے طور پر شامل نہیں کیا جاتا۔ سینا پس نائیگرا بھی اس معاملے میں سیباڈیلا کے ہم پلہ ہے ایک اور دوا جو پیٹ کے کیڑوں میں بہت مفید ہے وہ شینم ہے۔ اس کے اثر سے بعض دفعہ محسوس ہوتا ہے کہ کیڑے پگھل گئے ہیں جن ملکوں میں ٹین کے زہر کا پس منظر ہو وہاں شینم مفید ہے۔ مغربی ممالک میں چونکہ قلعی کئے ہوئے برتنوں کا رواج نہیں ہے اس لئے یہاں شینم کو بھی استعمال نہیں کیا جاتا۔ جن ملکوں میں قلعی کئے ہوئے برتن استعمال کئے جاتے ہیں وہاں انتڑیوں میں شینم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

سیباڈیلا میں خشک کھانسی کے ساتھ پیٹ میں بھی درد ہوتا ہے اور سانس لینے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ پیاس بالکل نہیں ہوتی اور پیٹ میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے۔ میٹھی چیزیں کھانے کی تمنا ہوتی ہے مریض گرم کھانے سے بہتر محسوس کرتا ہے۔ ٹھنڈ اور ٹھنڈے مشروبات سے تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سردی سے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں جبکہ سر اور چہرہ گرم ہوتے ہیں۔ جلد بالکل خشک ہوتی ہے۔ ناخن موٹے ہونے لگتے ہیں۔ گرمی، جلن اور جسم میں کچھ رینگنے کا احساس پایا جاتا ہے۔ جلد میں خشکی کی وجہ سے دراڑیں پڑنے لگتی ہیں۔ خصوصاً پاؤں کی انگلیوں کے نیچے جلد پھٹنے لگتی ہے اور پاؤں کے ناخنوں میں سوزش بھی سیباڈیلا کی علامت ہے۔ گلے میں کچھ پھنسنے کا احساس ہوتا ہے جس کی وجہ سے مریض ہر وقت نگلنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ گلے میں تکلیف مزمن ہو جاتی ہے جو سرد ہوا سے بڑھ جاتی ہے۔ زبان پر جلن کا احساس ہوتا ہے۔

بچوں میں اسہال کی علامت بھی پائی جاتی ہے پیٹ میں کاٹنے والے درد کا احساس ہوتا ہے۔ عورتوں کو حیض کا خون دیر سے جاری ہوتا ہے اور بیضۃ الرحم میں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے چاقو چلائے جا رہے ہیں۔ اعضاء کے نیچے گرنے کا احساس دوسری اور بہت سی دواؤں کی طرح سیباڈیلا میں بھی پایا جاتا ہے۔

واقفین نو کے بارے میں اہم ھدایات

☆ آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے۔ ☆ اگر ہم واقفین نو کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔ ☆ والدین کو چاہئے کہ واقفین نو بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں۔ ☆ بڑی سنجیدگی کے ساتھ اب ہمیں آئندہ ان واقفین نو کی تربیت کرنی ہے۔ ☆ خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا یہ دونوں صفات واقفین نو بچوں میں بہت ضروری ہیں۔

☆ اپنے (واقفین نو کے) گھر میں اچھے مزاج کو جاری کریں قائم کریں۔

(وکالت وقف نو)